اپنا تو ہے یہی اک عقیدہ ارشد
بے معنی زندگی ہے جو عشقِ نبی نہیں

بہارِ درود شریف

فضائلِ درود و سلام

مؤلف

پروفیسر ارشد علی خان جلالی

جلالیہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب ۵۶

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے
دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر
اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

اپنا تو ہے یہی اک عقیدہ ارشد بے معنی زندگی ہے جو عشق نبی نہیں

مؤلف

پروفیسر ارشد علی خان جلالی

جلالیہ پبلیکیشنز

نام کتاب	بہار درود شریف
تالیف و تحقیق	پروفیسر ارشد علی خان جلالیؒ
پہلا ایڈیشن:	مارچ ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ:	چوہدری محمد ادریس کبوہ
خصوصی تعاون	علامہ محمد نواز بشیر جلالی صاحب
تعداد	1000
ہدیہ	

ملنے کا پتہ

سٹار پرنٹرز

13-G گراونڈ فلور خواجہ آرکیڈ وحدت روڈ لاہور

Cell:0321-4948903

میں یہ کتاب جناب .... کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ آپ اس کتاب کو خود بھی بار بار پڑھیں اور اپنے اہل خاندان کو بھی بار بار پڑھنے کی تلقین کریں گے تا کہ آپ خود بھی اور آنے والی نسلیں بھی درود شریف کی فضیلت و عظمت سے واقف ہوں۔

یہ کتاب الماریوں میں رکھنے کیلئے نہیں بلکہ پڑھنے کیلئے ہے۔ اگر آپ خود باقاعدگی سے نہ پڑھ سکیں تو کسی ایسے شخص کو دیدیں جو اس کو مسلسل پڑھنے کا شوق رکھتا ہو اسے جب بھی پڑھیں گے عاقبت کیلئے مفید ہوگی۔ (انشاءاللہ)

دعا گو

ارشد علی خان جلالیؒ

انتساب

میرے بچوں زریاب، محمد عبداللہ خان

اور

محمد عبدالرحمٰن خان

کے نام

اس دُعا کے ساتھ

کہ!

اللہ تعالیٰ اُن کو

حُبُّ وشفاعتِ نبوی ﷺ

عطا فرمائے۔

آمین۔

بفیضانِ نظر

قیوم زمان استاذ العلماء پیر طریقت

رہبر شریعت پیر سید **محمد مظہر قیوم مشہدی جلالی** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

قاسمِ فیضانِ سرہند و بریلی

پیرِ طریقت، صاحبِ علم و فیض

حضرت پیر سید **محمد نوید الحسن شاہ** صاحب مشہدی جلالی

جانشین حضرت حافظ الحدیث والقرآن وسجادہ نشین

آستانہ عالیہ بھکھی شریف

فہرست

احادیث و حکایات درود شریف

درودِ پاک بزبان مصطفےٰ ﷺ

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات

اولیاء کرام اور اہل طریقت کے درود شریف

متفرقات

نعت

بلغ العلیٰ بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

نہ گناہ کروں نہ خطا کروں　　نہ غرور نہ میں ریا کروں

تیری چاہ میرے خدا کروں　　اور ذکرِ صَلِّ علیٰ کروں

بلغ العلیٰ بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

میرے آقا اب تو خدارا تم　　آؤ میرے خواب و خیال میں

نہ طلب رہے مجھے دُنیا کی　　تیرا عشق میری مراد ہو

بلغ العلیٰ بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

میرا دِل، نگاہ اور میری جان　　تیری اِک نظر پہ کروں فِدا

پہنچوں جب لحد میں مَلَکْ کہیں　　یہ دیوانہ صَلِّ علیٰ کا ہے

بلغ العلیٰ بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

ارشدؔ کی مولا ہے التجا　　کرو معاف اُس کے سبھی گناہ

اُسے موت بھی جو نصیب ہو　　تو شفاعتِ رب حبیب ہو

بلغ العلیٰ بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

دربارگاہِ مرشدی

اللہ کی اس قدر ہے آپ پر عطا
کہ دیتے ہیں آپ بگڑی ہر بات کو بنا
جب ہر طرف اندھیرا اور لاچارگی ہو تب بھی
کرتا ہے پیرِ کامل ہر مرض کی دوا
نہ ڈوبنے دے مرشد نہ ہارنے ہی دے
کتنی ہی ہو کٹھن چاہے زندگی کی راہ
مایوسیوں گناہوں اور آفتوں کے شر سے
لیتا ہے پیر اپنے مُرید کو بچا
ایسا کرم کریں مظہرِ قیوم رحمتہ اللہ علیہ مجھ پر
سوئے ہوئے سبھی، بھاگ دیں جگا
ملیں ایسی راحتیں کہ نہ خوف ہو ازل کا
آقاﷺ سے جو ملائے نسبت ہو وہ عطا
ارشدؔ یہ آس دل میں ہے لے کے آیا مرشد!
ڈوبے ہے اس کی نیاّ کنارے پہ دیں لگا

بہارِ درود شریف

یا رب درودِ پاک کی ہو اس قدر رسائی
کہ بن جائے ہر مسلماں نبی پاکﷺ کا شیدائی
جوکر سکا نہ نیکی کبھی اپنی زندگی میں
محشر میں وہ بھی پائے دامانِ مصطفائی ﷺ
لاکھوں ،کروڑوں،اربوں ہوں درود آقاﷺ تم پر
بہارِ درود بن جائے میری عصیاں سے رہائی
فیضان تیری اعلیٰ و ارفع ذات کا
پائے میری اولاد،ماں باپ ،بہن بھائی
تیرے مقام کی کیا رفعت کروں بیاں
تو تھا جہاں تلک نہ تھی جبریل کی رسائی
اللہ تیر ا وعدہ ہے اُمت کے عاصیوں سے
پکڑو نبیﷺ کا دامن جو چاہیے رہائی
لائے ہیں تیرے سامنے ہم واسطہ اُ سی کا
جو وجہِ کائنات ہے جو موجبِ خُدائی
اقرار کرتے ہیں ہم اپنے قصور کا
کرنا تو رحم ہم پہ اے ذاتِ کبریائی
یا رب تو بخش دینا ارشدؔ کے سب گناہ
اعمال میں اگرچہ نہیں اُس کے کچھ اچھائی

عرضِ مؤلف

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے بزرگ و برتر کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے مجھ جیسے ناکارہ و نابکار سیاہ کار کے قلم سے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شان و رفعت بیان کرنے کا کام لیا اور مجھ سے عصیاں کار کو اپنی عاقبت سنوارنے کا ایک انمول موقع فراہم کیا اور وہ بھی ماہِ رمضان کے مقدس و بابرکت مہینے میں اور اس کی تکمیل ربیع الاول کے مدنی مہینے میں انجام پائی۔

یوں تو قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔ کہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا ذکر ہے تو کہیں جہاد اور پچھلی امتوں کے تذکرے ہیں۔ کہیں مقاصدِ تخلیق انسان و کائنات کا ذکر ہے تو کہیں اوصاف و شان و عظمتِ انبیاء کا بیان ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عزت و عظمت عطا فرمائی کہ فرشتوں کو اُن کے سامنے جھکایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی سے نوازا اور اُن کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح کا خطاب عطا فرمایا۔ تو حضرت ادریس علیہ السلام کو اپنا سچا نبی کہہ کر پکارا حضرت یوسف علیہ السلام کو بے پناہ حُسن سے نوازا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باکمال معجزات سے تائید کی اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خود سے

ہمکلام ہونے کا شرف بخشا گویا ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت سے نوازا۔ مگر نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کو یہ عظمت اور شان بخشی کہ آپ ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی حکم یا اعزاز میں یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں تم بھی کرو مگر یہ اعزاز، یہ شرف اور یہ رتبہ صرف آقائے نامدار ﷺ کیلئے ہے کہ جن پر صلوٰۃ و سلام نہ صرف خود خدا نے پڑھا بلکہ اس کو فرشتوں اور تمام مومنوں کو معمول بنانے کا حکم بھی فرمایا۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں حکم ربی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

"بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والوں تم بھی آپ ﷺ پر خوب درود و سلام بھیجو۔"

درودِ پاک پڑھنے کا اِس آیتِ قرآنی سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ وہ ذات جو ہر کام اور ہر چیز سے بے نیاز ہے وہ بھی حبیبِ کائنات ﷺ پر درود و سلام میں مصروف ہے اس حکم اور عمل کی رو سے انسانوں کیلئے آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

اِس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں کو خبردار بھی کیا گیا ہے کہ اے درود و سلام پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ ہمارے محبوب ﷺ پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں اور ہمارے محبوب ﷺ تمہارے درود و سلام کے محتاج ہیں۔ تم درود و سلام پڑھو یا نہ پڑھو اُن پر ہماری رحمتیں برابر برستی ہی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا

درود وسلام پڑھنا تو اب ہوا جبکہ پیارے حبیب ﷺ پر رحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جبکہ ''جب'' اور ''کب'' بھی نہ بنا تھا۔ ''جہاں'' ''وہاں'' اور ''کہاں'' سے بھی پہلے اُن پر رحمتیں ہی رحمتیں ہیں تم سے درود وسلام پڑھوانا یعنی آپ ﷺ کیلئے رحمت منگوانا تمہارے اپنے ہی فائدے کیلئے ہے۔ تم اگر درود وسلام پڑھو گے تو تمہیں اجرِ عظیم ملے گا۔

اِس کے علاوہ آپ ﷺ تمام بنی نوع انسان کیلئے اللہ کا سب سے بڑا احسان و انعام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعہ سے نسل انسانی کو ہدایت و رہنمائی عطا فرمائی جس سے انسان کو عزت وعظمت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے یوں تو ہم پر بے شمار نعمتیں اور احسانات کئے ہیں مگر اس نے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اس نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہمیں ہاتھ، کان، پاؤں وغیرہ عطا کئے مگر آپ ﷺ کی بعثت کو اللہ نے قرآن میں مومنین پر ایک احسان قرار دیا ہذا ہر سچے مومن اور مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کے اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرے اور ایسے طریقے سے کرے جو اللہ کے ہاں مقبول و پسندیدہ ہے اور وہ طریقہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کی کثرت ہے۔

مزید برآں ایسے آقا ﷺ جو تمام زندگی اپنی امت کی بخشش کی دُعا فرماتے رہے، جو غارِ حرا میں امت کے عاصیوں کو یاد کر کے روتے اور فریاد کرتے رہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ

''اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔''

ایسے غمگسار آقا سے اظہارِ محبت وعقیدت نہ کرنے والا شخص احسان فراموش تو ہو سکتا ہے مگر ایک سچا و پکا مسلمان اور اُمتی نہیں ہو سکتا۔

المختصر آپ ﷺ کے مقام و اوصاف کا احاطہ کرنا قلم یا انسان کے بس میں نہیں لہٰذا بطورِ اُمتی ہمیں عصیاں کاری ترک کر کے اِس مدنی آقا ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کے نذرانے بکثرت بھیجنے چاہیے تا کہ ہماری حاضری بارگاہِ رسالت میں ہوتی رہے اور یومِ محشر جو افراتفری اور شدید کرب کا دِن ہوگا ہم آپ ﷺ کی شفاعت کے حقدار بن سکیں۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِيْن

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُوْنَ O

وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْن O

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن O

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

نیازمند

ارشد علی خان جلالی

حضرت ادریس علیہ السلام اور اُمتِ محمدی ﷺ:

شب معراج نبی کریم ﷺ کی جنت میں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام مبارک ہو کہ ”حساب و کتاب روزِ قیامت اور حشر ونشر کے بغیر“ جنت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جب سے میں جنت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب ﷺ کے فلاں اُمتی کا ہے۔ ابھی تو میں آپ ﷺ کے غلاموں، نیازمندوں، اُمتیوں کی جنت کی سیر کر رہا ہوں جو درود شریف کی برکت سے قربِ الٰہی سے نوازے گئے۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۸)

بہترین اُمت:

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارا تعلق اُس اُمت سے ہے جس کو قرآنِ کریم میں بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ O

اِس اُمت کے مقام کا اندازہ آپ ﷺ کے اِس فرمان سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے اُمتیوں کو بغیر حساب جنت کی نوید سنائی ہے تاہم ہمیں

بھی اُمتی ہونے کا حق ادا کرنا پڑے گا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کریں تاکہ آپ ﷺ کی شفاعت کے صحیح معنوں میں حقدار قرار پائیں۔

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ طلب فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں بھیجے گا اور اِن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے۔“

اُمت کیلئے آقا ﷺ کی غمگساری:

ایک دِن حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضور ﷺ نے پوچھا اے عزرائیل علیہ السلام تم جسم سے روح کیسے نکالتے ہو تو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی جب کسی بالکل باریک کپڑے کو لاتعداد کانٹوں پر ڈال کر کھینچا جائے تو جتنی مشکل سے وہ پھٹتا ہے اس سے بھی زیادہ تکلیف سے میں روح نکالتا ہوں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تم ساری جانوں کی تکلیف مجھے دے لو مگر میری اُمت کو چھوڑ دینا۔

اُمتِ محمدی ﷺ کا مقام:

حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنتیوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) قطاریں ہوں گی جن میں اُمتِ محمدی ﷺ کی اَسی (۸۰) قطاریں ہوں گی۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۷)

روزِ محشر اور شفاعتِ مصطفےٰ ﷺ:

آپ ﷺ اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر بہت غمگین تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ اللہ نے ہر نبی کو یہ درجہ عطا کیا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ایک دُعا مانگ سکتے ہیں جو فوری قبول کی جائے گی تو آپ ﷺ اپنے بیٹے کی دوبارہ زندگی کی دُعا کیوں نہیں مانگ لیتے۔ اللہ قبول کرنے والا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دُعا میں نے آخرت میں اپنی اُمت کیلئے سنبھال رکھی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمتِ محمدی ﷺ میں شمولیت کی دعا:

اخذ الالواح کے متعلق حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا ہے کہ موسیٰ عیہ السلام نے عرض کیا یا رّب میں الواح میں لکھا پاتا ہوں کہ ایک بہترین اُمت ہوگی جو ہمیشہ اچھی باتوں کو سکھاتی رہے گی اور بُری باتوں سے روکتی رہے گی۔ یا الٰہی وہ میری اُمت ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام وہ تو احمد ﷺ کی اُمت ہوگی۔ پھر عرض کیا یا رّب اِن الواح میں ایک ایسی اُمت کا پتہ چلتا ہے جو سب سے آخر میں پیدا ہوگی لیکن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ یا الٰہی وہ میری اُمت ہو اللہ نے فرمایا وہ احمد ﷺ کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یا رّب اُس اُمت کا قرآن اُن کے سینوں میں ہوگا دِل میں دیکھ کر پڑھتے ہوں گے حالانکہ اُن سے پہلے کے سب ہی لوگ قرآن پر نظر ڈال کر پڑھتے ہیں دِل میں نہیں پڑھتے حتّٰی کہ اُن کا قرآن اگر ہٹا لیا جائے تو پھر اُن کو کچھ بھی یاد نہیں اور نہ ہی وہ کچھ پہچان سکتے ہیں۔ اللہ نے اُن کو حفظ کی ایسی قوت عطا کی ہے کہ کسی اُمت کو نہیں دی گئی ہے یا رّب وہ میری اُمت ہو۔ اللہ نے فرمایا!

موسیٰ علیہ السلام وہ تو احمد ﷺ کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یا رّب وہ اُمت تیری ہر کتاب پر ایمان لائے گی۔ وہ گمراہوں اور قاتلوں سے قتال کریں گے حتّٰی کہ کانے دجال سے بھی لڑیں گے الٰہی وہ میری اُمت ہو۔ خدا نے فرمایا! یہ احمد ﷺ کی اُمت ہو گی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ وہ اپنے نذرانے، صدقات خود آپس کے لوگ ہی کھالیں گے۔ حالانکہ اُس اُمت سے پہلے تک کی اُمتوں کا یہ حال تھا کہ اگر وہ صدقہ یا نذرانہ پیش کرتے اور وہ قبول ہوتی تو اللہ آگ بھیجتا اور آگ اُسے کھا جاتی اور اگر قبول نہ ہوتی تو درندے اور پرندے اُسے کھا جاتے۔ اللہ اُن کے صدقے اُن کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دے گا۔ یا رّب وہ میری اُمت ہو۔ تو اللہ نے فرمایا! یہ احمد ﷺ کی اُمت ہوگی۔ پھر عرض کی یا رّب وہ اگر کوئی نیکی کا ارادہ کرے گی لیکن عمل میں نہ لا سکے گی تو پھر بھی ایک ثواب کی حقدار ہوگی اور اگر عمل میں لائے گی تو دس حصّے ثواب ملے گا بلکہ سات سو حصّے تک۔ یا اللہ وہ میری اُمت ہو۔ تو اللہ نے فرمایا! وہ احمد ﷺ کی اُمت ہوگی۔ پھر عرض کی کہ الواح میں ہے کہ وہ دوسروں کی شفاعت بھی کریں گے اور اُن کی شفاعت بھی دوسروں کی طرف سے ہوگی۔ یا الٰہی وہ میری اُمت ہو۔ تو خدا نے فرمایا! نہیں یہ احمد ﷺ کی اُمت ہوگی۔ قتادہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُمتِ محمدی ﷺ کے مقام وفضیلت کو دیکھ تو الواح رکھ دیئے اور عرض کی یا رّب مجھے اِس احمد ﷺ کی اُمت میں سے بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمنا قبول فرمائی بفضلہٖ تعالیٰ نبوت، سالت اور شانِ کلیمی کے باوجود روزِ محشر آپ عیہ السلام کا شمار اُمتِ محمدی ﷺ میں ہوگا۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ کَانَ مُوْسیٰ حَیًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِی سے اس کا واضح اِشارہ ملتا ہے۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۴، تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳۔۲۲۴)

سبحان اللہ ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ہمارا تعلق ایک ایسی اُمت سے ہے جو تمام اُمتوں کی سردار ہے اور ہمارے رسول ﷺ تمام رسولوں کے سردار جبکہ ہماری کتاب قرآن کریم تمام کتابوں کی سردار ہے اس اُمت پر انعام و اکرام کا یہ عالم ہے کہ چھوٹے سے عمل کا ثواب کئی سو سالہ عبادت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب عنایات و انعامات بوسیلہ مصطفےٰ ﷺ ہیں لہٰذا ہمیں ہر لحظہ آپ ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرنی چاہیے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُمتِ محمدی ﷺ کا مقام:

ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی جگہ سے گزر رہے تھے کہ راستے میں ایک بہت بڑا پتھر دیکھ کر حیران ہوئے کہ میدانی علاقہ میں اس قدر بڑا پتھر کیسے آیا؟ ابھی حیران تھے کہ اللہ کی طرف سے حکم آیا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام ہم آپ کو اِس سے بھی حیران کن منظر دکھاتے ہیں حُکم رَبی سے پتھر پھٹ گیا تو اُس میں سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس باریش بزرگ نمودار ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے حیرت سے اُس سے پوچھا کہ وہ کب سے وہاں ہے اُس پر بزرگ نے کہا کہ وہ چار سو (۴۰۰) سال سے اِس پتھر میں ہے اور مسلسل اللہ کی حمد و ثنا کر رہا ہے جبکہ پتھر میں ایک طرف انگور کی بیل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کی خوراک کیلئے اگائی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جو اس

بزرگ کے برابر عبادت و اجر و ثواب کما سکے گا کیونکہ تمام امتوں کی عمریں کم ہوں گی اور وہ دُنیاداری کے دیگر امور میں غرق ہونے کے سبب اِس قدر عبادت نہ کرسکیں گے جبکہ اس بزرگ کی عبادت تو خالصتاً بے ریا اور مقبول عبادت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام آپ ایک انسان کی بات کرتے ہیں ایسے لاکھوں نہیں کروڑوں نہیں بلکہ کھربوں لوگ ہوں گے جو صرف ایک رات (شب برات) عبادت کریں گے تو میں اُن کو اس بزرگ کی چار سو سالہ عبادت کے برابر اجر عطا کروں گا۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! عیسیٰ علیہ السلام وہ اُمتِ محمدی ﷺ کے لوگ ہوں گے۔ اِس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے التجا کی کہ مجھے بھی اس نبی ﷺ کا اُمتی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی درخواست قبول کرلی۔ چنانچہ قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا اور آپ ﷺ کے اُمتی بن کر آئیں گے۔

(نزہتہ المجالس ص ۳۳)

اندازہ کیجئے کہ کس قدر مقام ہے اُمتِ محمدی ﷺ کا کہ جس کے رتبے کو دیکھ کر بنی اسرائیل کے نبی بھی اس اُمت کا حصّہ بننے کے خواہش مند تھے۔ اپنی اس خوش قسمتی پر ہمیں بطور تشکّر بارگاہِ نبوی ﷺ میں ہمہ وقت درود و سلام کے تحفے بھیجتے رہنا چاہیے۔ اسی میں ہماری اُخروی نجات اور تکمیلِ ایمان بھی مضمر ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

وجہ کتابت

تالیف کا مقصد محبتِ نبوی ﷺ کا حصول اور اُمتِ مسلمہ کو درود شریف کا شوق دلانا ہے تا کہ اُمت مسلمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا ہو اگر ایسا ہوا تو آپ ﷺ خوش ہوں گے اور رب رحیم راضی ہوگا اور یہی مطلوب ومقصود ہے اس کتاب کی تالیف میں جن جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے رب کریم مصنفین و مؤلفین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے اور اللہ کریم میری اِس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سئیات (گناہوں) کا کفارہ بنائے۔

دلائل الخیرات جو درود پاک پر لکھی گئی ایک مستند اور جامع کتاب ہے اِس میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے کوئی کتاب لکھ کر مجھ ﷺ پر درود وسلام بھیجا (کتاب میں لکھا) تو جب تک اُس کتاب میں میرا نام ﷺ رہے گا اللہ کے فرشتے اُس شخص پر درود وسلام بھیجنے میں مصروف رہیں گے اور اُس کی مغفرت اور نجات کی دُعائیں کرتے رہیں گے۔"

اس حدیثِ پاک اور گناہگاروں کی درود شریف کی برکت سے بخشش نے راقم الحرُوف کو اُخروی زندگی میں اپنے بے پناہ گناہوں کے باوجود توبہ وشفاعت کی اُمید پیدا کر دی۔ لہٰذا اِس اُمید پر کہ میری یہ کاوِش میری، میرے والدین اور میرے اہل و

عیال کی اُخروی زندگی میں آسانی کا باعث بن جائے گی اس عظیم کام کا بیڑہ اٹھایا کیونکہ کون، سا شخص ہے جو یہ نہ چاہے گا کہ اُس کی مغفرت کیلئے خدا کے فرشتے بھی دُعا کریں انسان کے مرنے کے بعد بھی درودِ پاک پر لکھی گئی کتاب موجود رہے گی (انشاء اللہ) اور جب تک یہ موجود رہے گی اللہ کے فرشتے اِس کیلئے مغفرت ونجات کی دُعا کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب پڑھنے والوں اور مجھ لکھنے والے پر تا قیامت اور قیامت کے بعد بھی اپنی رحمت کا نزول بوسیلۂ سرور کونین ﷺ جاری وساری رکھے اور درودِ پاک کی برکتوں سے ہمارے دلوں کو منور رکھے۔

(آمین)

ارشد علی خان جلالی

اعتذار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

راقم الحروف کو پورا پورا احساس ہے کہ وہ فنِ تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا لہٰذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ خاکسار کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور خُذۡ مَا صَفٰی دَعۡ مَا کَدِرَ پر عمل کرتے ہوئے دُعائے خیر سے نوازیں اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔

اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو قبول فرمائے اور مؤلف اور اِس کے والدین اہل و عیال و دوست احباب اور جنہوں نے اِس کارِ خیر میں تعاون کیا اُن کیلئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

کتاب میں احادیث و روایات کی صحت کا حتی الامکان خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم بشری تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے غلطی یا کمی کوتاہی کا امکان ہے آپ سے گذارش ہے کہ کسی بھی غلطی کی صورت میں اصلاح فرمائیں اور اپنا دینی فریضہ سر انجام دیکر مشکور فرمائیں۔ خدا آپ کو خیر کثیر عطا فرمائے۔

(آمین)

خیر اندیش

ارشد علی خان جلالی

0345-4261392 ,0332-4535280

جب درود شریف پڑھنا چاہیے:

درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہر وقت پڑھا جا سکتا ہے اِس کی حد مقرر ہے نہ وقت، جب چاہیں جتنا چاہیں پڑھیں دِن کے وقت پڑھیں یا رات کے وقت، نماز سے پہلے پڑھیں یا بعد میں دُعا سے پہلے پڑھیں یا بعد میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا بیٹھ کر۔ یہ وظیفہ ہر گھڑی ہر پل اور ہر آن کیا جا سکتا ہے لیکن بعض مقامات اور اوقات میں درود شریف پڑھنا زیادہ افضل ہے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا لازم ہے۔

۲۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

۳۔ نمازِ عیدین میں خطبوں میں درود شریف پڑھنا اشد ضروری ہے۔

۴۔ نماز کے بعد دُعا سے قبل درودِ پاک پڑھنا دُعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

۵۔ مساجد میں داخل ہوتے، نکلتے اور بیٹھتے وقت۔

۶۔ وضو کے وقت، وضو کے بعد، تیمم کے بعد اور غسل جنابت کے بعد۔

۷۔ دورانِ حج بیت اللہ درود شریف کا پڑھنا بہت افضل ہے۔

۸۔ صفاء مروہ کی سعی اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت۔

۹۔ طواف کے بعد خانہ کعبہ سے نکلتے وقت۔

۱۰۔ مدینہ شریف اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت۔

۱۱۔ آپ ﷺ کے متبرک آثار دیکھتے وقت۔

۱۲۔ جمعرات کو بعد نمازِ عشاء یا بعد نمازِ تہجد۔

۱۳۔ جمعہ کے دِن قبل از جمعہ یا بعد از جمعہ کثرت سے۔

۱۴۔ ہر روز صبح اور شام کے وقت۔

۱۵۔ ہفتہ کے دِن کثرت سے درود شریف پڑھنا شفاعت کی دلیل ہے۔

۱۶۔ پیر کے روز صبح درود شریف پڑھنا بے پناہ فضیلت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ آپ ﷺ کا یوم ولادت بھی ہے۔

۱۷۔ آپ ﷺ کا نام مبارک سُن کر یا لکھتے وقت۔

۱۸۔ کسی بھی محفل میں گفتگو سے قبل۔

۱۹۔ رمضان میں روزانہ درود پاک پڑھنا انتہائی افضل ہے۔

۲۰۔ رات کو سوتے وقت اور سو کر اُٹھتے وقت۔

۲۱۔ نیند نہ آنے کی صورت میں۔

۲۲۔ کوئی چیز بھول جانے کی صورت میں۔

۲۳۔ گناہ کے بعد توبہ کے وقت قبولیت کا سبب ہے۔

۲۴۔ مصیبت اور سختی کے وقت راحت کا باعث ہے۔

۲۵۔ صاف بہتا پانی دیکھتے ہوئے۔

۲۶۔ خوشبو سونگھتے ہوئے۔

۲۷۔ کسی چیز کے اچھا لگتے وقت۔

۲۸۔ مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے۔

۲۹۔ شب قدر کو کثرت درود شریف باعثِ نجات ہے۔

۳۰۔ جمعتہ الوداع کے دِن کثرت سے۔

۳۱۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت۔

۳۲۔ حالتِ سفر میں درودِ پاک کا پڑھنا حفاظت و خیریت کا باعث ہے۔

۳۳۔ حالتِ مرض میں درود شریف باعثِ شفاء ہے۔

۳۴۔ شب بارات میں آدھی رات کے بعد استغفار کے بعد۔

۳۵۔ گھر میں داخل ہوتے وقت باعثِ برکت و کثرتِ مال کا ذریعہ ہے۔

۳۶۔ ہر نیک کام سے پہلے پڑھنا انجام بخیر کا باعث ہے۔

۳۷۔ علم کی اشاعت اور پڑھائی سے پہلے۔

صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد ﷺ

نُورٌ مِّنْ نُورِ اللّٰہ O

جب درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے:

حضورِ اقدس ﷺ پر ہر لمحہ ہر وقت درود شریف کی کثرت باعثِ نجات و پاکی ہے تاہم درج ذیل اوقات وحالات میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

۱۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت۔

۲۔ مُباشرت کے وقت۔

۳۔ ٹھوکر کھاتے وقت۔

۴۔ کسی چیز کو کاٹتے وقت یا جانور کو ذبح کرتے وقت کیونکہ یہ ظہورِ شانِ قہاری وجباری ہے۔

۵۔ تعجب کے وقت۔

۶۔ بدبودار جگہ سے گذرتے وقت۔

۷۔ حقہ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بدبو یا کراہت پیدا ہو۔

۸۔ حالت نماز میں، تلاوتِ قرآنِ پاک اور خطباتِ رفیعہ حج شریف، جمعۃ المبارک، عید ین سعیدین میں نام اقدس ﷺ سنے یا لے تو درود نہ پڑھے (عام طور پر لوگ خطبہ جمعہ یا عیدین میں خطیب سے نام اقدس سنتے ہی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں اسی طرح حج کے دوران ہوتا ہے) علماء

احناف کے نزدیک یہاں درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ خطبہ قائم مقام نماز ہے نیز قرآنِ پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے ہاں تلاوت سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھ لے تو افضل ترین عمل ہوگا۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۱۴۷)

اوپر بیان کردہ اوقات کے علاوہ چوبیس گھنٹوں میں ہر سانس میں، ہر لمحے، ہر وقت آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

کون سا درود شریف پڑھنا چاہیے:

نماز میں جب صحابہ کرام کو التحیات کی تعلیم دی گئی تو اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ التحیات میں صرف آپ ﷺ پر سلام بھیجا گیا ہے جبکہ قرآن میں آپ ﷺ پر درود و سلام کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا درود شریف ہم کیسے پڑھیں؟ آپ ﷺ نے درود ابراہیمی کی تعلیم فرمائی گویا نماز میں سلام بھی آ گیا اور درود شریف بھی نماز کے بعد جب درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے تو اُس میں صرف درود شریف ہے سلام نہیں جبکہ ہم آپ ﷺ کا نام آنے پر ﷺ کہتے ہیں یعنی اس میں درود و سلام دونوں آ جاتے ہیں۔ لہٰذا نماز کے بعد جب بھی درود پڑھا جائے تو ایسا درود پاک ہو جس میں درود بھی ہو اور سلام بھی کیونکہ صرف درود شریف پڑھنے سے درود شریف تو ہو جائے گا مگر قرآن پاک کے حکم کی تعمیل نہ ہوگی۔ اسی طرح صرف سلام پڑھنے سے آپ ﷺ پر سلام تو ہو جائے گا مگر قرآنِ پاک کے حکم کی تعمیل نہ ہوگی کیونکہ حکم الٰہی تو درود و سلام اکٹھے پڑھنے کا ہے اور اللہ خود بھی وہ درود شریف پڑھ رہا ہے جس میں درود و سلام اکٹھا ہے۔

لہٰذا تمام مسلمین و مسلمات سے التماس ہے کہ نماز کے علاوہ جب بھی درود شریف پڑھیں صرف اور صرف وہی درود شریف پڑھیں جس میں درود شریف بھی ہو اور سلام بھی تا کہ حکم رَبی کی مکمل تعمیل ہو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الاُمِّیِّ O

درود شریف کس طرح پڑھنا چاہیے:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی است

عظیم المرتبت ہستی کا نام لینے کیلئے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا اشد ضروری ہے۔ اس لئے درود شریف پڑھتے ہوئے ظاہری اور باطنی آداب کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے کیونکہ تقاضۂ محبت یہی ہے کہ ادب سے بارگاہِ رسالت ﷺ میں درود شریف پیش کیا جائے۔ لہٰذا درود شریف پڑھتے وقت درج ذیل آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

۱۔ درود شریف پورے ذوق و شوق اور لگن سے پڑھنا چاہیے۔

۲۔ دِل و دماغ کو پوری طرح حاضر رکھ کر اور ہر طرح کے دوسرے خیالات دل سے نکال کر پوری توجہ درود شریف پر رکھنی چاہیے۔

۳۔ ذہن میں تصور کریں کہ آپ نبی پاک ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر درود پاک پڑھ رہے ہیں۔

۴۔ چہرے کا رخ آپ ﷺ کے روضۂ اقدس کی طرف رکھیں اور پھر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کی صورت میں درود شریف پڑھنا شروع کریں۔

۵۔ درود شریف کو حکم الٰہی کی اتباع تصور کرنا چاہیے اور درود شریف کا مقصد رضائے الٰہی رکھنا چاہیے۔

۶۔ درودِ پاک پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے کیونکہ ہر عبادت کیلئے طہارت اور پاکیزگی ضروری ہے۔

۷۔ درود شریف باوضو پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

۸۔ جس جگہ درود شریف پڑھا جائے اُس کا پاک صاف ہونا بھی ضروری ہے۔ اِس لئے ناپاکی اور گندگی والی جگہ درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

۹۔ کسی ایسی جگہ درود شریف نہ پڑھیں جہاں نشہ کیا جاتا ہو مثلاً حقہ نوشی، شراب نوشی، افیون، بھنگ، چرس، وغیرہ کا نشہ۔ اِسی طرح ایسی جگہ جہاں عیش وعشرت کی محفل گرم ہو، ناچ گانا، لہو ولعب کی مجلس یا جھوٹ بولا جارہا ہو، غیر شرعی گفتگو ہوتی ہو۔ ایسی جگہ درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

۱۰۔ درود شریف پڑھتے وقت شہرت وریاکاری سے بچنا چاہیے۔

۱۱۔ نبی پاک ﷺ کا نام سُنیں یا لکھیں تو اُس پر درود شریف ضرور پڑھیں۔ یعنی ﷺ ضرور پڑھیں۔ حضرت ابوعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور محدث آپ ﷺ کا نام لکھتے وقت صرف صَلَّی اللّٰہُ لکھا کرتے تھے یعنی وَسَلَّم کا لفظ ترک کر دیتے تھے ایک رات نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم چالیس نیکیوں کو ضائع کرتے ہو مجھ پر وَسَلَّم کے چار حروف کو نظر انداز کر کے اِن نیکیوں سے کیوں محروم رہتے ہو اُس روز سے حضرت ابوعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درود شریف کے پورے الفاظ لکھنے شروع کر دیئے۔

۱۲۔ درود شریف دونوں طرح یعنی بلند آواز یا پست آواز سے پڑھ سکتے ہیں۔ درود شریف پڑھتے وقت آواز کو دلکش انداز میں نکالنا چاہیے۔ دُرود شریف پست آواز میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دِلجمعی پیدا ہوتی ہے اور روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۱۳۔ درود شریف میں جہاں اِسم محمد ﷺ آئے اور سَیِّدِنَا نہ لکھا ہو تو وہاں سَیِّدِنَا کا لفظ ادباً اور عقیدتاً خود پڑھ لینا چاہیے کیونکہ سَیِّدِنَا کا لفظ ادب وتعظیم کا ہے اس لئے آپ ﷺ کے ذاتی نام کے ساتھ اس لفظ کا اضافہ کرنا بہتر ہے۔ اکثر علماء کرام نے تشہد میں بھی سیدنا کا کلمہ زیادہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔

(جواہر البحار ج ۳ ص ۸۳۰)

۱۴۔ درودِ پاک اگرچہ ہر مسلمان کو کثرت سے پڑھنا چاہیے اگر اس کے پڑھنے کیلئے شیخ کامل کی اجازت سے تائید حاصل کر لی جائے تو بہتر ہے۔ اگر کسی نے بیعت نہ کی ہو تو اُسے درود شریف پڑھنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

۱۵۔ درود شریف آہستہ آہستہ پڑھنا چاہیے تاہم اگر وقت تھوڑا ہو تو جلدی جلدی پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے جو ہر حال میں مقبول ہے حضرت ابو المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دِن میں نے درودِ پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار روزانہ تھا جلدی پورا ہو جائے اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا! اے شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے ”آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھو ہاں اگر تھوڑا وقت ہو تو جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔“

پھر فرمایا پڑھ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مَحَمَّدٌ ﷺ

☆

فوائد وثمراتِ درود شریف:

(۱)۔ درود شریف گناہوں اور بُری تقدیر کو مٹاتا ہے۔اس سے آپ ﷺ کی خصوصی نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی میں، تنگی آسانی میں، بلا عطا میں اور زحمت رحمت میں بدل جاتی ہے

(۲)۔ درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ اپنی محفل میں یاد فرماتے ہیں۔اور جسے وہ یاد فرماتے ہیں وہ اللہ کا بھی منظورِ نظر ہو جاتا ہے

(۳)۔ کثرتِ درود شریف سے عشقِ مصطفےٰ ﷺ حاصل ہوتا ہے۔

(۴)۔ درود شریف پڑھنے والے کی قبر میں آپ ﷺ خود جلوہ نما ہوں گے۔اور اسکی قبر بقعہء نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی۔

(۵)۔ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر درود شریف ایسی عبادت ہے جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ مقبول ہی رہتا ہے۔

(۶)۔ درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت کی سیر کرا دی جاتی ہے۔

(۷)۔ درود شریف پڑھنے سے کند ذہنی ختم ہو جاتی ہے اور ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۸)۔ درود شریف کے درمیان مانگی گئی دعا بھی مقبول ہو کر رہتی ہے۔

(۹) درود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو کہ بعثتِ نبوی ﷺ کا مقصد ہے۔

(۱۰)۔ درود شریف پڑھنے سے زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔اور قلب فیضانِ درود سے پرنور ہو جاتا ہے۔

(۱۱)۔ صبح شام درود پڑھنے سے رزق سے بےفکری اور اسباب سے نظر اُٹھ جاتی ہے۔

(۱۲)۔ مرض الموت میں درودِ پاک آسانی کا باعث ہے

(۱۳)۔ درود شریف سے عاجزی وانکساری حاصل ہوتی ہے اور لوگوں میں بھی عزت وشرف حاصل ہوتا ہے

(۱۴)۔ درود شریف کی کثرت خاتمہ بالایمان کی دلیل ہے

(۱۵)۔ قضاء فرائض یعنی نماز ادا بالقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔

(۱۶)۔ درود شریف قائم مقام صدقہ ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔

(۱۷) درود شریف پڑھنے والے کو کبھی آپ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہے تو کبھی آپ ﷺ اس کو مدینہ منورہ بلاتے ہیں

(۱۸)۔ درود شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے۔اور دل توحید و رسالت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

(۱۹) درود شریف سے مکر شیطانی، شرِ نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں اور بدخواہوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔

(۲۰)۔ درودِ پاک کی کثرت پُلِ صراط پر معاون ہوگی۔

(۲۱)۔ درود شریف پڑھنے والے کے تمام امور کا کفیل اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے جو کہ کافی، وافی، شافی ذات ہے۔

(۲۲)۔ درود پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اس کی دعا سے اللہ بُری تقدیر کو ٹال دیتا ہے۔

(۲۳)۔ درود شریف انسانی زندگی کے لئے حفاظت اور گناہوں کا کفارہ ہے

(۲۴)۔ روزِ قیامت درود پڑھنے والا لواء الحمد کے سایہ میں ہوگا۔اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ آبِ کوثر خود اُسے اپنے ہاتھوں سے پلائیں گے۔

(۲۵)۔ ہر چیز کیلئے طہارت ہے اور قلب وروح کی طہارت درود شریف ہے۔

(۲۶)۔ درود شریف کا ثواب حجِ مبرور اور اسکی عطا زیارتِ رسول مقبول ﷺ ہے

خصائصِ نبوی ﷺ:

(۱)۔ آپ ﷺ کا نور امرِ کن سے پہلے تخلیق ہوا۔آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

''ہر چیز سے پہلے میرا نور تخلیق کیا گیا''

۲ آپ ﷺ نے بعد ولادت سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت سے گواہی دی

۳ آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک سوتیں لیکن دل بیدار رہتا تھا۔

۴ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

۵ آپ ﷺ جیسے روشنی میں دیکھتے ویسے ہی اندھیرے میں بھی دیکھتے تھے۔

۶ آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ تھا۔

۷۔ آپ ﷺ کے جسمِ مقدس پر نہ کبھی مکھی بیٹھی اور نہ کبھی جوں پڑی۔

۸ آپ ﷺ کا لعابِ دہن کڑوے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا

۹ آپ ﷺ شیر خوار بچے کے منہ میں لعابِ دہن ڈالتے تو وہ شکم سیر ہو جاتا

۱۰ آپ ﷺ کی آواز مبارک دور تک سنی جا سکتی تھی جتنی دوسروں کیلئے ممکن نہ تھی۔اس کا اندازہ خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر کم وبیش سوالاکھ لوگوں تک۔ آپ ﷺ کی آواز مبارک کا بغیر کسی ذریعہ (سپیکر وغیرہ) کے پہنچنے سے لگایا

جا سکتا ہے۔

۱۱ آپ ﷺ نے کبھی بلغم "کھنگار" نہیں تھوکا۔

۱۲ آپ ﷺ کے فضلاتِ مبارک زمین نگل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی

۱۳ آپ ﷺ کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔

۱۴ آپ ﷺ جس جانور پر سوار ہوتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

۱۵ آپ ﷺ بچشمِ ظاہری دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔

۱۶ آپ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی تھی۔

۱۷ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

۱۸ آپ ﷺ سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ ﷺ پر ایمان لائے۔

۱۹ آپ ﷺ سب سے پہلے قبرِ انور سے اُٹھیں گے۔

۲۰ آپ ﷺ کے بارے میں ہی قبر میں سوال ہوگا۔

۲۱ آپ ﷺ شفیع المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ ﷺ ہی کھولیں گے۔

۲۲ آپ ﷺ کا مقامِ محمود تختِ رب العزت کے بائیں جانب ہوگا۔

۲۳ آپ ﷺ روزِ قیامت وہ حمد بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہیں بیان کی۔

۲۴ آپ ﷺ پر اللہ بھی درودِ پاک بھیجتا ہے اور تمام فرشتے بھی۔

۲۵ آپ ﷺ شاہد، حاضر ناظر، مشہود اور سراجِ منیر ہیں۔

۲۶ آپ ﷺ کی مثل کائنات میں نہیں۔ اِنِّی لَسْتُ کَاَحَدِکُم (صحیح بخاری)

۲۷ آپ ﷺ کی صورت اور ظاہری جمال کے مثل کائنات میں نہیں۔(صحیح بخاری)

۲۸ آپ ﷺ جیسے آگے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتے تھے۔

۲۹ آپ ﷺ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔

فضیلتِ درود شریف:

ایک دفعہ ایک فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی طاقت دی ہے کہ میں آنکھ جھپکنے سے پہلے ساری دُنیا کے درختوں کے پتے گن سکتا ہوں، آنکھ جھپکنے سے پہلے آسمانوں کے سارے ستارے گن سکتا ہوں اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے سارے قطرے اور ریت کے ذرّے گن سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی لیکن باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اُس شخص کے ثواب اور رحمت کی تعداد کو نہیں گن سکتا جس نے آپ ﷺ پر ایک بار درود شریف پڑھا

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۳۵۸)

حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو بوقت وصال وصیت فرمائی بیٹا ذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفےٰ ﷺ ضرور کرنا۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۶)

احادیث

و

حکایاتِ

درود شریف

حدیث نبوی ﷺ:

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

"جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے روز میں اُس کی شفاعت کروں گا۔"

(القول البدیع ۱۲۱)

اُخروی نجات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روزِ قیامت اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں سے کِس کِس کو جنت اور جہنم میں لے جاتے ہیں۔ اچانک حضرت آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ ایک نبی پاک ﷺ کے اُمتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت آدم علیہ السلام یہ ندا دیں گے اے اللہ کے حبیب ﷺ آپ کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ سُن کر میں تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا، کہوں گا اے اللہ تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ۔ فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ ﷺ ہم فرشتے ہیں ہم اللہ کے حکم کی عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کرتے ہیں جس کا ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف

سے حکم ملتا ہے۔ یہ سُن کر نبی پاک ﷺ اپنی ریش مبارک (داڑھی) پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے۔

"اے میرے رَب کریم کیا تیرا میرے ساتھ وعدہ نہیں تھا کہ تجھے تیری اُمت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔"

اِس پر عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا میرے حبیب ﷺ کی اطاعت کرو اور اُس شخص کو واپس میزان کی طرف لے چلو۔ فرشتے اُس شخص کو فوراً میزان کی طرف لے جائیں گے۔ جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے نور کا ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک شور ہو گا کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا اِس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اُس کو جنت میں لے جا رہے ہوں گے تو وہ کہے گا اے فرشتو! ٹھہرو اِس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔ تب وہ عرض کرے گا۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہو؟ آپ ﷺ فرمائیں گے میں تمہارا نبی ﷺ ہوں اور یہ تیرا درودِ پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دِن کیلئے محفوظ کر رکھا تھا۔

(القول البدیع ۱۲۳ معارج النبوۃ ۳۰۳)

سُبحان اللہ! درج بالا حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنا کس قدر افضل ہے۔ روز قیامت جب انسان پر مشکلات و تکالیف کا بار ہو گا تب اُس مشکل

گھڑی میں اُس کا دُنیا میں پڑھا ہوا درودِ پاک شفاعت کا باعث بنے گا۔لہٰذا اُخروی زندگی میں اللہ کے عتاب اور جہنم کے عذاب سے بچنے کیلئے درود شریف کی کثرت کرنی چاہیے۔علماء کرام نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ساری زندگی میں کم از کم ایک بار پڑھا ہوا درودِ پاک بھی انسان کی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ O

ایک بار پڑھا ہوا درود شریف باعثِ بخشش:

بنی اسرائیل میں ایک شخص جو انتہائی گنہگار اور مجرم تھا اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گذار دیئے جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے گھسیٹ کر کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی۔

''اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اُسے گندگی پر پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں تجہیز و تکفین کر کے آپ علیہ السلام اُس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو اُس میّت کو پہچان لیا تعمیل حکم کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اُس انعام کا حقدار کیسے ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! بیشک یہ بہت بڑی سزا اور عذاب کا مستحق تھا لیکن اِس نے ایک دِن تورات مبارک کھولی اور اُس میں میرے حبیب ﷺ کا نام لکھا دیکھا محبت سے اُسے بوسہ دیا اور درود شریف پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم

کرنے کی وجہ سے میں نے اِس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

(مقاصد السالکین ۵۵ القول البدیع ۱۱۰)

قسم خدا کی یہ اک زندہ حقیقت ہے
پڑھا جس نے درود اُن پر پایا جنت کا پروانہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﷺ O

اِس واقعہ میں ہم جیسے گناہ گاروں کیلئے اللہ کے خصوصی کرم و عنایت کا اشارہ ہے محض ایک بار درود شریف پڑھنا اور آپ ﷺ کی تکریم ایک بدنام ترین شخص کی معافی کا سبب بن سکتی ہے۔تو پھر ہم جیسے اُمتِ محمدی ﷺ کے عاصیوں کیلئے باعثِ نجات کیوں نہ ہو گا۔جن کی بخشش اور معافی کیلئے اللہ کے حبیب ﷺ اکثر رویا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ
''اے میرے رَب میری اُمت کو بخش دے۔''

حدیث:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِه وَسَلَّمَ
اَلْبَخِيْلُ مَن ذُكِرْتُ عِنْدَه، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے درودِ پاک نہ پڑھا۔''

(آبِ کوثر، ترمذی، مشکوٰۃ ۸۷)

خوفناک سانپ:

ایک شخص کا انتقال ہوا تو اُس کیلئے قبر کھودی گئی مگر اُس میں ایک کالا خوفناک سانپ تھا۔لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دوسری جگہ کھودی گئی وہاں بھی وہی کالا سانپ موجود تھا۔ تیسری دفعہ قبر کھودی تو وہی کالا سانپ وہاں بھی موجود تھا۔ آخرِ کار سانپ نے زبان سے پکار کر کہا! ''تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔''لوگوں نے پوچھا یہ قہر و عذاب کیوں ہے؟ سانپ بولا یہ شخص جب سرکارِ مدینہ ﷺ کا نام سنتا تو درود شریف پڑھنے میں بخل کرتا تھا اب میں اِس بخیل کو سزا دیتا رہوں گا۔

(آبِ کوثر، سعادۃ الدارین، شفاء القلوب)

بخیل کے لئے ذلت کی موت:

ایک عالمِ دین نے کسی رئیس کیلئے جو کہ مؤطا شریف (حدیث شریف کی کتاب) سے بڑی محبت رکھتا تھا مؤطا شریف کا ایک نسخہ تیار کیا اُسے خوب اچھی طرح سے لکھا تھا لیکن جہاں نبی پاک ﷺ کا نام مبارک آیا وہاں سے درود شریف حذف کر دیا اور اُس کی جگہ صرف ''ؐ'' لکھ دیا لکھنے کے بعد جب پیش کیا تو رئیس بہت خوش ہوا اور اُسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام دینے کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا پھر وہ عالمِ دین گنہگار ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔

(آبِ کوثر ۲۲۴، سعادۃ الدارین ۱۳۱)

بخل کرنے والے کا ہاتھ کٹ گیا:

حضرت ابو زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھے یہ واقعہ سُنایا ہے۔ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً کاغذ کی بچت کیلئے نبی پاک ﷺ پر درودِ پاک لکھنا چھوڑ دیتا اُس کے دائیں ہاتھ میں آکلہ کی بیماری لگ گئی اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور وہ اِسی تکلیف میں مَر گیا۔

ایک شخص حضور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ''صلعم'' لکھا کرتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کٹ گئی۔ (سعادۃ الدارین ۱۳۱)

ان حکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف درودِ پاک کے معاملہ میں بخل کرنے والے کو دُنیا ہی میں کتنی عبرتناک سزائیں ملتی ہیں۔ ذرا تصور کریں اُن بدبختوں کے بارے میں جو شانِ نبوت میں کمی وتخفیف کی کوشش کرتے ہیں جبکہ خود قرآنِ پاک نے اِن کے مقام کو اِن الفاظ میں بلندی عطا کی ہے۔

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ

''اور ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کیا ہے''

لہٰذا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے جب مرنے لگتے ہیں تو ان پر طرح طرح کے عذاب مسلط کر دیئے جاتے ہیں جیسا کہ ان کی زبانیں باہر نکل آتی ہیں تعفن پھیل جاتا ہے، زبانیں کٹ جاتی ہیں الغرض اُن کی موت نشانِ عبرت بن جاتی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عشقِ نبی ﷺ میں جینے مرنے اور درود شریف کے فیضان سے سیراب ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میں وہ عاشق ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام
صَلَّ اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّم

حدیث:

اَکْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِکُمْ وَاطْلُبُوْا اِلَی الدَّرَجَةِ وَالْوَسِیْلَةَ عِنْدَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَةٌ لَکُمْ O

"مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کیا کرو اِس لئے کہ تمہارا درودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دُعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔"

(جامع صغیر ۵۴ ج ۱)

جان کنی میں آسانی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مال دار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہ تھا لیکن اُسے درودِ پاک کا بہت شوق تھا کسی وقت وہ درودِ پاک سے غافل نہ رہتا اُس کا آخری وقت آیا تو اُس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت تنگی لاحق ہوئی حتّٰی کہ جو دیکھتا ڈر جاتا اُس نے جان کنی کی حالت میں ندا دی۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں اور درودِ پاک کی کثرت کرتا ہوں۔"

ابھی اُس کی نِدا پوری نہ ہوئی تھی کہ آسمان سے ایک پرندہ نازل ہوا اُس نے اپنا پَر اُس کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اُس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک اٹھی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رُخصت ہوگیا اور جب اُس کو دفن کیا جا رہا تھا تو غَیب سے آواز آئی کہ ہم نے اِس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اُس درودِ پاک نے جو یہ مجھ ﷺ پر پڑھتا تھا اُسے قبر سے اُٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔ یہ سُن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو دیکھا کہ وہ زمین اور آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O

(سبحان اللہ)

(آب، کوثر ۲۲۷، درۃ الناصحین ۳۷۲)

مُشکل کبھی جو آن پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الْعَالَمِیْنَ O

سؤر کا چہرہ اور درود شریف سے بخشش:

ایک شخص اور اُس کا بیٹا سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں باپ کا انتقال ہوگیا اور

اُس کا سر اور چہرہ سوٗر جیسا ہو گیا وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ کی بارگاہ میں بہت دُعا اور عاجزی کی اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا تھا تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اِس لئے اِس کی شکل بدل گئی۔ لیکن آپ ﷺ نے اس کی سفارش کی ہے اِس لئے کہ جب یہ آپ ﷺ کا ذکر سنتا تو درود شریف بھیجا کرتا تھا۔ اُسی درودِ پاک کی بدولت اِس کو اِس کی اپنی اصلی صورت میں لوٹا دیا گیا۔

(آبِ کوثر، فضائلِ اعمال ۷۲۳)

درود شریف سے مصیبت کا ٹلنا:

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درودِ پاک ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح وتہلیل نہیں پڑھتا میں نے اُس سے پوچھا کہ اِس کی کیا وجہ ہے؟ اُس نے بہت استفسار کے بعد کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے کہ راستے میں والد بوجہ علالت انتقال کر گئے اور اُن کا منہ کالا ہو گیا میں یہ حالت دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں اُنہوں نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا اور اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اُس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ

پر رحم کرے آپ کون ہو؟ کہ آپ کی وجہ سے اللہ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں محمد ﷺ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ صاحبِ قرآن ہوں یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا مگر مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا تھا جب اُس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اُس کی فریاد کو پہنچا ہوں اور میں ﷺ ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھے۔

(آبِ کوثر ۲۶۱، فضائلِ اعمال ۷۲۴)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

بخشش حضرت آدم علیہ السلام اور درود شریف:

حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو آپ علیہ السلام نے تین سو (۳۰۰) سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اور آپ علیہ السلام کے آنسو روئے زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اِن الفاظ میں دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ ط

اِس پر مُجیب الدعوات سے حکم ہوا تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا ابھی تو آپ ﷺ کا جو ہر روحانی، صدف جسمانی میں بھی نہیں آیا عرض کیا اے رب کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے جسم میں روحِ عُلوی کو پھونکا تو میں نے عرش پر لکھا دیکھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ

تو میں نے جان لیا کہ یہ تیرا سب سے مقرب اور محبوب بندہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے اَبُوالۡبَشَرِ آدم علیہ السلام: تو میری بارگاہ میں وسیلہ میرے محبوب ﷺ کا لایا ہے لہٰذا میں نے تیری لغزش معاف کی۔

اندازہ کیجئے کہ جب آپ ﷺ ظاہراً ابھی تشریف نہ لائے تھے تو بھی غمگساری اور معافی کیلئے وسیلہ بن گئے تو پھر یہ کیونکر نہ ہوگا کہ آپ ﷺ خود زبان اقدس سے فرمائیں کہ "جو مجھ پر درود پڑھے میں روزِ قیامت اُس کی شفاعت کروں گا۔"

یقیناً انشاء اللہ عشقِ محمدی ﷺ تمام مسلمین و مسلمات کا وسیلہ ثابت ہوگا۔

مجھے اپنے عمل سے تو نہیں امید بخشش کی
بھرم روزِ قیامت میرا رکھنا یا رسول اللہ ﷺ

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۸)

حدیث:

مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ عَشۡرًا وَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ عَشۡرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ مِائَۃً وَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰهُ بَیۡنَ عَیۡنَیۡهِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ وَاَسۡکَنَهٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مَعَ الشُّهَدَآءِ O

(القول البدیع ۱۵۲، الترغیب والترہیب ۴۹۵ ج ۲)

"جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں

نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو سو بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور اُس کو قیامت کے دِن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ وَ بَارِکۡ عَلٰی حَبِیۡبِکَ الۡمُصۡطَفٰی وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ سَلِّمۡ O

دِیدارِ مصطفٰے ﷺ:

ابوالفضل قرمسانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا کہ مجھے خواب میں نبی پاک ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ مسجد نبوی میں جلوہ نما ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تم ہمدان میں جاؤ تو فضل بن زیرک رحمتہ اللہ علیہ کو میرا سلام کہنا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اِس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا! وہ روزانہ سو مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے۔ جب آنے والے نے سرکارِ مدینہ ﷺ کا پیغام پہنچایا اور یہ بھی کہا کہ وہ درودِ پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں روزانہ سو بار یہ درودِ پاک پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ اَهۡلُهٗ۔

اُس نے مجھ سے یہ درودِ پاک یاد کرلیا اور قسم کھا کر کہنے لگا میں آپ کو نہیں جانتا تھا۔ مجھے آپ ﷺ نے خواب میں آپ کے متعلق بتایا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

یہ گھڑی بھی آئے تو خواب میں یہ دکھائے اپنی تجلیاں
میں کہوں کہ آج حضور ﷺ نے میرا سویا نصیب جگا دیا

ایک بڑھیا اور دیدارِ مصطفیٰ ﷺ:

ایک پچاسی (۸۵) سالہ بڑھیا حج پر گئی۔ مدینہ منورہ میں سنہری جالیوں کے روبرو صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوئی اور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا شروع کر دیا۔ ناگاہ اُس کی نظر ایک خاتون پر پڑی جو ایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے عمدہ القاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بڑھیا کا دِل ڈوبنے لگا۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو پڑھی لکھی نہیں آپ ﷺ کے شایانِ شان القاب کے ساتھ سلام عرض کرنا آتا ہی نہیں۔ آپ ﷺ کی عظمت وشان واقعی بہت ہی بلند و بالا ہے آپ ﷺ تو انہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے ظاہر ہے مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ کو کہاں پسند آئے گا۔ دِل بھر آیا رو دھو کر چپ ہو رہی رات کو جب سوئی تو قسمت انگڑائی لے کے جاگ اٹھی کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمت کے والی سرکارِ مدینہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا!

''مایوس کیوں ہوتی ہو ہم نے تمہارا سلام سب سے زیادہ قبول فرمایا ہے۔''

(فیضانِ سنت)

زیارتِ نبوی ﷺ کا حصول:

حضور ﷺ کی زیارت کی تمنا کس مسلمان کی نہ ہو گی اکابرین ومشائخ نے

بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیئے ہیں۔ تاہم علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے قول البدیع میں آپ ﷺ کا ایک ارشاد نقل کیا ہے۔

مَنْ صَلَّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَ جْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ O

''جو شخص روح محمد ﷺ پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر بدنوں میں اور آپ ﷺ کی قبر مبارک پر قبور میں درودِ پاک بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔''

(آبِ کوثر، فضائل اعمال ۶۷۲)

نبی پاک ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ:

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاَالْحَقَّ O

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا۔''

ایک دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِیْ یَقْظَۃٍ وَّ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ O

(بخاری شریف، صحیح مسلم)

پیارے نبی ﷺ کی معراج دیدار کبریا ہے اور عاشق کی معراج دیدار مصطفی ﷺ ہے۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ آپ ﷺ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھے اور سادات اولیاء سے محبت رکھے ورنہ خواب کا دروازہ اُس کیلئے بند ہو گا کیونکہ وہ نفوس قدسیہ تمام لوگوں کے سردار ہیں وہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کا پیارا حبیب ﷺ بھی اُن سے ناراض

ہو جاتے ہیں۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے گا اُس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا اور قیامت کے دِن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دِن دیکھے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ وہ حوضِ کوثر کا جام پئے گا اور اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

(کشف الغمہ ، القول البدیع)

(۱)۔ درودِ پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی
جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ O

''اے اللہ رحمت فرما محمد ﷺ کی روح پر عالم ارواح میں اور اُن کے جسمِ پاک پر عالمِ اجسام میں اور قبرِ انور پر قبور میں۔''

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دِن ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اُسے دیدارِ مصطفےٰ ﷺ نصیب ہوگا یا جنت میں اپنی منزل دیکھ لے گا۔ اگر پہلی بار مقصد پورا نہ ہو تو دوسرے جمعہ کو بھی اس کو پڑھ لے انشاء اللہ پانچ جمعوں تک سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

(۲)۔ جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص شب جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی گیارہ بار اور پھر گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر سو بار نیچے دیا گیا درود شریف پڑھے تو اِنشاء اللہ تین جمعے نہ گذریں گے کہ زیارت سے فیض یاب ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ O

''اے اللہ! اُمی لقب نبی محمد ﷺ پر اور اُن کی اولاد پر رحمت و سلامتی نازل فرما۔''

(۳)۔ جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار بار یہ درودِ پاک پڑھے انشاء اللہ زیارتِ مُصطفےٰ ﷺ نصیب ہوگی۔

صَلَّ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ O

''اللہ کی رحمت ہو نبی اُمی ﷺ پر۔''

(جذب القلوب)

عزیزان! اگر زیارت میں تاخیر ہو جائے یا کسی کو زیارت ہوتی ہی نہیں تو اِس میں دِل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ اُن کی مرضی ہے۔ اِس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوگی۔ لہٰذا ہمیں کثرتِ درود شریف کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے انشاء اللہ کبھی نہ کبھی زیارت ضرور ہوگی۔

نجانے کب اُجالے کی کرن گھر میں اتر آئے
شب تاریک میں بھی گھر کا دروازہ کُھلا رکھنا

حدیث:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّی عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَ مَنْ کَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَھْلِ

النُّوْرِ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ O

(دلائل الخیرات ۹)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درودِ پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور حاصل ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔''

پُلِ صراط کی تنگی سے نجات:

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات کو ایک عجیب سا منظر دیکھا' کہ ایک شخص ہے وہ پل صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے، کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔ اتنے میں اُس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود شریف پہنچا اور اُس نے اُس کو کھڑا کردیا یہاں تک کہ وہ پل صراط سے گذر گیا۔

(مطالع المسرات، فضائل اعمال ۱۴۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ O

درود شریف سے پُلِ صراط پر آسانی:

ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے نبی پاک ﷺ کی عظمت و شان

اور فضیلت درودِ پاک بیان کیا کرتے تھے اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔ حشر کا دِن ہے خوف کے مارے خلقت کانپ رہی ہے ایک طرف دیکھا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد گذرے وہ اُس طرف جا رہے تھے جدھر نبی پاک ﷺ جلوہ نما تھے۔ میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس طرف چل پڑا جب استاد صاحب نبی پاک ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا اور استاد صاحب نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک میں اِن کو چھپا لیا استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وہ غائب نہ ہو جائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے چادر اُٹھائی اور فرمایا اب جاؤ اب کوئی فکر نہیں یہ سُن کو استاد صاحب چل پڑے کچھ دُور گئے تو دیکھا کہ پُلِ صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا ہے دونوں طرف فرشتے کھڑے ہیں جب ہم پُلِ صراط سے گذرنے لگے، تو ایک پہریدار نے پوچھا: تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ لیکن استاد صاحب نے پکارنے والے کی پرواہ نہ کی اور چلتے رہے پہریدار نے دو تین مرتبہ آوازیں دیں اور پھر خاموش ہوگیا اور استاد صاحب چلتے رہے جب ہم پُلِ صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ نبی پاک ﷺ تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے اُنہوں نے عرض کی: جی حضور ﷺ۔ پھر سرکار ﷺ نے فرمایا کہ سامنے جنت ہے داخل ہو جاؤ۔ (آب کوثر ۲۱۵)

عزیزانِ محترم! یہ بات ہمارے لئے خوشخبری سے کم نہیں کہ پُلِ صراط جو کہ

بال سے بھی زیادہ باریک اور تلوار سے بھی زیادہ تیز ہوگی اُس کی آزمائش سے ہمیں صرف نبی پاک ﷺ ہی نکالیں گے اور یہ اُسی وقت ممکن ہوگا جب ہم مسلسل درودِ پاک کے نذرانے اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے رہیں ورنہ آخرت کی ہولناکیاں ہمیں کہیں کا نہ چھوڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو روزِ محشر کے عذاب و مشکلات سے بوسیلہ احمد مختار ﷺ محفوظ فرمائے۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ وَ صَلُّوْا عَلَیْہِ O

پُلِ صراط کی مسافت:

بعض احادیث میں ہے کہ پل صراط کی لمبائی تین ہزار سال کی مسافت ہے ایک ہزار سال کی چڑھائی ہے ایک ہزار سال کی مسافت سیدھا اور ایک ہزار سال کی مسافت اترائی ہوگی۔ ابن عساکر حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ پُلِ صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال ہے۔ پانچ ہزار سال چڑھائی، پانچ ہزار سال اترائی اور پانچ ہزار سال سیدھا ہے۔ بال سے زیادہ باریک، تلوار سے زیادہ تیز اور جہنم کی پشت پر ہے اِسے وہی طے کر سکے گا جو خوفِ خداوندی سے دبلا پتلا ہوگا۔

(مطالع المسرات ۱۲۴)

حبِّ نبوی ﷺ کا انعام:

قیامت کے دِن ایک ایسی جماعت ہوگی جن کے سر چاند کی طرح روشن ہوں گے اور اُن کے بال سُچے موتیوں سے لبریز ہوں گے اور نور کے میز پر بیٹھے ہوں گے۔ اہل جنت کہیں گے یہ فرشتے ہیں یا انبیاء اکرام ہیں؟ وہ جواب دیں گے ہم نہ نبی ہیں اور نہ ہی فرشتے ہم حضرت محمد ﷺ کے اُمتی ہیں۔

فرشتے حیران ہوکر کہیں گے یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا؟ وہ کہیں گے پانچ وقت کی نماز ہم نے آداب اور سنتوں کے ساتھ باجماعت پڑھی اور اُس کے ساتھ جب حضرت محمد ﷺ کا نامِ مُبارک آتا تھا تب ہم آپ ﷺ کی محبت و عشق کے باعث دِل سے درود و سلام پڑھتے تھے۔

(زاہد الواعظین)

درودِ پاک اور سفید بادل:

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سانسوں سے ایک سفید بادل پیدا کرتا ہے پھر اُس کے بعد اُس کو برسنے کا حکم ملتا ہے۔ اس کا جو قطرہ زمین پر پڑتا ہے اُس سے اللہ تعالیٰ سونا، جو پہاڑوں پر پڑتا ہے اِس سے چاندی پیدا کرتا ہے اور جو قطرہ کسی کافر پر پڑتا ہے اُسے ایمان کی دولت عطا ہوتی ہے۔

(فضیلت وعظمت درود شریف ، مکاشفۃ القلوب)

درود شریف اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ایک دفعہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ایک فقیر آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا اُنہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے کہا: کہ اللہ کے نام پر مجھے کچھ دیجئے، میں بہت تنگدست ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اُس کو دینے کیلئے بظاہر کچھ نہ تھا لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے مذاق سے بھیجا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار درود شریف پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا تجھے کیا دیا گیا ہے اُس نے مٹھی کھولی تو اللہ کے کرم و رحمت سے مٹھی سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی یہ دیکھ کر کافر مسلمان ہوگئے۔

(راحت القلوب)

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

یارِ غار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام اور مقام مُصطفیٰ ﷺ:

حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبلِ اسلام اور قبلِ ظہورِ نبوت ملک شام کی طرف تجارت کیلئے سفر فرمایا۔ شام کے قریب ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر آپ نے بحیرا راہب

سے معلوم کی اس راہب نے کہا اللہ آپ کا خواب سچا کرے۔ آپ کی قوم سے ایک نبی مبعوث ہوگا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کی حیات مین اُن کے وزیر ہوں گے اور وصال کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس خواب کا ذکر کسی سے نہ کیا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کو نبوت عطا ہوئی اور اعلانِ نبوت سُن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ نے جو دعویٰ فرمایا ہے اُس کی دلیل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! کہ اُس کی دلیل وہ خواب ہے جو تم نے ملک شام میں دیکھا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرطِ جذبات اور خوشی سے آپ ﷺ کے گلے لگ گئے اور آپ ﷺ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور قبولِ اسلام سے شرف یاب ہوئے۔

(معجزاتِ نبوی ﷺ، خصائص کبریٰ جلد ۲۹)

درود شریف اور محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ:

بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ روزانہ قصیدہ بردہ شریف بطورِ وظیفہ اس غرض سے پڑھتے کہ آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ کسی محرم راز سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ قصیدہ بردہ شریف کا ہی ورد جاری رکھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایسا کیا تو پھر حضور ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوئے آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسمِ پاک محمد ﷺ کبھی بے وضو نہ لیتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے تھے۔

شرمم آمد کہ بے وضو نام محمد ﷺ بر زبان رانم

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۱۰۷، تاریخ فرشتہ جلد ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر:

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہوگئے تو اپنے دِل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا تاکہ میں اُس سے اُنس پکڑتا حق سبحانہ وتعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لحہ میں اُن کا قد وقامت درست ہوگیا آپ علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے پوچھا! تو کون ہے؟ تو اللہ سبحانہ نے فرمایا یہ اَمَۃُ اللّٰہ ''اللہ کی بندی ہے'' اس کا نام حوا ہے تیری اُنسیت کیلئے میں نے اسے پیدا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے قربت کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام پہلے اِس کا حق مہر ادا کرو اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض! کیا یا اللہ: وہ کیا ہے تو حکم ہوا کہ اے آدم علیہ السلام اس کا حق مہر میرے محبوب پاک صاحب لولاک حضرت محمد ﷺ پر دس مرتبہ درودِ پاک بھیجنا ہے۔ اِس پر آپ علیہ السلام نے دس بار یہ درودِ پاک پڑھا تو آپ علیہ السلام کا نکاح روبرو ملائکہ (بطور گواہ) قرار پایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ سَلِّمْ ط

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۲۷۵)

خوش قسمت بدُّو:

ایک بدو آپ ﷺ کے روضۂ انور پر حاضر ہوا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کی یا اللہ! تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے یہ تیرے محبوب ہیں اور میں تیرا غلام۔ اپنے محبوب کی قبرِ اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما غیب سے آواز آئی تم نے تنہا اپنے لئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کیلئے کیوں نہ مانگی؟ جا ہم نے تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کیا اور جنت عطا کردی۔ سبحان اللہ کیا کہنے مقامِ مصطفےٰ ﷺ کے کہ جس کے وسیلہ اور قربت کے صدقے فوری بخشش اور جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ سَلِّمْ

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۲۱۰، مواہب الدینہ علی شمائل المحمدیہ)

سلطان محمود غزنوی اور نامِ مصطفےٰ ﷺ:

ایک روز سلطان محمود غزنوی نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے! پانی لاؤ۔ ایاز کو یہ سُن کر بہت افسوس ہوا کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہوا ہے جس کی وجہ سے سلطان نے اس کا نام نہیں لیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے۔ تو ایاز کو متفکر پایا تو پوچھا کہ پریشانی کی کیا وجہ ہے؟ ایاز نے عرض کیا! حضور آپ نے آج میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مبادا کہ اُس سے کوئی قصور یا سوءِ ادبی ہوگئی ہے۔ سلطان نے مسکرا کر فرمایا: ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں

ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمد ہے اور حدیثِ پاک میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سبحانہ کا نام لے جَلّ شانہ کہے اور جو میرا نام پاک لے تو درود شریف ﷺ پڑھے اگر ایسا نہ کرے تو زمرۂ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وضو یہ مُبارک نام لوں کیونکہ تیرا بیٹا ہم نام ہے میرے پیارے مصطفےٰ ﷺ کا۔ اس لئے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت باوضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

(تحفۃ الصلوٰۃ اِلی النبی المختار ۲۱۷)

زمینیں سات:

جس طرح آسمانوں کی تعداد سات ہے۔ ویسے ہی زمینوں کی تعداد بھی سات ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ.

اِسی طرح نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

”جس نے ایک بالشت زمین غصب کی اللہ ساتوں زمینوں سے اتنی مقدار اُس کے گلے کا طوق بنا دے گا۔“

اس کے علاوہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے الفاظ سے بھی زمینوں کے سات ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

”اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔“

دُنیا کی عمر:

جب سے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو پیدا کیا ہے اس وقت سے لیکر اس کے ختم ہونے تک کا عرصہ پچاس ہزار سال ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔ حضرتِ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اوّل سے آخر دُنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے، تم میں سے کوئی از خود نہیں جان سکتا کہ اِس کی کتنی عمر گزر گئی ہے اور کتنی باقی ہے۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ غالباً ان کی مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے جب سے زمین پیدا کی گئی ہے۔

(مطالع المسرات صفحہ ۵۸۲)

سات سمندر:

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اعجاز دیکھیے کہ اُس نے سات زمینیں، سات آسمان اور سات سمندر بنائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ

جہاں تک سات سمندر کا تعلق ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) بحرِ ہند (۲) بحرِ طبرستان (۳) بحرِ کرمان
(۴) بحرِ عمان (۵) بحرِ قلزم (۶) بحرِ روم
(۷) بحرِ مغرب

(واللہ تعالیٰ اَعْلَمُ)

(مطالع المسرات صفحہ ۵۸۴)

ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں:

تعداد کے لحاظ سے ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں:

الصباء: جو مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے۔

الدبور: جو مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہے۔

الجنوب: اِسے یمانیہ بھی کہتے ہیں یہ جنوب سے شمال کی طرف چلتی ہے۔

الشمالیہ: یہ شمال سے جنوب کی طرف چلتی ہے۔

نکباء: ہر وہ ہوا جو دو ہواؤں کے درمیان چلتی ہے اُس کو نکباء کہتے ہیں۔ جو خاص طور پر صباء اور الشمالیہ کے درمیان چلتی ہے۔ اصل چار ہوائیں ہیں اور نکباء بھی چار ہیں۔

(مطالع المسرات صفحہ ۶۲۸)

قرآن پاک کی آیات:

قرآن مجید میں آیات کی تعداد چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) ہے۔
ایک ہزار اُمر، ایک ہزار نہی، ایک ہزار وعدے، ایک ہزار وعید، ایک ہزار قصے (واقعات) اور خبریں اور ایک ہزار امثال اور عبرتیں ہیں۔ پانچ سو آیات حلال و حرام۔ ایک سو ناسخ و منسوخ کو بیان کرتی ہیں اور چھیاسٹھ دعا و استغفار پر مشتمل ہیں۔

قرآن پاک کے کلمات:

قرآن پاک میں کلمات کی تعداد انیس ہزار تین سو (۱۹۳۰۰) ہے۔ بعض

علماء نے فرمایا ہے کہ ستتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴) بعض نے کہا چار سو سینتیس (۴۳۷)۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

قرآن مجید کے نام:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے پچپن (۵۵) نام رکھے ہیں۔

قرآن کریم کے حروف کی تعداد:

قرآن کریم کے حروف تین لاکھ تئیس ہزار چھے سو اکہتر (۳۲۳۶۷۱) ہیں۔
(مطالع المسرات صفحہ ۶۶۴)

مخلوقات کی اقسام:

کائنات میں پانچ طرح کی مخلوقات پائی جاتی ہیں

ملائکہ۔ جنات۔ جمادات۔ حیوانات، نباتات

درود شریف اور علامہ اقبال حکیم الاُمت:

ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ حکیم الامت کب سے بن گئے؟ علامہ صاحب نے فرمایا: یہ تو کوئی مشکل نہیں آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں ملک صاحب نے عرض کیا: وہ کیسے؟ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے گن کر ایک کروڑ بار درود شریف پڑھا ہے آپ بھی اس

نسخہ پرعمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(فضیلت وعظمت درود شریف ،نوائے وقت ۱۲،اپریل ۱۹۸۸ء)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نبی پاک ﷺ سے محبت اور درود شریف کی برکت تھی کہ آپ اتنے پائے کے مفکر اور حکیم الامت بنے اور آپ نے فرمایا!

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ یَا شَفِیْعَ الْاُمَمِ O

علامہ اقبال اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:

ایک دفعہ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کیلئے گئے جو سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک جلیل القدر اور صاحب کشف ولی تھے اُن کے مریدین نے یہ کہہ کر ملاقات کرانے سے انکار کر دیا کہ حضرت صاحب بغیر داڑھی کے کسی کو نہیں ملتے۔ اس پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صرف جا کر میرا نام بتا دیں اور عرض کریں کہ صوفیا کرام کا وطیرہ ہے کہ گناہ سے نفرت کرتے ہیں گنہگار سے نہیں اس کے بعد اگر اجازت دیں تو ٹھیک ورنہ میں چلا جاؤں گا۔ جب مریدین نے حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اُٹھ کر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کیلئے پہنچ گئے۔ سبحان اللہ! اندازہ کیجئے کہ درود پاک سے محبت کرنے والے کو ہر بزم میں کس قدر عزت وتوقیر حاصل ہوتی ہے۔ حضرت علامہ اقبال کی درود پاک سے محبت کے سبب ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عاشقانِ

مصطفٰے میں آج بھی بصد عقیدت واحترام لیا جاتا ہے اور کوئی بھی دینی محفل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ مصطفوی ﷺ سے لبریز کلام کے بغیر مکمل نہیں ہو پاتی۔

(حدیث دِلبراں)

درود شریف اور شہد کی مکھی:

ایک دِن نبی پاک ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو۔ جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے۔ پھر صحابہ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی آئی وہ بڑے زور سے بھنبھنا رہی تھی۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ مکھی کیوں شور مچا رہی ہے؟ فرمایا! یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اِس وجہ سے کہ اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگا رکھا ہے۔ وہ کون لائے گا؟ ہم اُسے اُٹھا کر نہیں لاسکتیں۔ فرمایا! پیارے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ایک پیالہ پکڑ کر اُس مکھی کے پیچھے ہولیۓ۔ وہ مکھی آگے آگے ایک غار میں پہنچ گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے وہاں پہنچ کر شہدِ مصفا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوگئے۔ حضور ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مکھی پھر اس طرح شور کر رہی ہے۔ تو فرمایا! میں نے اِس سے ایک

سوال پوچھا ہے یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے! کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔ میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی۔تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے ہم اُس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ ﷺ پر درودِ پاک پڑھنا شروع کردیتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درودِ پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درودِ پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت ورحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

(آبِ کوثر، مقاصد السالکین ۵۳)

ذرا سوچئے کہ اگر درودِ پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھول کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درودِ پاک کی برکت سے ہمارے گناہ نیکیوں میں بدل سکتے ہیں۔ اور ہماری نامکمل نمازیں اور نا تمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی یقیناً قبول ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا ہر لمحہ، ہر سانس مدنی آقا ﷺ پر درود و سلام کی برسات جاری وساری رکھیں تا کہ ہمارے گناہوں کو بھی نام مصطفےٰ ﷺ کی بدولت اللہ تعالیٰ درگذر فرمادے اور بے حساب جنت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَالَہٗ۔

حدیث:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلَاثَۃٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِیْ وَ اَحْیَا سُنَّتِیْ وَ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ۔

(آبِ کوثر، القول البدیع ۱۲۳، سعادۃ الدارین ۶۳)

"نبی پاک ﷺ نے فرمایا! قیامت کے دن تین شخص عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اُس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا! ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دُور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا۔"

عرش کی بناوٹ:

"تَحتَ العَرشِ" یہ عرشِ مجید ہے۔

عرش کے بارے میں ایک روایت ہے کہ یہ سرخ یاقوت کا ہے۔ دوسری روایت ہے کہ سبز زمرد کا ہے اور اس کے چار پائے سرخ یاقوت کے ہیں۔ ایک

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِسے اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے۔ اور یہ (جسمانی طور پر) اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی مخلوق ہے۔ عرش کے تین سو ساٹھ پائے ہیں۔ ہر پائے کی چوڑائی دُنیا کی چوڑائی سے ستر ہزار گنا ہے۔ ہر دو پایوں کے درمیان ساٹھ ہزار صحرا ہیں۔ ہر صحرا میں ساٹھ ہزار جہان ہیں اور ہر جہان جن وانس کے برابر ہے۔
(مطالع المسرات صفحہ ۱۱۶، ۱۳۱)

مصیبت زدہ کی حاجت روائی:

حضرت ابوالحسن واعظ رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مُبارک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسلاف کرام میں سے ایک شخص کی شدید تمنا تھی کہ حج کرے اُسی سے مجھے روایت کیا گیا ہے اُس نے پیسہ پیسہ اکٹھا کر کے (۵۰۰) دینار جمع کر لیئے اور بغداد سے حج کیلیئے جانے والے قافلے کے ساتھ چل دیا۔ وہ سامانِ حج لینے کیلیئے بازار گیا راستہ میں اُسے ایک عورت ملی اُس نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے میں ایک شریف عورت ہوں۔ میری بچیوں کے پاس زیب تن کرنے کیلیئے کپڑے نہیں اور گذشتہ چار دِن سے اُنہوں نے کچھ نہیں کھایا۔ اُس عورت کی یہ التجاء اُس مردِ صالح کے دِل میں گھر کر گئی لہٰذا اُس نے پانچ سو دینار اُس کے دامن میں رکھ دیئے اور کہا کہ گھر چلی جاؤ اور بچیوں کیلیئے کپڑے اور کھانے پینے کا سامان خرید لے اُس عورت نے رب تعالیٰ کی تعریف کی اور واپس چلی گئی اُس عورت کے جانے کے بعد وہ بھی واپس چل دیا۔ قافلہ جا چکا تھا اور اُس کے پاس رقم بھی نہ تھی لہٰذا اُس نے راستے میں ہی پڑاؤ کا فیصلہ کیا تا کہ کم از کم حجاج کا دیدار ہی کر لے گا اور اِس طرح اپنے جذبات کی تسکین

کر لے گا۔ آخرِ کار حاجی واپس لوٹنا شروع ہوئے۔ جب اُن کا قافلہ اُس جگہ سے گذرا جہاں اُس کا قیام تھا تو وہ ایک ایک حاجی کے پاس گیا اُن سے عقیدت وسوز سے ملتا اور پوچھتا: میرے بھائیو! بتاؤ جب پہلی نظر خانہ کعبہ پر پڑی تو کیا منظر و کیفیت تھی؟ کیسا محسوس کیا؟ جب مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کیئے مسجد نبوی میں نوافل کی ادائیگی پر کیا عالم تھا؟ لوگ اُس کی اِس حالت پر حیران ہو جاتے اور کہتے بھائی ہم سے کیوں پوچھ رہے ہو جبکہ تم خود بھی ہمارے ساتھ اِن مناسک کی ادائیگی میں موجود تھے۔ وہ کہنے لگا: بھائیو! میں تو کسی مجبوری کے باعث نہ جا سکا اِس پر اُنہوں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ ہم سب نے نہ صرف تمہیں دیکھا بلکہ خانہ کعبہ میں با آوازِ بلند یہ اعلان بھی کیا گیا تھا کہ فلاں بن فلاں کا حج اللہ نے قبول فرما لیا ہے۔ اِس پر اُس نے کہا کہ جب میں گیا ہی نہیں تو کیسا حج اور کیسی قبولیت؟ قصہ کوتاہ اِسی پریشانی کے عالم میں وہ سو گیا اُسی رات حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاں! لوگ تجھے حج کی مُبارک دے رہے ہیں تو اِس پر تعجب نہ کر تو نے بے کس کی مدد کی، کمزور کو غنی کیا میں نے رب تعالیٰ سے التجاء کی اُس نے تیری ہی شکل کا ایک فرشتہ پیدا کر دیا ہے وہ ہر سال تیری طرف سے حج کرتا رہے گا تم چاہو تو حج کرو چاہو تو حج نہ کرو۔ (حکایات صوفیاء کا انسائیکلو پیڈیا ۴۳۵)

سبحان اللہ! اُس شخص کی قسمت کے کیا کہنے کہ اُس کا نہ صرف حج مقبول قرار دیا گیا بلکہ قیامت تک اُس کی شکل کا فرشتہ ہر حج ادا کرتا رہے گا۔ یہ انعام اُس شخص کو انسانیت کا درد بانٹنے اور دُکھی خاندان کی مدد کرنے کے صلہ میں مِلا۔ ہمیں بھی رسول پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق مخلوقِ خدا کی مدد کر کے اپنے لیئے خدا کی رضا کو یقینی

بنانا چاہیے۔ کیونکہ

دردِ دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کم نہ تھے کروبیاں

سُنتِ نبوی ﷺ:

ہر اچھے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

"جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا اُس کے گناہوں میں ایک ذرہ بھی باقی نہیں بچتا۔"

(انیس الواعظین)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی برکت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گذرے تو دیکھا کہ اُس میں عذاب ہو رہا ہے۔ واپسی پر گذرے تو دیکھا کہ اُس قبر پر نور ہی نور ہے اور اہلِ قبر پر رحمت کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے حیرت سے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ مجھے اِس کا بھید بتایا جائے اِس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ علیہ السلام یہ شخص جب مرا تو انتہائی بدکار اور گناہ گار تھا لہٰذا اِس پر عذاب مسلط کر دیا گیا مگر اِس کی وفات کے بعد اِس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا جو آج چار سال کا ہو گیا ہے آج اُس کی ماں نے اُس بچے کو مدرسے میں بھیجا ہے اور اُس بچے کے استاد نے اُسے بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھائی ہے۔ مجھے اِس بات پر حیاء آئی کہ میں اُس شخص کو زمین کے اندر عذاب دوں جبکہ اِس کا بچہ زمین پر مجھے رحمٰن اور رحیم کہہ رہا ہے۔

(تفسیر نعیمی)

تمام گناہ معاف:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد

سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار

پڑھے اور سو (۱۰۰) کی گنتی پوری کرنے کیلئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر O

"پڑھے تو اُس کے (تمام) گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

کثرتِ درودِ پاک:

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ پر کثرت سے درودِ پاک بھیجنا چاہتا ہوں تو اُس کی مقدار اپنی

دُعا کے اوقات میں کیا مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! جتنا تمہارا جی چاہیے۔عرض کی یارسول اللہ ﷺ ایک چوتھائی آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اِس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے۔تو میں نے عرض کی دو تہائی کر دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا لو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اپنے سارے وقت کو آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کیلئے مقرر کرتا ہوں اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا اِس صورت میں تمہارے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

(مسلم،القول البدیع،آبِ کوثر)

اِسی طرح امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ ﷺ پر درود کیلئے وقف کر دوں تو کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تیرے لیے دُنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔

احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ مسلمان کی فلاح اسی میں ہے کہ وہ احکام خداوندی کی پیروی بصورت کثرت درودِ پاک کرتا رہے دونوں اصحاب سے آپ ﷺ نے اُن کی عبادت کا سارا وقت درود شریف کیلئے وقف کرنے کو فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ کثرت درود شریف کی وجہ سے دعا یا کسی حاجت کا اظہار نہ کر سکو تو یہ رب تعالیٰ پر حق ہے کہ تم کو وہ بھی عطا کرے گا جو تم نہ مانگ سکے اور تمہاری یہ کثرت میرے قرب اور عطائے خداوندی کا ذریعہ بھی بنے گی۔

(انشاءاللہ)

تیری سادگی پر لاکھوں تیری عاجزی پر لاکھوں
ہوں درودِ عجزانہ مدنی مدینے والے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ.

حضرت داؤد علیہ السلام اور سُرخ کیڑا:

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے کمرے میں بیٹھے زبور پڑھ رہے تھے۔ دیکھا کہ مٹی میں سے ایک سُرخ کیڑا نکلا ہے، اُنہوں نے اپنے دِل میں سوچا کہ اِس کیڑے کو اللہ تعالیٰ نے کِس لیے بنایا ہے۔ کیڑے کو اللہ نے حکم دیا اور وہ بول اُٹھا کہ ”اے اللہ کے نبی میرا دن اس طرح گذرتا ہے کہ اللہ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ ہر روز ہزار بار پڑھا کروں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ○

”اللہ پاک ہے اللہ کی حمد ہے اور اللہ کے سوائی کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

اور میری ہر شب اس طرح گزرتی ہے کہ رات کو میرے اندر اللہ نے یہ بات ڈال دی ہے کہ ہزار بار یہ درود شریف پڑھوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّم ○

''اے اللہ محمد نبی اُمی (ﷺ) پر رحمت فرما اور آپ ﷺ کی
آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلامتی فرما۔''

اب آپ علیہ السلام کیا فرمانا چاہتے ہیں تاکہ میں آپ علیہ السلام سے استفادہ کرسکوں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کیڑے کو حقیر جاننے پر نادم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر توبہ کی اور اُسی پر بھروسہ کیا۔ (مکاشفۃ القلوب)

اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اُس کی حمد اور ثنائے مصطفےٰ ﷺ میں مصروف ہے۔ صرف ایک انسان ہی ہے جو اُس کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی اشرف المخلوقات ہونے کے سبب آقائے نامدار ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہنا چاہیے۔ تاکہ آپ ﷺ کے سچے امتی ہونے کا حق ادا کرسکیں۔ اور اللہ کے اس احسان کا شکر ادا کرسکیں جو اس نے ہم پر آپ ﷺ کی بعثت کے ذریعے کیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ سَلِّمْ

کثرتِ درود شریف اور موسیٰ علیہ السلام:

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر دُنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد وثنا کرتے ہیں تو میں آسمانوں سے ایک قطرہ پانی نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اُس سے بھی زیادہ

قریب ہو جاؤں جتنا تیرا کلام تیری زبان سے، جتنا تیرے دل سے اُس کے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے تیری روشنی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور۔ ارشاد ہوا:

''آپ ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔''

(فضائل اعمال صفحہ ۷۱۹)

حضرت امام ابی القاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سُنا اور دس ہزار زبانیں پیدا کیں جس کے سبب تو نے مجھ سے کلام کیا تو مجھ سے سب سے زیادہ محبوب اور نزدیک ترین اُس وقت ہوگا جب تو میرے محبوب ﷺ پر کثرت سے درود شریف بھیجے گا۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، فیضانِ سنت صفحہ ۱۴۷)

کثرتِ درود شریف کی تعریف:

درود شریف کی کثرت کے بارے میں بار بار پڑھنے اور سُننے کے بعد ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ کثرتِ درود شریف کی تعریف کیا ہے؟ کیا دن رات چوبیس گھنٹے درود وسلام پڑھنا کثرتِ درود کہلاتا ہے؟ اس معاملہ میں مختلف علماء، اکابرین اور بزرگوں کے اقوال بطور سند پیش کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بزرگ کے بتائے ہوئے عدد کو بھی وظیفہ و معمول بنالیا جائے تو انشاء اللہ آپ کا شمار کثرتِ درود

شریف پڑھنے والوں میں ہوجائے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کسی کو کروڑوں سال کی عمر بھی مل جائے اور وہ ہر لمحہ درود پڑھتا رہے تو پھر بھی درود وسلام پڑھنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تاہم کسی ایک درود پاک کو بطور وظیفہ دیئے گئے اعداد میں سے کسی ایک کے مطابق پڑھ لینا آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ کے مطابق کثرتِ درود پاک شمار ہوگا۔

(انشاءاللہ)

حضرت علامہ شہاب خفاجی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح شفاء شریف میں فرمایا ہے کہ کثرتِ درود شریف سے مراد کم از کم تین سو تیرہ (۳۱۳) بار درود شریف پڑھنا ہے۔

مزرع الحسنات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین سو تیرہ (۳۱۳) کے عدد میں خاص تاثیر رکھی ہے۔ جہاں پر یہ عدد پایا جاتا ہے۔ وہاں فلاح و بہبود اور خیر و برکت پائی جاتی ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ۳۱۳ کو رسول بنایا۔ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی۔ جس نے ہزاروں کفار کو مار بھگایا۔ اسی طرح حضرت طالوت علیہ السلام کا لشکر جس نے جالوت اور اُس کے ساتھیوں کو مار بھگایا۔ اُنکی تعداد بھی ۳۱۳ تھی۔ اس لیے ۳۱۳ بھی مسیحا عدد ہے۔ (وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّواب)

علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے قُوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت درود شریف کی کم از کم تعداد ۳۰۰ ہے۔ حضرتِ اقدس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے متوسلین کو یہ تعداد ۳۰۰ بتایا کرتے تھے۔

ابن احبان نے حدیث مبارکہ کہ!

"بے شک یوم قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔"

اس حدیث مبارکہ کے حوالہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس لحاظ سے محدثین قیامت کے دن نبی پاک ﷺ کے زیادہ نزدیک ہوں گے کیونکہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے اور لکھنے والے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"روزانہ کم از کم (۱۰۰۰) ہزار بار درود شریف ضرور پڑھیں ورنہ ۵۰۰ پر اکتفا کریں۔"

بعض بزرگوں نے نماز فجر اور عصر کے بعد دو، دو سو بار (۲۰۰) درود شریف پڑھنے کو کثرتِ درود شریف لکھا ہے۔

بعض درود شریف ایسے صیغے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر آسانی سے ۱۰۰۰ (ہزار) کا لفظ پورا کیا جاسکتا ہے لہٰذا ان کو ہی وظیفہ بنالینا چاہیے۔ مثلاً

(i) صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ.

(ii) صَلَّ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الاُمِّيِّ.

علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ کم از کم کثرت ساڑھے تین سو (۳۵۰) بار دن میں اور ساڑھے تین سو بار شام کو درود شریف پڑھنا، کہلاتا ہے۔

حاصل کلام:

درج بالا فرامین سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ تین سو (۳۰۰) سے لے کر

ہزار (۱۰۰۰) یا دس ہزار تک درود شریف روزانہ پڑھنا یا کم از کم سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) بار درود پاک بصد عقیدت و احترام پڑھنا بھی کثرت درود شریف کے زُمرہ میں آتا ہے۔

عزیزانِ محترم:

اگر زندگی مندرجہ ذیل تین اصولوں کے مطابق گزاری جائے تو واقعی ہم نہ صرف شیطان کے فریب سے بچ جائیں گے بلکہ امن وامان اور عافیت کا دور دورہ ہوگا اور ہمارے پاس اللہ کی عبادت اور درود وسلام کیلئے وقت ہی وقت ہوگا۔

اصول یہ ہیں:

(i) تقلیلِ کلام (کم بولنا)

(ii) تقلیلِ طعام (کم کھانا)

(iii) تقلیلِ منام (کم سونا)

حقیقت میں باتونی شخص بارہا پریشانی اور پشیمانی کا سامنا کرتا ہے۔ اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کرتا ہے۔ زیادہ کھانے والا مختلف بیماریوں کا شکار رہتا ہے۔ اونگھتا رہتا ہے۔ یہ سب کچھ اُس کو خدا کی عبادت سے دُور رکھتا ہے اور غلبۂ نیند کی وجہ سے وہ سویا رہتا ہے اور زیادہ سونا تو کھونا ہی کھونا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے؛

"دُنیا سے بے رغبتی دل اور بدن کو آرام دیتی ہے۔"

دُنیا کی محبت غموں اور پریشانیوں اور تمام گناہوں کی جڑ ہے جبکہ اس سے

بے رغبتی ہر نیکی اور بھلائی کی بنیاد ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

لہٰذا اس مختصر سی دُنیاوی زندگی میں ہمیں شیطان کے مکروفریب اور وساوس سے بچنے، آخرت کے دہشت ناک اور پُرخطر مراحل سے بخیریت و عافیت گذرنے کیلئے فضولیات ولغویات سے پرہیز کرنا چاہیے اور کثرتِ درود وسلام کرنا چاہیے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

حدیث:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّہَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَ تُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ.

(دلائل الخیرات کانپوری صفحہ ۱۴، نزہۃ الناظرین صفحہ ۱۳)

"جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو، وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک پریشانیوں، دُکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔"

درودِ پاک کی برکت:

حضرت ابوعبداللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص حقیر، حاجت مند، عیال دار، صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کیلئے

اُٹھاتو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے۔

وہ سب بیٹھ گئے اور درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُس مردِ صالح پر بھی نیند مسلط کر دی۔ جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی اور وہ شاہِ کونین ﷺ کے دیدار سے فیض یاب ہوا۔ آپ ﷺ نے اُسے تسلی دی اور فرمایا صبح فلاں مجوسی کے گھر چلے جانا اور اُسے میرا اسلام کہنا نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے دیئے میں سے میری (قاصد کی) مدد کر۔

یہ فرما کر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور وہ شخص بیدار ہوا تو انتہائی خوش تھا لیکن اُس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا، اُس نے الحق حضور ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور ﷺ مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کے پاس بھیجیں اور پھر اُس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ سوچ کر وہ پھر سو گیا تو خواب میں پھر آپ ﷺ کا دیدار ہوا اور آپ ﷺ نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو وہ مجوسی کے گھر پہنچ گیا کیونکہ وہ علاقے کا ایک مالدار اور وسیع کاروبار والا شخص تھا۔ لہٰذا اُس کے اِرد گرد اُس کے کافی کارندے بھی تھے۔ مجوسی نے اُسے اجنبی دیکھ کر پوچھا کیا آپ کو کوئی کام ہے تو مردِ صالح نے کہا۔ وہ میرے اور تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔"

اُس نے نوکروں اور غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں جب تخلیہ ہوا تو مردِ صالح نے کہا تجھے ہمارے نبی ﷺ نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے کہا تمہارا نبی کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ یہ سن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اُس مردِ صالح نے کہا جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن میں نے دو بار آپ ﷺ کی زیارت کی ہے اور مجھے اُنہوں نے اِسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سُن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی ﷺ نے بھیجا ہے اُس نے کہا بالکل، اللہ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا گیا ہے۔ پھر مجوسی نے کہا اور کیا کہا ہے؟ اُس نے کہا آپ ﷺ نے مزید فرمایا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دُعا قبول ہے۔ مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے وہ کونسی دُعا ہے؟ اُس نے جواباً کہا مجھے علم نہیں۔ پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں وہ کون سی دُعا ہے۔ جب میں اندر گیا تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)

اسلام قبول کر لینے کے بعد اُس نے اپنے ہم نشینوں اور کارندوں کو بلایا اور کہا سُن لو میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے۔ میں نے ہدایت قبول کر لی ہے اور میں نے تصدیق کی اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے نبی ﷺ پر لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کیلئے میرا مال حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے تو وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے، نہ میں اُسے دیکھوں۔ چونکہ اُس

کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا بیٹا! 'میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لہٰذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا نہ میں تیرا باپ۔''

یہ سُن کر بیٹے نے کہا ابا جان! جو راستہ آپ نے اختیار کیا ہے میں اُس کی مخالفت ہرگز نہ کروں گا۔ سُن لیجئے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ O وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی سے شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا اُس نے بیٹی سے بھی وہی کہا جو بیٹے سے کہا تھا یہ سُن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی سے ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔ اِس کے بعد اُس نے بھی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئی۔

یہ سُن کر باپ بہت خوش ہوا پھر اُس نے مرد صالح سے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دُعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے نبی پاک ﷺ کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مرد صالح نے کہا ضرور بتائیں۔ اُس نے کہا۔

جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلایا حتیٰ کہ کیا شہری اور کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو چکے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر

بستر لگوایا تا کہ آرام کروں اور میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اُس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سُنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھی۔ امی جان آپ نے دیکھا ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اُس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اُس نے پوچھا تک نہیں اللہ تعالیٰ اُسے ہماری طرف سے اچھی جزا نہ دے۔ جب میں نے اُس شہزادی سے یہ بات سُنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شہزادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک اُن کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیج دیئے اور خود پھر مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے بھیجی تھیں اُن کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھائیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہے؟ یہ سُن کر اُن کی والدہ نے کہا۔ بیٹی یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ۔ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم کھانا ہرگز نہ کھائیں گی جب تک وہ مجوسی ہے پہلے اُس کیلیئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اُس کے مسلمان ہونے اور اُس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

ان شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں لہٰذا یہ وہ دُعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت نبی پاک ﷺ نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔

اوراب میں حضورﷺ کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف اِن لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جوان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے۔آپ لے جائیں۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۳۹۸)

حاصل کلام:

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی پاکﷺ پر درود شریف کی کثرت کرنے والوں کیلئے غیب سے مصائب و آلام کا حل عطا کرتا ہے نیز یہ کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیبﷺ راضی ہوتے ہیں۔اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے اور یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ نبی پاکﷺ اپنی اُمت کے ہر فرد سے باذنِ اللہ واقف ہیں۔

اہم نکتہ:

سوال: حضورﷺ کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود آپﷺ نے اُس مجوسی کو کیوں سلام کیا؟

جواب: اہلِ سنت کا یہ عقیدہ مصمم ہے کہ رسول اللہﷺ باذنِ اللہ دلوں کے حال جانتے ہیں لہٰذا ہمارے عقیدے کے مطابق ہی نبی پاکﷺ نے مجوسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایمان دیکھ لیا تھا اور اسی ایمان کی بنیاد پر

آپﷺ نے اُسے سلام بھیجا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ (ﷺ)
نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَار

امیر بننے کا نسخہ:

شرح احیاء علوم دین میں روایت ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنا فاقہ، افلاس اور غربت کو دُور کرتا ہے۔ واقعی اگر کوئی نماز عشا کے بعد ۳۱۳ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

کے ساتھ ۳۱۳ بار درود شریف پڑھے تو وہ بہت جلد امیر ہو جائے گا کیونکہ حدیث شریف ہے کہ جو کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو رسول کریمﷺ اُس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہو جاتے ہیں۔ حشر، حساب اور میزان میں تولنے کے وقت، پُل صراط پر چلنے کے وقت ہر جگہ آپﷺ اُمتی کا ساتھ دیتے ہیں حتیٰ کہ سب گناہ بخشوا کر اُسے جنت میں داخل کروائیں گے۔

(ترتیب الصلوٰۃ، فضیلت وعظمتِ درود شریف صفحہ ۵۳)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

قرض کی ادائیگی:

ایک شخص کے ذمہ پانچ سو (۵۰۰) درہم قرض تھا۔مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرض ادا نہ کر سکتا تھا۔اُس کو دیدار نبیﷺ ہوا تو اُس نے اپنی پریشانی بیان کی

آپ علیہ ﷺ نے اپنے اُمتی کی پریشانی سُن کر فرمایا کہ تم ابوالحسن کیسائی کے پاس چلے جاؤ اور میری علیہ ﷺ طرف سے کہنا کہ تمہیں پانچ سو (۵۰۰) درہم دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے اگر وہ نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم روزانہ دربارِ رسالت علیہ ﷺ میں سو بار درود شریف پڑھتے ہو مگر کل تم نے درود شریف نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس گیا اور مدعیٰ بیان کیا مگر اُس نے کوئی توجہ نہ دی مگر جب آپ علیہ ﷺ کا پیغام دیا تو اُس نے نشانی طلب کی نشانی سُن کر ابوالحسن تخت سے زمین پر کود پڑا۔ دربارِ الٰہی میں سجدۂ شکر بجالایا اور پھر کہا اے بھائی یہ میرے اور اللہ کے درمیان ایک راز تھا کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں نے درود شریف نہیں پڑھا۔

ابوالحسن نے اُسے ۵۰۰ کی بجائے دو ہزار درہم دیئے اور عرض کیا! اے بھائی یہ ہزار آقا علیہ ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کیلئے بطور شکرانہ جبکہ دوسرا ہزار آپ کے یہاں تشریف لانے کیلئے بطور شکر یہ اور ۵۰۰ درہم آقا علیہ ﷺ کے حکم کی تعمیل ہے اور مزید کہا آئندہ آپ کو کوئی تکلیف ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔

(معارج النبوۃ صفحہ ۳۲۹، ج1)

اللہ کے خزانوں کے وارث ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

حدیث:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کُفَّارَۃٌ لَکُم وَزَکٰوۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ تعالی علیہ عشرا۔

(اقول البدیع صفحہ۱۰۳)

''حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔''

صَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمO

درود شریف سے مُردے کا دیدار:

ایک عورت نے حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں گذارش کی کہ وہ اپنی مرحوم بیٹی کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جاؤ اور نبی پاک علیہ ﷺ پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جاؤ۔ اُس نے ایسا ہی کیا خواب میں اُس نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو عذاب

میں مبتلا تھی اُس کو تارکول کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور اگلے دن حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے واقعہ بیان کیا، اُنہوں نے فرمایا کہ کچھ صدقہ کرو شاید اللہ تعالیٰ اُس کو معاف فرما دے۔اس کے بعد حضرت بصری رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے جس میں بڑے اور بلند تخت پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہے۔اور اُس کے سر پر نورانی تاج ہے۔اُس لڑکی نے عرض کی کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں۔اُس نے کہا میں وہی لڑکی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات و دیدار کیلئے کہا تھا اور آپ نے اُس کو کچھ پڑھنے کو فرمایا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مگر بیٹی تمہاری والدہ نے تو تمہارے بارے میں کچھ اور بتایا تھا مگر میں اُس حالت کے برعکس دیکھ رہا ہوں یہ سُن کر لڑکی نے عرض کی کہ جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا نہ صرف میری ایسی حالت تھی بلکہ اُس قبرستان میں ستر ہزار مردے تھے اُن سب پر عذاب ہو رہا تھا، ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے اُس قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول ﷺ کا گذر ہوا اور اُس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخشا۔اللہ تعالیٰ نے اُس درودِ پاک کے صدقہ سے ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات دے دی اور یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔اس کو قرطبی نے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔

(القول البدیع صفحہ ۱۳۱، سعادۃ الدارین صفحہ ۳۳۸، فضائل اعمال صفحہ ۶۷۲)

صَلَّ اللّٰہ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

غم و تکالیف کفارۂ گناہ:

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کے حساب میں مناقشہ (باز پرس) کیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔مومن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے اُس کے گناہوں کا کفارہ بنا دی جاتی ہے۔یہاں تک کہ اُسے جو کانٹا چبھتا ہے (وہ بھی اُس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)۔"

(مطالع المسرات صفحہ ۵۴۸)

درج بالا فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر پریشانی گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔لہٰذا ہمیں ہر قسم کی تکلیف کو یہ سوچ کر برداشت کرنا چاہئے کہ یہ نقصان آخرت میں ہمیں عذاب و تکالیف سے بچائے گا۔ویسے بھی نقصان پر رونے دھونے سے اس کی تلافی تو ہوتی نہیں الٹا ہم مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اس لئے سب سے بہتر طرزِ عمل مصیبت کو ثابت قدمی اور صبر سے برداشت کرنا ہے۔اس سے تکمیلِ حکمِ ربی بھی ہے اور بہت زیادہ اجر بھی۔

توبہ

انسان کو اللہ کی عبادت کیلئے تخلیق کیا گیا ہے اور اُسے مستقل امتحانوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ انسان کی اوسط عمر (۶۰) ساٹھ سال ہے اور یہ کوئی اتنا زیادہ عرصہ نہیں اس عرصہ کے بعد انسان کو بالآخر اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنی زندگی کے ہر سیکنڈ کا حساب دینا ہے وہ لوگ جو دُنیاوی زندگی میں خوف خدا نہیں کرتے اور اللہ کے عذاب کو جھٹلاتے ہیں روزِ محشر انہیں جہنم کے ابدی عذاب کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ ان کیلئے فرار کا کوئی راستہ نہ ہوگا اور اُن کے بدن اور روحیں کبھی نہ ختم ہونے والی نا قابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہوں گی لیکن اُن کو ملنے والی کوئی بھی سزا ان کا خاتمہ نہیں کرے گی بلکہ اُنہیں آگ میں بار بار ڈالا جائے گا ہر بار جلنے پر انہیں نئی جلد عطا کی جائے گی اور یوں ان کا عذاب جاری رہے گا۔ وہ عذاب کے خاتمہ کیلئے گڑگڑائیں گے مگر انہیں جواب ملے گا۔

"اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمارا خاتمہ کر ڈالے وہ فرمائے گا کہ تمہیں تو ہمیشہ جلتے رہنا ہے۔"

یاد رکھیں کہ موت ایسی حقیقت ہے جس کے بعد دُنیاوی زندگی میں کوئی امکان نہیں قرآن مجید میں ہے کہ

"کیا ہم نے تمہیں وہ (اتنی) عمر نہ دی تھی جس میں (با آسانی) نصیحت قبول کر لیتا وہ جو نصیحت قبول کرنا چاہتا۔" (سورۃ فاطر ۳۷)

جب مقررہ وقت آ پہنچا تو انسان جتنا بھی گڑگڑائے، التجا کرے اُسے مزید

کوئی موقع نہیں دیا جاتا۔

صبح سویرے جب ہم نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو اُس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دن اور ایک اور موقع عطا کیا ہے تاکہ ہم جبینِ سجدہ بجالائیں اور اُس کے آگے جھک کر اپنے گذشتہ گناہوں کی فوراً معافی طلب کر سکیں اور اگر ہم نے اُس موقع سے فائدہ نہ اُٹھایا تو مرنے کے بعد مسلسل اور نہ ختم ہونے والا عذاب ہی ہمارا مقدر ہوگا۔ اے غفلت میں ڈوبے مسلمانو!

خدارا! اب بھی وقت ہے، سنجیدگی سے اُس ہولناک عتاب و عذاب سے بچنے کا ساماں کر لو اور توبہ کے ذریعے اُس کے جلال سے امان میں آجاؤ۔ یاد رہے کہ خدا کے خوف سے توبہ کرنے والے مومنوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی رحم و کرم کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

"آپ فرمائیے، اے میرے بندو جنہوں نے زیادتیاں کیں اپنے نفسوں پر، مایوس نہ ہوں اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے سارے گناہ بلاشبہ وہی بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔"

(سورۃ الزمر آیت: ۵۳)

یاد رہے کہ یہ رحمت اور کرم توبۃ النصوح سے حاصل ہوگی جس کے بارے میں قرآن میں ہے۔

"توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے اُن کی توبہ ہے جو بے سمجھی سے گناہ کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلدی سے توبہ کرتے ہیں پس یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ (نظر رحمت سے) توجہ فرماتا ہے اور نہیں یہ توبہ (جس کے مقبول کرنے کا وعدہ ہے)

ان لوگوں کیلئے جو کرتے ہیں برائیاں (ساری عمر) یہاں تک کہ جب آجائے کسی ایک کو ان میں سے موت (تو) کہے بے شک میں توبہ کرتا ہوں اب اور نہ ان لوگوں کی توبہ جو مرتے ہیں اِس حال میں کہ وہ کافر ہیں۔ (سورۃ النساء آیات ۱۷۔۱۸)

افسوسناک بات تو یہ ہے کہ ہم روز اپنے اردگرد لوگوں کو مرتا دیکھتے ہیں مگر نصیحت نہیں پکڑتے۔ یہ جاننے کے باوجود کہ حیات بعد از موت ہماری منتظر ہے۔ اپنے بدنوں کو عمر سے کمزور ہوتا دیکھنے کے باوجود موت کے بارے میں سوچنے سے انکار کرتے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ''ہمارے علاوہ'' ہر دوسرے شخص کو موت آئے گی۔ ہماری یہی غفلت اور چشم پوشی ہمیں دِن بدن اُس سخت اور اذیت ناک انجام کی طرف لے کر جارہی ہے جس دن ہمارے چیخنے چلانے، رونے گڑگڑانے، تڑپنے اور بھیک مانگنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا لہٰذا دستیاب گھڑیوں کو غنیمت جان کر ہمیں آج ہی اُس الٰہِ مطلق، اُس غفور الرحیم کے سامنے جھک کر سچی و پکی توبہ کرنی چاہیے تا کہ جہنم کے عتاب وعذاب سے بچ سکیں۔ (آمین)

ای شخص غنیمت شمار عمر
پیشتر ایں کہ صدا آید فلاں نماند

گناہ کیا ہے؟

''آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو کام کر کے تمہارا دِل مطمئن ہو جائے وہ نیکی جبکہ جو کام کرنے سے تمہارا دل بے چین ہو جائے وہ گناہ ہے۔''

آدمی پر گناہ کا کفارہ فرض ہے اور وہ توبہ ہے اور جو توبہ بوسیلۂ مصطفیٰ ﷺ نہ ہو اُس کی قبولیت ناممکن ہے۔

توبہ کیا ہے؟

توبہ کے لفظی معنی لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں توبہ سے مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ترک کر کے اطاعت کی طرف لوٹے اور اطاعت یہ ہے کہ انسان اپنی عملی زندگی میں احکامات الٰہیہ کی تعمیل کرے۔

توبہ سے پہلے ایمانِ کامل ضروری ہے ایمان کامل انسانی ضمیر کو زندہ رکھتا ہے کیونکہ انسان جب برائیوں کی طرف بڑھنے لگتا ہے تو سب سے پہلے اُس کا ضمیر اُس کو ملامت کرتا ہے کہ وہ یہ گناہ کیوں کرنے لگا ہے۔

توبہ، گناہ چھوڑنے کا وعدہ:

توبہ دراصل گناہ نہ کرنے کا میثاق ہے جو انسان اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور سابقہ گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرتا ہے یہ وعدہ انسان اللہ سے کسی بھی وقت کر سکتا ہے۔ عمر کے کسی بھی حصے میں جس وقت انسان کے دل میں گناہ چھوڑنے کا احساس پیدا ہو جائے تو انسان اپنے گناہوں پر معافی مانگنے کیلئے توبہ کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔

جامع تعریف:

انسان اپنی کی ہوئی خطاؤں پر نادم ہو، جو برائی کر رہا ہے، اُسے چھوڑ دے اور آئندہ اس کا ارتکاب نہ کرے اور وہ برائی جو وہ کر چکا ہے اُس کی تلافی کی کوشش کرے اگر تلافی کی صورت ممکن نہ ہو تو اللہ سے معافی مانگے اور زیادہ سے زیادہ

نیکیاں کرے تا کہ اپنی برائی کے داغوں کو دھوڈالے۔لیکن توبہ اُس وقت تک حقیقی نہیں ہوسکتی جب تک کہ اللہ کی رضا کی خاطر نہ ہو، کسی دوسری وجہ سے کسی بُرے فعل کو ترک کر دینا توبہ نہیں کہلاتا۔

بنی اسرائیل کے پیغمبر نے ایک دفعہ حق تعالیٰ سے سفارش کی کہ خدایا فلاں شخص کی توبہ قبول فرمالے۔حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! اگر آسمان کے تمام فرشتے بھی اس کی سفارش کریں تو بھی اُس کی توبہ قبول نہ کروں گا کیونکہ اس کے دل میں ابھی تک گناہ کی حلاوت موجود ہے۔

توبہ کا طریقہ:

(۱)۔ جب بھی کوئی خطا سرزد ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور دونوں ہاتھ اللہ عزّ وجل کی طرف اُٹھا کر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَآ اَرْجِعُ اِلَیْھَآ اَبَدًا

''اے اللہ! میں تیرے سامنے اس (خطا یا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ گناہ یا خطا ہرگز نہیں کروں گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ!۔

جو شخص اِس طرح توبہ کرے گا اُسکا گناہ بخش دیا جائے گا بشرطیکہ دوبارہ وہی گناہ نہ کرے۔

نمازِ توبہ:

(۱)۔ جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً کھڑا ہو اور (گناہ سے طہارت کی نیت

سے) اچھی طرح غسل یا وضو کرے پھر دو (۲) رکعت نمازِ توبہ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

حدیث شریف میں ہے کہ۔

جو شخص اِس طریق پر (غسل توبہ اور نمازِ توبہ کے بعد) اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اِسکے گناہ ضرور معاف کردیئے جائیں گے۔

(۲)۔ کوئی بڑا گناہ سرزد ہوجائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

''اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بنسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ اُمید ہے۔''

(۳)۔ کم از کم ایک مرتبہ دن اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کرنی چاہیے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتا ہے تا کہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کرلے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تا کہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کرلے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آئے)۔

(۴)۔ اِسی طرح ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا! (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔اس شخص نے عرض کیا: پھر اس گناہ

سے توبہ واستغفار کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! (پھر) اس کے ذمّے لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا وہ پھر توبہ استغفار کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے اور (یاد رکھو) اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ۔

سَیِّدُالْاَسْتَغْفَارِ

جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت پڑھے اور اگر دِن میں مَر جائے تو شہید ہوگا۔ اور اگر رات کو پڑھے اور اُسے موت آجائے تو بھی شہید ہوگا۔ نیز اِس کے پڑھنے سے زندگی کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآاَنْتَ○

”اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں تیرے وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جس قدر مجھ میں استطاعت ہے میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کیئے اور میرے اُوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے

گناہوں کو بخش دے اِس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔“ (آمین)

حدیث شریف میں ہے کہ:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں دن میں ستر (۷۰) مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستر (۷۰) مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں تیسری روایت میں ہے سو (۱۰۰) مرتبہ۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لئے کہ میں (خود) دن میں سو (۱۰۰) بار توبہ کرتا ہوں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:۔

جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ) استغفار کر لیا اُس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ ستر (۷۰) مرتبہ (توبہ واستغفار کے بعد بھی) گناہ کرے۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے (توبہ) استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم علیہ السلام سے خطاب فرما کر) کہتا ہے: اے آدم علیہ السلام کی اولاد! بیشک تو جب تک مجھ سے دُعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا میں تجھ کو معاف کر دوں گا کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پرواہ نہ

کروں گا اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دونگا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لئے ضرور لاؤں گا۔ (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کردونگا)۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

کوئی بھی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہو کر) کہتا ہے اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے۔ تو اُس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے! میرے اِس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے: اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں تو اس کو بھی بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے! میرے اِس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ کو معاف بھی کرتا ہے اور اُس پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ (سن لو) میں نے اس کو (پھر) معاف کر دیا ہے۔ پھر جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے! اے میرے پروردگار: میں تو پھر یہ گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اس بندے کو پھر

معاف کر دیا۔ (رسول اللہ ﷺ نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (س کے بعد) فرمایا! پس اسی طرح جو چاہے کرتا رہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۵)۔ (صدقِ دِل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ اِن کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص اِن کلمات کے ساتھ (صدقِ دِل سے) تین بار (۳) مغفرت طلب کرے گا اُس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (یعنی بیشمار ہوں)۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

"میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو) قائم رکھنے والا ہے اُسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔"

(حصن حصین ۲۸۵، ۲۸۰)

سچی توبہ:

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اکرم ﷺ سے "توبۃ النصوح" یعنی سچی توبہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم ہو پھر شرمندگی سے اس پر اللہ سے استغفار کر اور آئندہ اُس فعل کا کبھی ارتکاب نہ کر۔"

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ

"مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسے چاہیے تھا۔"

(سورۃ الفرقان ۷۰ تا ۷۱)

قبول توبہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ گناہ کا اعتراف کر کے اللہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اُس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔

(بخاری)

توبہ کرنے والے بہتر ہیں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

توبہ کا وقت کب تک ہے؟

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(ابوداؤد، دارمی)

ہر انسان کے ساتھ بیس فرشتے:

تفسیر ابن جریر میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہر بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ایک تو دائیں جانب نیکیاں لکھنے والا جو بائیں جانب والے پر امیر ہے جب تو کوئی نیکی کرتا ہے تو وہ ایک کی بجائے دس لکھتا ہے جب تو کوئی برائی کرے تو بائیں والا دائیں والے سے اِس کی اجازت طلب کرتا ہے وہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ شاید ابھی توبہ استغفار کر لے۔ تین مرتبہ وہ اجازت مانگتا ہے تب اگر اُس نے توبہ نہ کی تو یہ نیکی کا فرشتہ اُس کو کہتا ہے اب لکھ لو یہ تو بڑا بُرا ساتھی ہے اسے خدا کا لحاظ نہیں یہ اُس

سے نہیں شرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ انسان جو بات زبان پر لاتا ہے اُس پر نگہبان متعین ہے اور دو (۲) تیرے آگے پیچھے ہیں ایک فرشتہ تمہارے ماتھے کے بال تھامے ہوئے ہے جب تو خدا کی تواضع اور فروتنی (عبادت وحمد) کرتا ہے وہ تجھے بلند درجہ کر دیتا ہے اور جب تو اللہ کے سامنے سرکشی اور تکبر کرتا ہے وہ تجھے پست اور عاجز کر دیتا ہے۔ دو (۲) فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جو درود شریف تو محمد ﷺ پر پڑھتا ہے وہ اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کوئی سانپ وغیرہ جیسی چیز تیرے حلق میں نہ چلی جائے اور دو (۲) فرشتے تیری آنکھوں پر ہیں۔ یہ دس (۱۰) فرشتے ہر بنی آدم کے ساتھ ہیں پھر دن کے فرشتے الگ ہیں اور رات کے الگ ہیں۔ یوں ہر شخص کے ساتھ بیس فرشتے من جانب اللہ مؤکل ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر ۳۲ جلد۳)

خوفِ خدا میں بہا آنسو:

کتاب الزہد میں حضرت حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تو وہاں کوئی شخص خوفِ خدا سے رو رہا تھا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انسان کے تمام اعمال کا وزن تو ہوگا مگر خدا اور آخرت کے خوف سے رونا ایسا عمل ہے جس کو تولا نہ جائے گا بلکہ ایک آنسو بھی جہنم کی بڑی سے بڑی آگ کو بجھا دے گا۔

(معارف القرآن جلد۳ ۵۳۳)

ننانوے قتل کے بعد توبہ:

حضرت ابو خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!

''بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا اور پھر وہ توبہ کیلئے دربدر پھرا یہاں تک کہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اُس سے کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ راہب بولا نہیں اُس آدمی نے راہب کو بھی قتل کر کے سو قتل پورے کر دیئے۔ پھر اُس نے دوبارہ دُنیا کے سب سے بڑے راہب کی تلاش شروع کی تو اُسے ایک عالم کا پتہ چلا وہ اُس عالم کے پاس گیا اور کہا میں نے (۱۰۰) قتل کیئے ہیں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ عالم نے کہا ہاں فلاں فلاں جگہ جاؤ وہاں اللہ تعالیٰ کے نیک اور عبادت گزار لوگ رہتے ہیں تم بھی وہیں جا کر اُن کے ساتھ عبادت کرو اور پھر اپنے وطن واپس نہ ہونا کیونکہ یہ بڑی بُری جگہ ہے۔

چنانچہ وہ چل پڑا لیکن راستہ میں ہی اُسے موت آ گئی۔ لہٰذا اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تائب ہو کر اپنا دِل رحمت خداوندی سے لگانے آ رہا تھا، عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ تب ان کے پاس آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ آیا جسے اُنہوں نے اپنا حَکَم تسلیم کر لیا اُس فرشتہ نے کہا تم زمین ناپ لو وہ جس بستی کے قریب تھا وہ انہیں میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکوں کی بستی کو حکم دیا کہ اُس شخص کے قریب ہو جا اور دوسری بستی سے کہا تو اُس سے دور ہو جا۔ اس کے بعد جب فرشتوں نے فاصلہ ناپا تو وہ

جس طرف جا رہا تھا (نیکوں کی بستی) ایک بالشت کم تھا لہٰذا اِس بنا پر اُس کی بخشش کر دی گئی۔ (بخاری شریف)

توبہ کی حالتیں:

حضرت نظام الدین اولیاء کا قول ہے کہ توبہ کی تین حالتیں ہیں: حال، ماضی، مستقبل۔ حال کی توبہ یہ ہے کہ اپنی گناہ گاری پر پچھتائے اور شرمسار ہو۔ ماضی کی توبہ یہ ہے کہ دشمنوں کو خوش کرے اگر کسی کے دو چار روپے چھین لیئے اور پھر توبہ کر لی یہ توبہ نہیں۔ توبہ یہ ہے کہ وہ رقم اُس کو واپس کرے اور اُس سے معذرت کرے۔ اگر وہ مر چکا ہے ہو تو غلام آزاد کرے گویا اُس نے مردہ کو زندہ کیا۔ اگر کوئی کسی کنیز یا منکوحہ سے زنا کرے تو اُس آدمی کے پاس نہ جائے بلکہ خدائے غفور و رحیم کے دربار میں آئے اور توبہ کرے اگر شرابی توبہ کرے تو لوگوں کو صاف اور ٹھنڈا پانی پلائے مقصد یہ ہے کہ توبہ کی حالت میں نافرمانی و گناہ کے کام سے معذرت کرے اور مستقبل کی یہ نیت کرے کہ وہ اس کے بعد گناہ کے کام سے باز رہے گا۔ (فوائد الفواد)

توبہ واجب ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ بد بخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے مگر اس کا گناہ نہ مرے (یعنی کوئی بُری بات جاری کر جائے)۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ بوڑھے کا توبہ کرنا عمدہ کام ہے لیکن جوان کی توبہ بہت ہی عمدہ کام ہے۔

توبہ سے شرابی ولی بن گیا:

حضرتِ بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ توبہ سے پہلے بہت بڑے شرابی تھے۔ ایک مرتبہ شراب کے نشے اور مستی کے عالم میں کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں آپ نے کاغذ کا ایک ٹکڑا دیکھا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کو عطر سے معطر کر کے کسی بلند مقام پر رکھ دیا۔ اُسی رات ایک بزرگ کو خواب میں منجانب اللہ یہ حکم ملا کہ بشر کو یہ خوش خبری سُنا دو کہ تم نے میرے نام کو معطر کیا ہے۔ اُس کی تعظیم کی ہے اور اُسے بلند مقام پر رکھا ہے۔ ہم بھی تمہیں پاک کر دیں گے اور دُنیا و آخرت میں تمہیں بزرگی عطا کریں گے۔ اُن بزرگ ؒ سوچا کہ بشر تو ایک شرابی اور فاسق شخص ہے شاید میں نے یہ خواب غلط دیکھا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے وضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دوسری بار اُنہوں نے پھر وہی خواب دیکھا۔ جب تیسری بار پھر وہی خواب نظر آیا تو وہ بشر کی تلاش میں نکلے۔ اُنہیں پتہ چلا کہ وہ شراب خانے میں ہیں اور نشہ میں چور مست پڑے ہیں۔ اُنہوں نے لوگوں سے کہا کہ اُس سے جا کر کہہ دو کہ میں اُس کیلئے ایک ضروری پیغام لایا ہوں۔ لوگوں نے جا کر بشر کو بتایا کہ کوئی بزرگ آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ بشر سے کہو کہ میں اُس کیلئے اللہ کا پیغام لایا ہوں۔ جب بشر نے یہ پیغام سُنا تو فوراً باہر آئے۔ پیغامِ حق سُن کر سچی توبہ کی اور اُس بلند مقام پر پہنچے کہ مشاہدۂ حق کے غلبہ کی شدت کی وجہ سے ننگے پاؤں رہنے لگے اور کبھی جوتا پاؤں میں نہ پہنا اس لئے آپ حافی کے نام سے مشہور ہوئے "حافی" ننگے پاؤں والے کو کہتے ہیں۔ قبولیتِ توبہ نے حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کو وہ مقام عطا کر دیا

کہ جب تک آپ زندہ رہے کبھی کسی جانور نے آپ کے راستہ میں غلاظت (گوبر وغیرہ) نہ کی۔

درج بالا تفصیل و حکایات سے یہ بات واضح ہے کہ بشری تقاضوں کے باعث انسان کا خطا کاری، بدکاری، عصیاں کاری یا گناہ میں مبتلا ہو جانا کچھ اچنبھے کی بات نہیں لیکن اپنے کیئے ہوئے تمام گناہوں سے معافی مانگنا اور سچی توبہ کرنا بھی فرضِ عین ہے۔ انسان کو تمام گناہوں سے بیک وقت توبہ کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ ایک گناہ سے تو توبہ کر لی جائے اور دوسرے گناہوں کو ویسے ہی سرانجام دیتا چلا جائے۔ توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ نجانے کب انسان کی زندگی کی شمع بجھا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کو جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جھکتا ہے، اُسے اپنی مہربانی اور رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے اور اُس کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ اس کے گناہ آسمان و زمین اور پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں۔ اُس کی رحمت اور مغفرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک بار شیطان نے اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کی کہ اے اللہ تو مجھے مردود تو کر رہا ہے مگر میں تیری مخلوق کو گناہوں میں مبتلا کر کے تیری عبادت سے غافل کر دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مردود شیطان اگر میری مخلوق کے گناہ اس قدر بھی ہو گئے جس قدر زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے تو پھر بھی صرف اُن کے ایک بار مجھے پکارنے اور توبہ کرنے سے میں اُن کے تمام گناہ بخش دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

''اور مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو
بیشک میرا رب رحم کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔''

(ہود:۹۰)

اہم نکتہ:

یاد رہے کہ توبہ کی قبولیت کیلئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو طریقہ بتایا ہے وہ بوسیلۂ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ

''اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر کے اپنا نقصان کر بیٹھیں۔ اُس وقت (اے رسول ﷺ) وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول اللہ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے معافی چاہتے ہوں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پائیں گے۔''

یہ آیت قرآنی ہمیں واضح طور پر توبہ کا طریقۂ کار بتاتی ہے۔ اور دعوتِ عام دیتی ہے کہ ہمیں اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنا ہے تو بوسیلۂ مصطفیٰ ﷺ ہی ایسا ممکن ہوگا۔

ربِ ذُوالجلال! اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن سے دُعا ہے کہ ہم سب کو سچی و پکی توبہ کی توفیق بوسیلۂ نبی آخر الزماں ﷺ عطا فرمائیں اور ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال کر بے حساب ہم سب کو جنت نصیب کرے۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِر بِجَاهِ النَّبِی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَحْبُوْبِنَا

وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ O

قبولیتِ دُعا:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے۔ جب تک کہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے یہ اوپر نہیں جاسکتی۔

اسی طرح ایک اور مقام پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

اَلدُّعَآءُ بَيْنَ الصَّلَا تَيْنِ لَا يُرَدُّ. (بہجۃ المجالس صفحہ ۴۱۳)

''وہ دُعا جو کہ دو درودوں کے درمیان کی ہو وہ رَد نہ کی جائے گی۔''

حدیث:

(i) اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

(سعادۃ الدارین صفحہ ۵۷)

''جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔''

(ii) عَنْ عَلِيِّ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةً جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُوْرٌ لَوْ قُسِّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ.

(آبِ کوثر، دلائل الخیرات کانپوری صفحہ ۱۲)

''حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود

شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہوگا۔''

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ.

دیدارِ مصطفےٰ ﷺ:

ایک شخص خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ سے بہرہ ور ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے آپ ﷺ پر حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اُس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سُن کر آپ ﷺ نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔

صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّم.

(نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۳)

جمعۃ المبارک افضل ترین دن ہے:

حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے تمہارا افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اِسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ اُسی دن ان کا وصال ہوا۔ اُسی دن پہلا صور پھونکا جائے گا، اسی دن تمام مخلوق بے ہوش ہوگی یعنی اسی دن دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ پس اِس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا؟ حالانکہ (عام تصور کے مطابق) آپ ﷺ کا جسدِ انور اپنی اصل حالت پر نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ انبیائے کرام کے جسم کھائے۔

جمعہ کی رات نورِ مکرم بطن سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں منتقل ہوا:

بعض حضرات نے کہا ہے کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کو یہ فضیلت اس لیئے حاصل ہے کہ جمعہ کی رات نورِ مکرم حضرت آمنہ مکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر میں منتقل ہوا لہٰذا جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کو آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے نسبت حاصل ہے۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلیئے اور آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی منانے اور تعظیم کیلیئے اس دن کو عید منانا چاہیے اور کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہیے۔

مزید برآں اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف بارگاہِ اقدس ﷺ میں پیش کیا جاتا ہے اور اس دن قبولیت کی ایک گھڑی بھی ہے۔ اس کے علاوہ نسبت نبوی ﷺ سے یہ سید الایام بھی ہے اس لیئے اس دن درود پاک پڑھنے کی فضیلت وہ ہے جو دوسرے ایام میں نہیں۔

(مطالع المسرات، شرح دلائل الخیرات صفحہ ۹۴۔۹۵)

جمعرات کو درود شریف کی فضیلت:

جمعرات کو جمعۃ المبارک کا قرب حاصل ہے دُنیا اور قیامت کے درمیان

ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جمعۃ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے جمعرات کو ارواح موتہ گھروں میں حاضر ہوتی ہیں اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتی ہیں۔ لہٰذا جمعرات کو کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنا چاہیے جو کہ اپنے پچھلوں (زندہ رشتہ داروں) سے اس مدد کے منتظر رہتے ہیں ایک بار نبی پاک ﷺ نے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ میری اُمت کے اکثر لوگ مریں گے تو جہنمی ہوں گے مگر جب قبروں سے نکلیں گے تو جنتی ہوں گے اِس پر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مرنے کے بعد تو عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے پھر وہ کیسے جنتی ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُن کے پچھلے اُن کیلیئے دُعا اور ایصالِ ثواب کریں گے جو اُن کے گناہوں کو معاف کروا کر اُنہیں جنت کا حق دار بنائے گا۔

اِس حدیثِ پاک سے واضح ہے کہ مرنے والے کیلیئے ایصالِ ثواب اُس کی اُخروی زندگی کیلیئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ خصوصاً درود شریف اور تسبیحات جو بظاہر چھوٹی چھوٹی سی ہوتی ہیں مگر سخت ترین عذاب سے بچا دیتی ہیں۔

جمعرات کو سو بار درود پاک پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا۔ امام محمد بن وضاح علیہ رحمتہ نے یہ روایت، بحوالہ مفاخر الاسلام نقل کی ہے۔

''جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے گا۔ وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

حکایت:

ایک ولی اللہ کا ایک قبرستان سے گذر ہوا تو عالم کشف میں دیکھا کہ روحوں کا ہجوم ہے پوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا کہ اللہ کا ایک مقبول بندہ قبرستان کے پاس

سے گذرا اُس نے درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا اُس کو اہلِ قبرستان میں تقسیم کیا جا رہا ہے مگر اِس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آ رہا۔ اس درودِ پاک کی برکت کے صدقہ سے سارا قبرستان بخشا گیا ہے۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۲۴۴، شرح الصدور فی حالِ الموتی والقبور)

دو انگلیوں کے سبب مغفرت:

حضرت ابو الفضل الکندی رحمتہ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد عیسیٰ بن عباد رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے مجھے نجات دلائی۔ حضرت عیسیٰ بن عباد رحمتہ اللہ علیہ نے تعجب و حیرانی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جب میں کتاب میں نبی پاک ﷺ کا نام مبارک لکھتا تو آپ ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ ﷺ لکھا کرتا تھا۔ (قول البدیع)

صلعم یا ؐ لکھنا حرام ہے:

معلوم ہوا کہ درود پاک پڑھنے والے کا بہت بلند مقام ہے اور ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کے نام اقدس ﷺ کے ساتھ لفظ ﷺ ضرور لکھنا چاہیے اور صرف لکھنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اکثر لوگ آجکل درود شریف کے بدلے صلعم یا ؐ لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ کس قدر ستم کی بات ہے کہ فضول مضامین میں تو ہزاروں صفحات سیاہ کر دیئے جاتے ہیں مگر جب نبی پاک ﷺ کا اسم مبارک آتا ہے لکھنے والے ﷺ کی جگہ

صلعم لکھ دیتے ہیں۔

80 سال کے گناہوں کی بخشش:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھے ہوئے اَسی (۸۰) بار یہ درودِ پاک پڑھا تو اُس کے اُسی سال کے گناہ بخشش دیئے جائیں گے۔ اور اُس کے نامۂ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَ عَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا O

حدیث:

رسول پاک ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی پاک ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۵۷)

صَلَّ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّم صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

درود شریف اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کر کے جہاد میں شرکت کرے تو اس کا ثواب (۴۰۰) حج کے برابر ہے۔ وہاں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو حج کی استطاعت اور جہاد لڑنے کی قوت نہ رکھتے تھے یہ بات سُن کر اُن کا دل ٹوٹ گیا کیونکہ وہ اس ثواب کو حاصل نہ کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آیا آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔

''اے محبوب ﷺ جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا اُس کو چار سو (۴۰۰) غزوات کا ثواب ملے گا اور ہر غزوہ چار سو (۴۰۰) حج کے برابر ہوگا۔

سبحان اللہ ایک بار درود شریف پڑھنے کا ثواب چار سو (۴۰۰) غزوات کے برابر اور ہر غزوہ چار سو (۴۰۰) حج کے برابر۔ چار سو کو چار سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ایک لاکھ ساٹھ ہزار آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار درود شریف پڑھنے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّم.

(جذب القلوب، فضیلت وعظمت درود شریف صفحہ ۶۳)

درود شریف پڑھنے والے کیلئے ملائکہ کا استغفار:

دلائل الخیرات میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی بندہ میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف فوراً

اُس کے مُنہ سے نکل کر دُنیا کے تمام میدانوں اور دریاؤں، مشرق و مغرب کی طرف نکل جاتا ہے اور دُنیا کا کوئی میدان اور دریا ایسا نہیں رہتا جس پر سے یہ درود پاک نہیں گذرتا اور کہتا ہے کہ میں فلاں بن فلاں کا درود شریف ہوں جو اُس نے کائنات میں سب سے بہتر محمد ﷺ پر بھیجا ہے۔ کوئی چیز باقی نہیں رہتی جو اُس پڑھنے والے پر درود نہ بھیجے اور اُس درود پاک سے ایک پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں ہر بازو میں ستر ہزار پر، ہر پر میں ستر ہزار سر، ہر سر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار مُنہ، ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان سے وہ ستر ہزار بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن تمام تسبیحات کا ثواب اُس درود پڑھنے والے کیلئے لکھتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ.

ملائکہ کا وظیفہ اور انعامِ خداوندی:

سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے درود شریف پڑھا اور سید الملائکہ فِی الرُّسُل کا مرتبہ پایا۔ ایک بار چاروں ملائکہ رُسُل بارگاہ رسالتِ مآب ﷺ میں حاضر ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول ﷺ جو شخص آپ پر درود شریف بھیجے گا میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پُلِ صراط سے گذر جاؤں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اُس کو آبِ کوثر سے سیراب کروں گا۔ جو ''اَحلٰی العَسَل'' شہد سے میٹھا ''اَبرَدُ مِنَ الثَّلج'' برف سے ٹھنڈا ''اَطیَبُ مِنَ المِسکِ'' مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک اُسے اللہ تعالیٰ سے بخشوا نہ لوں سر سجدے سے نہ اُٹھاؤں گا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اُس کی روح اِس طرح قبض کروں گا جیسے انبیاء کرام کی کرتا ہوں، یہ سُن کر آپ ﷺ کا چہرۂ مُبارک آفتابِ درخشاں و مہتاب نور افشاں کی طرح خوشی سے چمک اُٹھا۔ سبحان اللہ درود شریف پڑھنے کی کس قدر فضیلت وعظمت ہے کہ اُس خوش نصیب کی بخشش کیلئے ملائکہ بھی بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہوں گے۔

اَلصَّلٰوۃُ و السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ و السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۷۴)

درودِ پاک

بزبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید ۵
اللھم بارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی
ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید ۵

حضور ﷺ کا ایک درود:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اِسی اثناء میں حضور ﷺ تشریف لے آئے تو حاضرین محفل میں سے بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح آپ ﷺ پر درودِ پاک پڑھیں صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے آخر ہمارے دِل میں یہ بات اُٹھی کاش ہم نہ پوچھتے مگر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر یوں درود شریف پڑھو۔

(موطا امام مالک ۱۴۴)

اَللّٰھُمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

”اے اللہ درود نازل فرما محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور برکت وسلام بھیج سیدنا محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت فرما سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہانوں میں بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ایک اور درود:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ O

"اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر۔"

(خزینہ درود شریف ۲۹۳)

اہلِ بیت کیلئے ایک انمول درود:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود شریف پڑھے اور اُس کا ثواب بہت بڑے پیمانے پر ناپا جائے تو وہ اِن الفاظ میں درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ O

(مطالع المسرات، آبِ کوثر، فضائلِ اعمال ۶۶۰)

"اے اللہ! درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ ﷺ کی ذریات اور اہلِ بیت پر جیسا کہ تو نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی آل پر درود بھیجا۔ بیشک تو پاک ہے تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

آپ ﷺ کی اولاد پاک:

مؤرخین ومحدثین کا اِس پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے تھے۔

آپ ﷺ کے بیٹے:

(۱)۔ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳)۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

بیٹوں میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے پیدا ہوئے لیکن اِس میں اختلاف ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن سے بڑی تھیں یا چھوٹی۔ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی میں انتقال فرمایا۔ دو (۲) سال کی عمر اکثر نے لکھی ہے۔ بعضوں نے اِس سے کم یا زیادہ بھی لکھی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے بیٹے تھے جو اعلانِ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اس وجہ سے ان کا نام طیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بچپن ہی میں انتقال فرمایا۔ بعض نے لکھا ہے کہ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر کفار بہت خوش ہوئے کہ آپ ﷺ کی نسل منقطع ہوگئی جس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ ﷺ کے تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں ۸ھ میں پیدا ہوئے یہ آپ ﷺ کی آخری اولاد ہیں آپ ﷺ نے ساتویں دِن اِن کا عقیقہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس بیٹے کا نام اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے۔ سولہ

سال (۱۶) کی عمر میں اِن صاحبزادے نے ۱۰ ربیع الاول ۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے جنت میں دودھ پلانے والی تجویز ہوگئی۔

آپ ﷺ کی بیٹیاں:

(۱)۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۲)۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۳)۔ حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۴)۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضور ﷺ کے نکاح کے پانچ (۵) برس بعد جبکہ آپ ﷺ کی عمر مُبارک تیس (۳۰) برس تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں اور اپنے والدین کی آغوش میں جوان ہوئیں، مسلمان ہوئیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اپنے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوا جو ۶ھ یا ۷ھ میں مسلمان ہوئے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۸ھ کو انتقال فرمایا۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضور ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین برس بعد پیدا ہوئیں۔ بعضوں نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑا کہا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھوٹی تھیں۔ حضور ﷺ کے چچا ابولہب کے بیٹے عتبہ سے نکاح ہوا تھا۔ جب سورۃ تبت یدٰ ی نازل ہوئی تو ابولہب نے عتبہ اور عتیبہ دونوں سے کہا کہ آپ ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دے دیں۔ یہ دونوں نکاح بچپن میں ہوئے تھے اور رخصتی کی نوبت بھی نہیں آئی تھی۔ طلاق کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگِ بدر کے بعد ۲ھ میں وفات پائی۔ اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی تیسری صاحبزادی تھیں۔ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے کون سی بیٹی چھوٹی اور کون سی بڑی تھیں۔ اکثر کی رائے ہے کہ حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی تھیں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد ربیع الاول ۳ھ میں حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے حضرت اُمِ کلثوم کا نکاح آسمانی وحی کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۹ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ نے اِن کے

انتقال کے بعد فرمایا تھا کہ اگر میری سو (۱۰۰) بیٹیاں بھی ہوتیں تو اِسی طرح ایک دوسری کے بعد سب کا نکاح حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیتا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضور ﷺ کی چوتھی صاحبزادی اور جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ جو اکثر مؤرخین کے مطابق عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی ہیں۔ اعلانِ نبوت کے ایک سال کے بعد جبکہ آپ ﷺ کی عمرِ مبارک اکتالیس (۴۱) سال تھی پیدا ہوئیں اور بعض نے اعلانِ نبوت سے پانچ (۵) سال پہلے پینتیس (۳۵) سال کی عمر میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الہام یا وحی سے رکھا گیا۔ فطم کے معنی روکنے کے ہیں یعنی یہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہیں۔ ۲ھ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا اور نکاح کے سات (۷) ماہ اور پندرہ (۱۵) دن کے بعد رخصتی ہوئی۔ یہ نکاح بھی اللہ جل شانہ کے حکم سے ہوا۔ کہتے ہیں کہ نکاح کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر پندرہ (۱۵) سال پانچ (۵) ماہ تھی اس سے بھی اکتالیس (۴۱) سال میں پیدائش یعنی پہلے قول کی تصدیق ہوتی ہے نبی پاک ﷺ کے وصال کے چھ (۶) مہینے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوئیں اور ایک روز خادمہ سے فرمایا کہ میں غسل کروں گی پانی رکھ دو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غسل فرمایا نئے کپڑے پہنے پھر فرمایا کہ میرا بستر کمرہ کے درمیان میں لگا دو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بستر پر تشریف لے گئیں اور قبلہ رخ لیٹ کر داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھا اور فرمایا کہ بس اب میں مرتی ہوں یہ فرما کہ آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا۔ آپ ﷺ کی اولاد کا سلسلہ انہی سے چلا اور انشاء اللہ قیامت تک چلتا رہے گا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولادِ پاک:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

بیٹے:

(۱)۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(۲)۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(۳)۔ حضرت مُحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (ان کا وصال بچپن میں ہی ہو گیا تھا)۔

بیٹیاں:

(۱)۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بچپن میں وفات پا گئی تھیں)۔

(۲)۔ حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۳)۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(فضائلِ اعمال ۱۵۱،۱۴)

حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات:

آپ ﷺ کے نکاح جن پر محدثین اور مورخین کا اتفاق ہے گیارہ ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا جو کہ بیوہ تھیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مبارکہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۴ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۵ حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۷ حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۸ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۰ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۱ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

جب آپ ﷺ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو ان کی

عمر چالیس سال جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس سے پہلے ایک بیٹی اور ایک بیٹا بھی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ پچیس سال تک رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۱۰ نبوی میں پینسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ حضور ﷺ کو ان سے بے پناہ محبت تھی اور آپ ﷺ نے ان کی زندگی میں کوئی دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب اسلام سے پہلے ہی طاہرہ تھا۔ ان کے انتقال پر آپ ﷺ نے خود قبر میں اُتر کر اُن کو دفن فرمایا۔ آپ ﷺ کی تمام اولادِ پاک بجز حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب انہی سے ہوئی۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بیوہ تھیں۔ ان کے والد کا نام زمعہ بن قیس ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے کچھ دنوں کے بعد آپ ﷺ کا نکاح ان سے ہوا۔ اور رخصتی مؤرخین کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پہلے ہوئی۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۵۴ھ یا ۵۵ھ کو وفات پائی۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخیر زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح مکہ مکرمہ میں ہجرت

سے پہلے شوال سنہ ۱۰ نبوی میں ہوا جس وقت اُن کی عمر چھ سال تھی۔ آپ ﷺ کی ازواج میں سے صرف یہی کنوارے پن میں آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں باقی سب سے آپ ﷺ کا نکاح بیوگی میں ہوا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر نو سال ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی ہوئی۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی تو آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۱۷ رمضان ۵۷ھ کو چھیاسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ ازواجِ مطہرات میں آپ ﷺ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سب سے زیادہ محبت و اُنسیت تھی۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ ﷺ کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عابدہ زاہدہ تھیں۔ رات کو اکثر جاگتی تھیں اور دن میں کثرت سے روزہ رکھتی تھیں کسی وجہ سے آپ ﷺ نے انہیں ایک طلاق بھی دی تھی پھر حکمِ ربی سے ان سے رجوع فرمالیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تریسٹھ سال کی عمر میں جمادی الاولیٰ ۴۵ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بیوہ تھیں۔ جن کے خاوند کی جنگِ بدر میں شہادت کے بعد ان کا نکاح آپ ﷺ سے ۳ھ میں ہوا۔ آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا صرف آٹھ مہینے آپ ﷺ کے نکاح میں رہیں اور ۴ ھ کو انتقال فرما گئیں۔آپ ﷺ کی ازواج میں سے صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں ہوا۔باقی تو آپ ﷺ کے وصال تک زندہ رہیں۔حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سخی تھیں اسی وجہ سے ان کا نام اسلام سے پہلے بھی ام المساکین (مسکینوں کی ماں) تھا

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوامیہ کی بیٹی تھیں انکا پہلا نکاح اپنے چچا زاد بھائی ابوسلمہ سے ہوا تھا۔جن کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا۔دونوں میاں بیوی ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں۔آپ ﷺ کا نکاح ان سے ۴ ھ کو ہوا۔بعض نے ۳ اور بعض نے ۲ ھ لکھا ہے۔حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت میں ہو وہ یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے دے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِي فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْنِيْ خَيْراً مِّنْهَا

"اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور اسکا بہتر نعم البدل نصیب فرما۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حُسن کی بہت شہرت تھی جب ان کا نکاح آپ ﷺ سے ہو چکا تو میں نے

ایک دن چھپ کر دیکھا تو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا۔امہات المومنین میں سب سے آخر میں حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چوراسی سال کی عمر میں ۵۹ ھ یا ۶۲ ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔انکا پہلا نکاح حضور ﷺ کے متبنیٰ حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ان کے طلاق دینے کے بعد خود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے ان کا نکاح کر دیا۔جس کا قصہ سورہ احزاب میں بھی ہے۔یہ نکاح ۵ ھ میں ہوا۔حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات پر فخر تھا کہ باقی سب عورتوں کا نکاح ان کے اولیاء نے کیا اور اُن کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سخی اور بہت محنتی تھیں اور جو کچھ حاصل ہوتا اس کو صدقہ کر دیتی تھیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پچاس سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھایا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ مریسیع میں قید ہو کر آئی تھیں۔اور غنیمت میں حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مکاتب کر دیا۔مکاتب اس غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جس سے یہ مقرر کر لیا جاتا

تھا کہ اتنے دام اگر تم دے دو تو تم آزاد ہو۔حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کے سردار حارث کی بیٹی جویریہ ہوں جو مصیبت مجھ پر نازل ہوئی ہے آپ ﷺ کو معلوم ہے اب اتنی مقدار پر میں مکاتب ہوئی ہوں۔اور یہ مقدار میری استطاعت سے باہر ہے اور آپ ﷺ کی امید پر آئی ہوں۔آپ ﷺ نے ان کو آزاد کرا کر اُن سے نکاح فرمایا یہ نکاح ۵ھ بعض کے مطابق ۶ھ کو ہوا۔نکاح کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیس سال تھی۔۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پینسٹھ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوسفیان کی صاحبزادی تھیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ۶ھ میں آپ ﷺ سے ہوا ان کے پہلے شوہر حبشہ میں نصرانی ہو گئے تھے اور بہت پریشان تھیں تب اللہ تعالیٰ نے انکو آپ ﷺ کی صورت میں بہترین نعم البدل عطا فرمایا۔ان کا نکاح نجاشی نے کرایا اور چار سو روپے مہر بھی ادا کیا اور بہت سا سامان بھی دیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔اکثر نے ۴۴ھ جبکہ کچھ نے ۴۲ھ اور ۵۰ھ روایت کیا ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون

علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔جنگِ خندق کے بعد آپ ﷺ کا نکاح ان سے ہوا۔انہوں نے تین بار خواب دیکھا کہ آفتاب ان کے سینے پر ہے۔جس پر ان کے گذشتہ خاوند نے اور ان کے والد نے انہیں ڈانٹا کہ آپ کی نگاہ یثرب کے تاجدار پر ہے۔مگر آخر کار ان کا یہ خواب آپ ﷺ کے ساتھ نکاح کے بعد پورا ہوا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ساٹھ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حارث بن حزن کی بیٹی تھیں۔ان کا اصل نام برہ تھا۔آپ ﷺ نے نام بدل کر میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ۷ھ میں آپ ﷺ سے ہوا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اکیاسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

آل اور اہلِ بیت کون ہیں؟

وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی آل ہے۔جیسے کہ مسلم شریف میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○

"اللہ چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت! تم سے پلیدی دُور رکھے اور تمہیں پاک رکھے۔"

پاک رکھنا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حسنینِ کریمین علیہ السلام ہیں

یہی جمہور کا قول ہے۔قولِ مختار یہ ہے کہ اس سے مراد ازواجِ مطہرات اور آل پاک دونوں ہیں اس کے علاوہ بھی مختلف اقوال ہیں۔

مواہب الدنیہ میں ہے۔اس جگہ چار لفظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱)۔ آل

(۲)۔ اہلِ بیت

(۳) ذوی القربیٰ

(۴)۔ عترت

آل کے بارے میں چند اقوال:

(i) نبی پاک ﷺ کے گھر والے ہیں۔(ازواجِ مطہرات)

(ii) یہ وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام قرار دیا گیا ہے۔اِس کے عوض انہیں مالِ غنیمت کے خمس کا پانچواں حصّہ دیا گیا ہے۔

(iii) وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے دین پر ہیں اور آپ ﷺ کے پیروکار ہیں۔

اہلِ بیت سے متعلق چند اقوال:

(i) وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے قریبی دادا سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ii) جو کسی رحم میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوں۔

(iii) جن کا نسبی یا سببی (یعنی عقدِ نکاح کے ذریعے) آپ ﷺ سے تعلق ہو۔

ذوی القربیٰ:

صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ذوی القربیٰ کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا!

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حسن علیہ السلام

حضرت حسین علیہ السلام

عترت:

عترت کا معنی بعض لوگوں نے قبیلہ کہا ہے اور بعض نے ذریت قرار دیا ہے۔قبیلہ وہ قریبی رشتہ دار ہیں اور ذریت آدمی کی نسل اور بیٹی کی اولاد کو کہتے ہیں۔

اِس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ عِيْسٰى

حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے والدہ ماجدہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ہے ابنِ عرفہ نے آیتِ شریفہ سے اس استدلال کا رد کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد تو موجود نہیں ہیں۔ اس لیئے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کا باپ موجود ہو وہ صرف اُس کی ذریت ہوگی بلکہ جس کے ساتھ ۔ں کے ذریعے نسبت (تعلق) ہے یعنی زوج کے رشتہ دار، بیٹی اور بہن کے شوہر کیلیئے بھی یہ اسرلاگو ہوگا۔ (مطالع المسرات ۳۴۰_۴۳۸)

فرشتوں کا مدینے کی گلیوں میں دوڑنا:

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ باہر نکلے جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا! اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے فرشتے جوق در جوق اُتر رہے ہیں اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ درودِ پاک پڑھا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِکَ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ ○

(تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار ص۲۴۲، سعادۃ الدارین ۶۴، آبِ کوثر ۵۹)

"اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اس قدر درودِ پاک بھیج کہ تیرے درودوں میں کچھ باقی نہ بچے اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر

اِس قدر برکت نازل فرما کہ تیری برکتوں میں کچھ باقی نہ بچے اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر اس قدر سلام بھیج کہ تیرے سلام میں کچھ باقی نہ بچے۔"

درودِ افضل:

علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب القول البدیع میں روایت درج کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ حلف اُٹھائے کہ میں حضور ﷺ پر افضل ترین درود بھیجوں گا اُسے چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے اگر کوئی شخص نمازِ فجر کے بعد (۱۰۰) بار ۴۰ دن تک پڑھے تو اُس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضَا نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ ○

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول نبی اُمّی ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کی ازواج پر اور آپ ﷺ کے رشتہ داروں پر اور خلقت کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے مطابق اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر"

(خزینہ درود شریف ۲۴۰، فضیلت وعظمت ۲۷۸، تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار ۵۳۵)

مکمل درود شریف:

حضور ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ نامکمل درود شریف نہ پڑھا کرو۔ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت کرنے پر فرمایا یوں پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

(زادالسعید، فضائل درود۴۴)

ایک ہزار دن تک نیکیاں:

ایک شخص نبی پاک ﷺ کی بزم میں آیا تو آپ ﷺ نے اُس کو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کبھی کسی کو نہیں بٹھاتے اِس شخص کو بٹھانے کی کیا وجہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ روزانہ مجھ پر اِن الفاظ میں درودِ پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرضٰی لَهٗ.

"اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج جیسے تجھے پسند ہے اور جس سے تو راضی ہو۔"

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ص۳۰۳، فضائل برکات درود شریف ۲۲۸)

مزرع الحسنات میں ہے ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے گا تو

ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

درود شفاعت:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے اُس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(الترغیب والترہیب۲ ۵۰۴، تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۹۲)

"اے اللہ محمد ﷺ پر درود بھیج اور قیامت کے دِن اُنہیں بلند مقام پر بٹھا جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔"

اَسی (۸۰) سال کے گناہ معاف:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اُسی جگہ بیٹھے ہوئے یہ درودِ پاک اسی (۸۰) بار پڑھا تو اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اُس کے نامۂ اعمال میں اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَسَلِّم تَسْلِیْماً O

"اے اللہ ہمارے آقا نبی اُمی ﷺ اور اُن کی آل پر دائمی سلام بھیج۔"

(سعادۃ الدارین ۸۲)

ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دِن تک ثواب:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ دُعائیہ درود شریف پڑھے تو اُس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دِن تک مشقت میں ڈالے گا۔

جَزَ اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدِنَا مُحَمَّدًا ﷺ مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ.

"اے اللہ! جزا دے ہمارے آقا ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے
جس بدلے کے وہ مستحق ہیں۔"

(مطالع المسرات، آبِ کوثر، فضائلِ اعمال ٦٦٦، طبرانی، الترغیب والترہیب)

درودِ نعم البدل صدقہ:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو مجھ پر یہ درودِ پاک روزانہ پڑھے مالی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ
وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ ۝

"اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے
بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما مومنین و مومنات اور
مسلمین و مسلمات پر۔"

(القول البدیع ۱۲۷، الترغیب والترہیب ۲/۵۰۲)

درودِ مغفرت:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ۝

"اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر۔"

(فضائل اعمال ٦٧٢، کشف الغمہ، القول البدیع)

زیارتِ رسول ﷺ کیلئے:

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے اُسے خواب میں میری ﷺ زیارت ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی
جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ ۝

"اے اللہ! رحمت فرما محمد ﷺ کی روح پر عالم ارواح میں اور اُن
کے جسمِ پاک پر عالم اجسام میں اور اُن کی قبرِ انور پر قبور میں۔"

اولیاء کرام

اور

اہلِ طریقت کے

درود شریف

درودخضری:

یہ درودِ پاک حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سے اُمت محمد ﷺ کیلئے ایک تحفہ ہے۔ جو شخص اِسے کثرت سے پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ کی حاضری لازمی نصیب فرمائے گا۔ اولیاء کرام میں یہ درودِ پاک بہت مقبول رہا ہے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اکثر یہ درودِ پاک پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدوں کو بھی یہی درودِ پاک پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے کیونکہ یہ درود شریف الفاظ کے لحاظ سے مختصر مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے اس کی کثرت حبِ نبوی ﷺ ، راحتِ قلبی اور اُخروی بخشش کا سبب ہے۔

صَلَّ اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مَحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ O

''اے اللہ اپنے محبوب محمد ﷺ اور اُن کی آل اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود و سلام بھیج۔''

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۳۳۶،خزینہ درود شریف ۸۲)

درودِحل المشکلات:

یہ درودِ پاک مشکلات کو آسان کرنے کیلئے بہت مؤثر ہے اکثر بزرگوں نے اسے مشکل کے وقت پڑھا ابن عابدین نے اپنی کتاب ''فتویٰ شامی'' میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ دمشق کا ''مفتی حامد آفندی'' شدید مشکل میں گرفتار ہو گیا شدید پریشانی میں جب آنکھ لگی تو نبی پاک ﷺ تشریف لائے اور اُسے تسلّی دی اور یہ درودِ پاک سکھایا۔

بیدار ہونے پر جب آپ نے یہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ مشکل آسان کر دی۔ ابنِ عابدین نے کہا کہ میں نے ایک فتنۂ عظیم میں اِس درودِ پاک کو پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا۔ کسی بھی وقت یہ درود شریف ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنا بہت مجرب ہے۔

طریقہ: عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نوافل پڑھیں جس میں پہلی رکعت میں ''سورۂ الکافرون'' جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں اس کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ الْعَظِيْمَ (۱۰۰۰ بار پڑھیں)

اِس کے بعد آپ ﷺ کا تصور باندھ کر سو بار، دو سو بار، تین سو بار الغرض پڑھتے رہیں جب نیند آنے لگے تو اُسی جگہ قبلہ منہ کر کے سو جائیں انشاء اللہ ایک سے تین رات میں حاجت پوری ہو جائے گی۔ آخری رات اگر جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ O

''اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیج اور برکت نازل فرما' یا رسول اللہ ﷺ میری سفارش کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔''

(خزینہ درود شریف ۲۲۸، فضائل و برکات درود شریف ۲۲۸)

درودِ شفاعت:

یہ درودِ پاک بھی دوسرے درودِ پاک کی طرح حضور ﷺ کی شفاعت کیلئے

بہت مجرب ہے لہٰذا جو شخص ہر نماز کے بعد اِسے گیارہ مرتبہ پڑھے اُس کیلئے روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو گی۔ اِس کے علاوہ اِس کی کثرت رزق میں اضافہ اور زیارتِ نبوی ﷺ کا باعث ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ O

''اے اللہ! درود و سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب شفیع المذنبین پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے تمام اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔''

(فضیلت و عظمتِ درود شریف ۲۰۰، خزینہ درود شریف ۳۰۶)

درودِ مصطفٰے ﷺ:

اِس کی کثرت حُبِ نبوی ﷺ کا ذریعہ ہے۔ پڑھنے والا ذلت سے نکل کر عظمت میں آ جاتا ہے اُس کا دِل روشن ہو جاتا ہے کسی حاکم یا افسر کے پاس جائے تو عزت پائے گا۔ اگر شدید قسم کے بیمار آدمی کے پاس سو بار پڑھا جائے اور اُس کے بعد نبی ﷺ کے وسیلہ سے دُعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ O

''اے اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب مصطفٰے ﷺ پر اور اُن کی آل پر اور سلامتی۔''

(خزینہ درود شریف ۲۲۳، فضائل درود شریف ۲۲۳، زاد السعید ۲۰۴)

درودِ اوّل وآخر:

وہ شخص جو ایامِ جوانی میں خدا کو بھولا رہا اور اُس کی عمر کا بیشتر حصّہ گناہوں میں گذر گیا اور گناہوں کی کثرت سے موت اور حشر کا خوف دامن گیر ہو تو وہ اِس درودِ پاک کو دِن رات کثرت سے پڑھنا شروع کر دے انشاء اللہ حق تعالیٰ اُس کے تمام گناہ بخش دے۔

صَلَّ اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ O

”اے اللہ! اپنے اوّل وآخر معزز حبیب ﷺ پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود و برکت اور سلام بھیج۔“

(خزینہ درود شریف ۲۰۷، فضائل و برکات درود شریف ۲۰۷)

درودِ محمدی ﷺ:

یہ درودِ پاک حضور ﷺ کے اسمِ گرامی سے منسوب ہے اِس کے فوائد وفضائل بہت زیادہ ہیں۔ اگر کوئی چاہے کہ اُس کے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ قیامت کو کوئی مرتبہ نصیب ہو۔ آپ ﷺ کی محبت نصیب ہو تو اِس درودِ پاک کی کثرت کرے۔

یہ درود نہیں بلکہ ایک طاقت ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بس اتنا

کہہ دینا کافی ہے کہ جب کوئی بھی کام نہ ہو کہیں بھی کامیابی کے آثار نظر نہ آئیں کسی دوا یا وظیفہ سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اِس درودِ پاک کا ورد شروع کر دیں انشاء اللہ ناممکن چیز ممکن ہو جائے گی۔ جمعہ کی رات کو اِس کا پڑھنا بہت نفع بخش ہے اِسے چالیس دن میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا ہر مشکل کا حل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَآئِقِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰهِ O

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول اور نبی الامی ہیں اِس قدر مقدار میں کہ تعداد ہو اتنی جتنی مخلوق سانس لیتی ہے درود اتنا کہ جب تک قائم رہے اللہ کی مخلوق۔“

(فضائل و برکات درود شریف ۲۳۶، خزینہ درود شریف ۲۳۲، فضیلت وعظمت درود شریف ۲۱۴)

درودِ قرآنی:

اِس وِرد پاک کو درودِ قرآنی اِس لئے کہتے ہیں کیونکہ اِس کے الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ اے اللہ حضور ﷺ پر قرآن کے الفاظ کے برابر درود بھیج۔ اِس کی کثرت رحمت وخوشحالی کا باعث ہے۔ جو شخص تلاوتِ قرآنِ پاک سے پہلے اور آخر میں سات مرتبہ اِسے پڑھے وہ ہمیشہ پُرسکون رہے گا اور رزق کی کمی کبھی نہ ہوگی۔ صبح وشام اِس کو تین بار پڑھنا گھر میں خیر و برکت اور اتفاق کا باعث ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ بِعَدَدَ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُراٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا O

"اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مطابق قرآن کے حروف کی تعداد کے اور ہر ہر حرف کے بدلے ایک ایک ہزار کے عدد کے مطابق۔"

(فضائل و برکات درود شریف ۲۳۱، خزینہ درود شریف ۲۳۱، فضیلت و عظمت درود شریف ۲۱۴)

درودِ نعمت عظمیٰ:

یہ درودِ پاک ایک طرح کا دریائے رحمت ہے جس میں غوطہ زن ہو کر آدمی رحمتِ خداوندی، روح و دِل کی تر و تازگی اور دِلی مرادوں کو پالیتا ہے اور اُس کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھنے سے اِس کے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک بار ضرور پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ O

"اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود، برکت اور سلام بھیج۔"

(فضیلت و عظمت درود شریف ۲۲۶، خزینہ درود شریف ۸۳)

درودِ مستجاب الدعوت:

یہ درودِ پاک رحمت خداوندی کے حصول کا بہت بڑا وسیلہ ہے (۱۰۰) سو بار بعد از فجر اور عشاء پڑھنے والا ہمیشہ معزز و مکرم رہے گا اگر مفلسی و تنگدستی دُور کرنے کیلئے پڑھے تو فراوانی رزق کا باعث ہے جو روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھے تو وہ عزت، دولت اور برکت جیسی نعمتوں سے مالا مال ہوگا۔ نوے (۹۰) دن تک (۱۱۰۰) گیارہ سو بار سوتے وقت پڑھنے سے دیدارِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوگا۔ (انشاء اللہ)

صَلَّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمْ O

اے اللہ! اپنے اُمی کریم نبی ﷺ پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔"

(فضیلت و عظمت درود شریف ۲۳۶، خزینہ درود شریف ۲۲۱)

درودِ ہزارہ:

جو شخص دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کا خواہش مند ہو تو اُسے چاہیے کہ رمضان المبارک میں درودِ پاک تہجد کے وقت ایک ہزار بار پڑھے۔ اِسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا غم و فکر اور مشکلات سے نجات کا باعث ہے۔ جو شخص قرض میں دبا ہو وہ بعد از نماز عشاء (۳۱۳) مرتبہ پڑھے اور جو شخص جمعہ کے دن اِسے پڑھے وہ جنت میں جائے گا (انشاء اللہ)۔ یہ درودِ پاک خاندان چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ O

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔"

(خزینہ درود شریف ۲۶۴، فضیلت وعظمت ۲۶۴، فضائل و برکات درود شریف ۸۲)

سلام۔"

درودِ نجاتِ وبا:

درودِ نجاتِ وبا پڑھنے سے وباؤں سے نجات ملتی ہے اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے اور علاج نہ مل رہا ہو تو یہ درود شریف سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے سے اس سے نجات مل جاتی ہے۔ ایک دفعہ مولانا شمس الدین کے وطن میں ایک وبا پھوٹ پڑی بہت سی اموات ہو گئیں ایک رات انہیں نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو مولانا نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں وبا کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے انہیں یہ درودِ پاک خواب میں بتایا اور فرمایا اگر کوئی وبا پھیل جائے تو یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اُس علاقے کو وبا سے محفوظ کرے گا۔ چنانچہ مولانا نے یہ درودِ پاک کثرت سے پڑھا تو وبا ختم ہو گئی اس لیئے اِسے درودِ نجاتِ وبا کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ وَّبَعْدَ کُلِّ مِلَّۃٍ وَّ شَفَآءٍ O

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر مطابق تمام بیماریوں کی دوا کے اور تمام علت وشفاء کی تعداد کے مطابق۔"

(خزنیہ درود شریف ۲۵۲، فضیلت وعظمت درود شریف ۲۷۹)

درودِ شفاءِ قلوب:

یہ درودِ پاک روحانی وجسمانی بیماریوں کی شفاء کیلئے خصوصاً امراضِ دل کیلئے بہت اکسیر ہے لہٰذا جو شخص دِل کے کسی مرض میں مبتلا ہو (۳۱۵) تین سو پندرہ بار فجر کی نماز کے بعد گیارہ دِن تک پڑھے انشاءاللہ دِل کی ہر قسم کی بیماری سے نجات مل جائے گی اسی وجہ سے اِس کو درودِ شفائے قلوب کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِھَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ O

"یا اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو دِلوں کے طبیب اور اُن کی دوا ہیں اور جسموں کی عافیت اور ان کی شفاء ہیں اور آنکھوں کا نور اور اُن کی چمک ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود وسلام بھیج۔"

(فضیلت وعظمت ۳۰۹، فضائل و برکات درود شریف ۲۵۱)

دِن رات درودِ پاک پڑھنے کا ثواب:

جو شخص تین بار (۳) دِن میں پڑھے اُسے پورا دِن جبکہ جو تین بار (۳) رات کو پڑھے اُسے ساری رات درودِ پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ کَلَامِنَا ○

''اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہر کام سے پہلے درود بھیج۔

اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہر کام کے درمیان میں درود بھیج۔

اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہر کام کے آخر میں درود بھیج۔

(درودوں کی سوغات ۳۲، زادالسعید ۱۹۱)

درودِ سعادت:

علامہ سید احمد دحلان رحمتہ اللہ علیہ نے اِس کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص خلوصِ دِل سے یہ درود شریف پڑھے گا اُسے ایک بار پڑھنے کے بدلے چھے لاکھ بار پڑھنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ہر جمعہ کو درود شریف ہزار بار پڑھے اُس کا شمار دونوں جہان کے سعادت مند لوگوں میں ہونے لگے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ
صَلٰوةً دَآئِمَةً م بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ ○

''یا اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیج اُس تعداد کے مطابق جو تیرے علم میں ہے ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہے۔''

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۶، فضائل درود، خزینہ درود شریف ۲۳۴)

درودِ نوری:

اِس درودِ پاک کے پڑھنے سے دِل میں نور پیدا ہوتا ہے اور انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اِس درودِ پاک کے ایک ایک حرف میں نور کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ صبح و شام گیارہ بار پڑھنے سے دین و دُنیا میں فلاح حاصل ہوگی۔ اگر کوئی ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے تو وہ ہمیشہ آنکھوں کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

یَا نُوْرُ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ الْمُنَوَّرِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ○

''اے نور! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نوروں کا نور ہیں جو اسراروں کے سر ہیں جو نیکوں کے سردار ہیں اور اُن کی آل پر اور اصحاب پر جو منور ہیں اور برکت و سلام بھیج۔''

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۲۶۵، خزینہ درود شریف ۲۳۷)

درودِ حُبّ رسول ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کی محبت دین اسلام کی اصل بنیاد ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ

اُس کے دِل میں نبی پاک ﷺ کی بے پناہ محبت قائم ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ یہ درودِ پاک کثرت سے پڑھے۔ اِس کی کثرت سے زیارت مصطفےٰ ﷺ بھی نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ حَبِیْبِنَا وَ مَحْبُوْبِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ O

"اے اللہ! ہمارے آقا اور حبیب اور محبوب اور ہمارے مولا محمد ﷺ پر درود و برکت اور سلامتی بھیج۔"

(فضائلِ و برکاتِ درود شریف ۲۵۴، خزینہ درود شریف ۶۵۴)

درودِ ثمرات:

جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے دُنیاوی ثمرات سے نوازے گا اور اُس کے رزق میں خوب اضافہ کرے گا۔ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رشید عطار رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط رحمتہ اللہ علیہ تھا وہ اکیلے رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل بند تھا کچھ عرصہ بعد لوگوں نے ابوسعید خیاط رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت ابن رفیق رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں کثرت سے آتے جاتے دیکھا لوگوں نے تعجب سے اُن سے اُس کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابن رفیق رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں جایا کرو اِس لیئے کہ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الزَّیْتُوْنِ وَ جَمِیْعِ الثِّمَارِ O

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا ﷺ پر جتنے زیتون کے پتے ہیں اور جتنے پھل ہیں۔"

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، خزینہ درود شریف ۲۵۸)

بغیر حساب کے جنت والا درود:

احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ ابوالحسن کو نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو عرض کیا یا رسول ﷺ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو آپ ﷺ کی بارگاہ سے کیا انعام ملا اُنہوں نے اپنی کتاب الرسالۃ میں یہ درود شریف لکھا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اِن کو ہماری جانب سے یہ انعام دیا گیا کہ انشاء اللہ بروزِ قیامت ان کو بلا حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ درود شریف وہ ہے۔ جس کی سند خود حضور پرنور ﷺ نے خود عطا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ O

"اے اللہ محمد ﷺ پر تمام ذکر کرنے والوں کے ذکر جتنا اور ذکر سے غافل رہنے والوں کے برابر درود بھیج۔"

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، فضائل و برکات درود شریف ۲۵۹)

انمول کثرتِ درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَار

اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے بارش کے قطرے

اَللّٰهُم صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَار

اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے درختوں کے پتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَآبِّ الْبِحَار

اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے دریاؤں کے جانور

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَآبِّ الْقِفَار

اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے جنگل کے چوپائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِيَاهِ الْبِحَار

اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے سمندروں کے پانی

(مطالع المسرات ۴۰۵)

صَلٰوۃِ ذاتیہ:

امام سمر قندی رحمتہ اللہ علیہ نے سیدنا خضر والیاس علیہم السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ درود پاک سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے گا اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنی و برکات میں اتنا ہی عظیم ہے، فضائل میں کیمیا اور زیارت کیلئے اکسیر، زبان پر سبک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ درود شریف یہ ہے:

صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ط (تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۹)

"اے محمد ﷺ آپ پر درود وسلام ہو۔"

متفرقات

دوزخ سے نجات:

حضرت خلاد رحمتہ اللہ علیہ جمعہ کے دِن یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھا کرتے تھے ان کے انتقال کے بعد اِن کے تکیہ کے نیچے کاغذ پڑا تھا جس پر لکھا تھا "یہ خلاد بن کثیر رحمتہ اللہ علیہ کیلئے دوزخ سے نجات کا پروانہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

(زادالسعید،فضائل درود۱۸۲)

ثواب میں سب سے زیادہ:

صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمُ ○

یہ درود شریف سب سے چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے جو شخص روزانہ (۵۰۰) پانچ سو بار پڑھے تو اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

(زادالسعید،فضائل درود۱۵۳)

قرض کی ادائیگی:

ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے والے کو (۳) تین چیزیں حاصل ہوں گی۔(۱) کبھی مقروض نہ ہوگا۔(۲) اگر مقروض ہوا تو قرض ادا ہو جائے گا۔(۳) قیامت کے دن اُس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ ○

(زادالسعید،فضائل درود۱۵۲)

ایمان کی حفاظت:

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں پڑھے اس کا ایمان محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً م بِدَوَامِکَ O

(زادالسعید صفحہ ۱۵۲)

اولاد کو عزت ملنا:

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ اس درودِ پاک کو پابندی سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ کَذٰلِکَ O

(زادالسعید، فضائل درود ۱۵۴)

کاملِ درود:

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا درود شریف دریافت کیا جس کو کامل درود کہا جا سکے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا نُصَلِّيْ عَلَیْہِ وَ صَلِّ
عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ O

(زادالسعید، فضائل درود ۴۴)

حضرت حسن علیہ السلام کا درود شریف:

حضرت حسن علیہ السلام دُعائے قنوت کے بعد یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

وَ صَلَّ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّ سَلَّمَ O

اَسی (۸۰) سال کے گناہ معاف:

جو شخص (۸۰) اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے (۸۰) اسی سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّيِّ O

(زادالسعید، فضائل درود ۱۴۴)

تابعین رحمتہ اللہ علیہ کا درود شریف:

حضرت سفیان بن عیینہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ستر سے زیادہ تابعین رحمتہ اللہ علیہ کو دورانِ طواف یہ درود شریف پڑھتے سُنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اَبِیْنَآ اِبْرَاھِیْمَ O

(زادالسعید، فضائل درود ۱۰۰)

دس ہزار مرتبہ پڑھنے کا ثواب:

اِس درود شریف کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دس ہزار مرتبہ درود شریف۔

پڑھنے کے برابر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ O

(زادالسعید، فضائل درود ۱۵۰)

عرشِ عظیم کے برابر ثواب:

اِس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان وزمین بھرا ہوا اور عرشِ عظیم کے برابر ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ O

(زادالسعید، فضائل درود ۱۸۲)

مغفرت کا ذریعہ:

جو شخص چھینک آنے پر درود شریف پڑھے تو منجانب اللہ ایک پرندہ پیدا ہوگا جو عرش کے نیچے اپنے پروں کو پھڑ پھڑائے گا اور عرض کرے گا اے الہ العالمین اِس درود شریف پڑھنے والے کو بخش دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّ صَلَّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ O

(زادالسعید، فضائل درود ۵۸)

دیدارِ مصطفٰے ﷺ:

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ اِس درودِ پاک کو پابندی سے پڑھے کم از کم ایک بار تو مرتے وقت سرکار ﷺ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک دیکھے گا کہ حضور ﷺ اُسے خود قبر میں اُتار رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ O

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

ایک لاکھ درودِ پاک کا ثواب:

اِس درودِ پاک کو ایک بار پڑھنے سے ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے نیز اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو یہ درودِ پاک پانچ سو بار پڑھے انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَ الْاَسْمَآءِ وَ الصِّفَاتِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ O

(احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام)

گیارہ ہزار درود شریف کا ثواب:

حافظ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اِس درودِ پاک کو ایک بار پڑھنے سے گیارہ ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَ ھُوَ لَھَا اَھْلٌ O

چودہ (۱۴) ہزار درود شریف کا ثواب:

اِس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چودہ (۱۴) ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ O

(افضل الصلوٰۃ ۱۸۲)

منہ کی بدبو زائل کرنے کیلئے:

ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ یہ درود پڑھنے سے منہ میں بدبودار چیزیں کھانے سے جو بو پیدا ہوتی ہے زائل ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ O

(افضل الصلوٰۃ ۱۸۲)

بارش کے وقت پڑھنے کیلئے:

جو شخص بارش کے دوران یہ درودِ پاک پڑھے اُسے بارش کے قطروں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ O

درودِ بہشتی:

اِس درودِ پاک کی برکت سے جب تک پڑھنے والا بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ درودِ پاک جمعۃ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ وَ کَمَالِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ ط

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۱۴۱۵، افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

درودِ فضیلت:

یہ درود تمام درودوں سے افضل درود شریف ہے اس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے یہ خصوصاً جمعہ کیلئے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیّٰتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ

بَارِکْ وَ سَلِّمْ O

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۳)

صَلوٰۃُ النُورِ القِیامَہ:

قیامت کی ہر منزل قبر، حشر ونشر میزان، پُلِ صراط اور جنت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہو گا یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے جو من جانب اللہ تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؐ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؐ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَجِبُ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۸)

درود مفتاح الجنۃ:

قطب الکبیر، بدالاساتذہ الشہیر محمد البکری نور اللہ مضجعہ فرماتے ہیں:

کہ جو شخص اِس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا اگر وہ دوزخ میں ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اُس کی جناب میں پکڑ لے۔ ایک مرتبہ آپ کو خبر دی گئی کہ بلوا میں آپ کا مرید مارا گیا ہے۔ آپ فوراً مراقب ہوئے فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے۔ کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اسے کہیں نہیں پایا عرض کیا گیا۔ حضور دوزخ میں دیکھنا تھا۔ فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا

سکتا کیونکہ میرے سب مرید درود شریف پڑھتے ہیں۔ پھر چند دن بعد وہ غلام اور مرید حاضر بھی ہو گیا۔ یہ درود شریف مبتدی متوسط اور منتہی کیلئے مفید ہے۔ اور بہت سے عارفین نے اِس کے اسرار وعجائب بیان کیئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلبی کُھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جنکی قدر ومنزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا آزمودہ درود پاک ''مفتاح الجنۃ'' یہ ہے

" صَلٰوۃُ الزَّاھِرۃ عَلٰی سَیِّدِ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃ "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ
اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ اَلنَّاصِرِا لحَقِّ اَلْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ
الْمُسْتَقِیْمِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ مِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ O

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۴)

آبِ کوثر سے بھرا پیالہ:

جو شخص رسولِ اکرم ﷺ کے حوضِ کوثر سے بڑے پیمانے کے ساتھ پانی نوش کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
اَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْھَارِہٖ وَ
اَنْصَارِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ مُحِبِّیْہِ وَ اُمَّتِہٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ
اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ O

(زاد السعید، فضائل درود شریف ۹۷)

دُرودِ تنجینا

دُرودِ تنجینا سے مراد وہ درود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر کام مشکل اور مہم سے نجات ملتی ہے علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ نے قمر منیر میں ایک بزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے بتایا کہ ہم قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آ گیا یہ طوفان قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمۂ اجل بن جائیں گے کیوں کہ ملاّحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں اِس عالمِ افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا چند لمحے غنودگی طاری ہوئی میں نے دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ درود شریف ہزار بار پڑھو۔ میں بیدار ہوا اپنے دوستوں کو جمع کیا وضو کیا اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا ابھی ہم نے تین سو (۳۰۰) بار درودِ پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پُر امن ہو گئی۔ اس درودِ پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اِس درودِ پاک کا نام تنجی یا تنجینا رکھا گیا۔ اس کے بے پناہ فضائل ہیں بزرگانِ دین نے بار ہا مرتبہ آزمایا ہے جنابِ غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہو گیا اس نے وضو کر کے معطر ہو کر یہ درودِ پاک

پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی اس درودِ پاک کو جو شخص ادب و احترام سے قبلہ رو ہو کر روز تین سو بار پڑھے گا اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

شرح دلائل الخیرات کے مؤلف نے لکھا ہے۔ جسے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہو وہ خالصِ نیت سے یہ درود پڑھے اور بعد از نمازِ عشاء ایک ہزار بار پورا کرے اور بستر کو معطر کر کے باوضو سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ چالیس (۴۰) روز کے اندر ہی زیارت رسول کریم ﷺ ہو گی اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتے کے اندر ہی زیارت ہو جائے۔

ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص اِس درودِ پاک کو صبح و شام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اللہ کے قہر سے نجات ملے گی اللہ تعالیٰ اسے بُرائیوں سے محفوظ رکھے گا اس کے غم مِٹ جائیں گے۔

اِس درودِ پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ کر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا ہو اسے چاہئے کہ اس درودِ پاک کو کثرت سے پڑھے انشاء اللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ

وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَ يَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ يَا كَافِی الْمُهِمَّاتِ وَ يَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ يَا اِلٰهِیْ اِنَّکَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌO

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
"اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور اُن کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن اور جس کے ذریعے ہم زندگی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجۂ غایت فائدہ حاصل کریں خدائے پاک تحقیق آپ ﷺ ہماری دُعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے اور ہماری حاجتوں کو بر لانے والے اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کے حل کرنے والے میری فریاد کو پہنچیں اور اسے اپنے حضور ﷺ تک رسائی دیں میری عرض قبول فرمائیں الٰہی تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

درودِ ماہی:

درودِ ماہی ہر قسم کی مُصیبت اور آفت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے حفاظت میں رکھتا ہے اسے کثرت سے پڑھنے والا دشمن کے حملے حاسد کے حسد جنّات اور آسیب کے تنگ کرنے سے ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہتا ہے یہ درود شیطان کے وسوسوں کو دُور کرتا ہے جو شخص اسے روزانہ بعد نمازِ فجر ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اور عزت افزائی کیلئے غیبی مخلوق سے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر لحاظ سے درود شریف پڑھنے والے کی حفاظت پر مامور رہتا ہے۔

جو شخص ہر نماز کے بعد چار (۴) ماہ تک اسے ایک مرتبہ پڑھے وہ ہمیشہ کیلئے لوگوں میں باعزت ہو جائے گا ہر شخص اُس کی عزت کرے گا جو شخص اسے رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے بعد اکتالیس (۴۱) مرتبہ پورا ماہ پڑھے اسے رسول اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی۔ اور جو شخص اس درود شریف کو قید میں پڑھے وہ قید سے رہائی پائے اور جو تا حیات اسے روزانہ کثرت سے پڑھے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

اس درود شریف کی سند یہ ہے کہ ایک روز حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس ایک بڑا برتن تھا جسے اُس نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا اُس اعرابی نے وہ برتن آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا: کہ اے اعرابی اِس برتن میں کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ تین دن سے اِس میں مچھلی کو پکار رہا ہوں مگر یہ بالکل چُپ

نہیں رہی اس پر آگ کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اب آپ ﷺ کے پاس لایا ہوں کہ آپ ﷺ اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مچھلی سے دریافت کیا تو مچھلی کو اللہ نے قوتِ گویائی عطا فرما دی اور وہ بولنے لگی۔ اُس نے عرض کیا: کہ میں پانی میں کھڑی تھی تو ایک آدمی آیا وہ ایک درود شریف پڑھ رہا تھا اُس کی آواز میرے کان میں پڑی اور میں نے پورا درود شریف سُنا۔ حضور ﷺ نے فرمایا! کہ اے مچھلی وہ درود پڑھ کر سُنا۔ چنانچہ اس نے پڑھ کر سُنایا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا! اے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس درود کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ انشاء اللہ یہ درود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی لہٰذا اس دُرود کو درودِ ماہی کہا جاتا ہے اور وہ درود شریف یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَآئِقِ وَ اَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۢ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ط بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِكَرَمِكَ

يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۵ ط يَا قَدِيْمُ يَا دَآئِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

"اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور افضل بشر ہیں اور یومِ حشر و نشر میں اُمت کے شفیع ہیں اور سیدنا محمد ﷺ پر محمد ﷺ کی آل پر معلوم اعداد کی حد تک درود بھیج محمد ﷺ اور اُن کی آل پر درود اور برکت اور سلامتی ہو تمام انبیاء اور رسولوں پر درود بھیج اور تمام مقرب ملائکہ اور صالح بندوں پر زیادہ سے زیادہ درود اور سلام بھیج ساتھ اپنی رحمت اور اپنے فضل اور اپنے کرم کے اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ساتھ اپنی رحمت کے اے قدیم اے ہمیشہ رہنے والے اے زندہ اے قائم اے وتر اے احد اے بے نیاز جسے کسی نے جنا نہیں اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہیں اُس کے جوڑ کا کوئی ہے وہ اکیلا ہے ساتھ اپنی رحمت کے اے رحم کرنے والے رحم کر۔"

درودِ خمسہ:

باعزت زندگی بسر کرنے اور ہر قسم کے مصائب اور مشکلات سے امن وامان میں رہنے کے لئے درودِ خمسہ کا ورد سب سے مؤثر ہے۔ اِس درودِ پاک کو کثرت سے پڑھنا ہر مہم میں یقینی کامیابی کی دلیل ہے اور حاجات کے پورا ہونے کیلئے اِس درودِ پاک کو ہر روز بعد نمازِ عشاء سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنا بہت مجرب ہے۔ اِس درودِ پاک کو روزانہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنا مرنے کے بعد قبر میں سوال جواب میں آسانی راحت اور مغفرت کا سبب بنے گا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ ایک صاحب کشف ولی اللہ نے ان سے دریافت کیا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو اُس نے جواب دیا کہ میں ہر جمعرات کو درودِ خمسہ پڑھا کرتا تھا اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ تحفۃ المقاصد میں۔ ہے کہ یہ درود حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے معمولات میں شامل تھا اور آپ اسے کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

''اے اللہ! محمد ﷺ پر اس تعداد میں صلوٰۃ بھیج جتنی کہ بھیجی گئی ہے اور محمد ﷺ پر اپنی چاہت اور رضا کے مطابق رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے نازل کی ہے اور محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو

نے ہمیں ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور محمد ﷺ پر درود بھیج جیسا کہ ان پر درود بھیجنے کا حق ہے۔''

درودِ غوثیہ:

یہ درود خاندان قادریہ کے معمولات میں سے ہے اکثر قادری بزرگ اپنے مریدوں کو اسے روزانہ (۵۱۱) مرتبہ یا ( ) مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں یہ درود رحمتِ خداوندی کا خزانہ ہے لہٰذا جو شخص اِس درود کو روزانہ (۱۱۱) مرتبہ تا حیات پڑھتا رہے وہ رحمت خداوندی سے مالا مال ہو جاتا ہے ایک اللہ کے بندے کا کہنا ہے کہ جو شخص روزانہ اِس درود شریف کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھے اسے سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔ (۱)۔ رزق میں برکت۔ (۲)۔ تمام کام آسان ہو جائیں گے۔ (۳)۔ نزع کے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔ (۴)۔ جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔ (۵)۔ قبر میں وسعت ہوگی۔ (۶)۔ کسی کی محتاج نہ ہوگی۔ (۷)۔ مخلوقِ خدا اُس سے محبت کرے گی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اِس درودِ پاک کی برکات حاصل کرنے کیلئے اِسے روزانہ پڑھنا چاہیئے اس کے علاوہ رسول اکرم ﷺ کے قرب اور زیارت کیلئے یہ درودِ پاک بہت مؤثر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ
وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ O

''اے اللہ! ہمارے سردار و آقا محمد ﷺ پر جو جود و کرم کا خزینہ ہیں اور اُن کی آل پر درود برکت اور سلام بھیج۔''

درودِ قبرستان:

درودِ روحی ایک ایسا درود شریف ہے جس کے پڑھنے سے فوت شدہ حضرات کو عالم برزخ میں بہت فائدہ پہنچتا ہے لہٰذا یہ درود مُردوں کیلئے بخشش کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے فوت شدہ ماں باپ بخشے جائیں یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے تمام گناہ معاف فرمادے تو اُسے چاہیے کہ اکتالیس (۴۱) روز ماں باپ کی قبروں پر جا کر اِس درودِ پاک کو روزانہ صبح کے وقت (۴۱) مرتبہ پڑھے اور بعد میں اللہ کے حضور اُن کی مغفرت کی دُعا کرے انشاء اللہ دُعا قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُن کی بخشش کردے گا۔ اور عالمِ بُرزخ میں اُن کی قبر کو مثل جنت بنادے گا اور اسکو یہ مقام حاصل ہوگا کہ گویا اس نے ماں باپ کا عمر بھر کا حق ادا کردیا۔ اِس درود شریف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبرستان میں اِسے پڑھنے سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے لہٰذا جب کوئی قبرستان میں زیارتِ قبور کیلئے جائے تو اُسے چاہیے کہ وہاں یہ درود شریف ضرور پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَ صَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ

مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ O بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ O

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

''اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر جب تک نماز باقی ہے اور درود بھیج محمد ﷺ پر جب تک رحمت باقی ہے اور درود بھیج اوپر محمد ﷺ پر جب تک برکتیں ہیں اور درود بھیج محمد ﷺ کی روح پر درمیان روحوں کے درود بھیج اوپر صورت محمد ﷺ کے درمیان صورتوں کے اور درود بھیج اوپر نام محمد ﷺ کے تمام ناموں میں اور درود بھیج اوپر نفسِ محمد ﷺ کے درمیان نفسوں کے اور درود بھیج اوپر قلب محمد ﷺ کے درمیان دِلوں کے اور درود بھیج اُوپر قبر محمد ﷺ کے درمیان قبروں کے اور درود بھیج اوپر روضۂ محمد ﷺ کے درمیان روضوں کے اور درود بھیج اوپر جسم محمد ﷺ کے درمیان جسموں کے اور درود بھیج اوپر تربتِ محمد ﷺ کے تمام تربتوں میں اور درود بھیج اُوپر اپنی مخلوق کے بہترین (فرد) ہمارے سردار محمد ﷺ اور اوپر

اُن کی اولاد کے اوران کے اصحاب پران کی ازواج پراوراُن کی
ذریات پراوران کے اہلِ بیت پراوراُن کے تمام احباب پراور
درودنازل کراپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے
والے۔"

درُودِتاج:

درُودِتاج بے پناہ فیوض وبرکات کامنبع ہے اور یہ عاشقانِ رسول اکرم ﷺ کامحبوب وظیفہ ہے بے شمار صوفیا اور اولیاء نے یہ درُودِ پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلۂ طریقت میں اپنے ارادتمندوں کو پڑھنے کی تلقین کی۔ اِس درُودِ پاک میں پڑھنے والے کو صاحب کشف بنا دینے کی خصوصیت بہت نمایاں ہے لہٰذا اگر کوئی شخص صاحب کشف بننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ اِس درودِ پاک کو روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے اور تین سال تک یہی معمول جاری رکھے انشاء اللہ اس عرصہ میں صاحبِ کشف بن جائے گا اور اگر وہ اس سلسلے کو تاحیات جاری رکھے تو وہ صاحبِ روحانیت بن جائے گا۔ کیونکہ درود صفائی قلب کیلئے نہایت ہی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے اس لیئے جو شخص اس درودِ پاک کو روزانہ ایک بار پڑھتا ہو اس کا دِل گناہوں سے پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اور نیک راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ اُسے شب جمعہ میں (۱۷۰) مرتبہ پڑھے اور (۴۰) جمعہ تک یہی عمل جاری رکھے انشاء اللہ شرف زیارت سے مشرف ہوگا۔

دفع سحر یا آسیب اور جن شیاطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اس درودِ

پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ آسیب یا جن وغیرہ ہوا تو دفع ہو جائے گا اضافۂ رزق کے لئے بعد نمازِ فجر سات (۷) مرتبہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کیلیئے اسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کیلیئے نصف شب کے بعد چالیس (۴۰) مرتبہ صدقِ دِل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے شفائے امراض کیلیئے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دَم کرنا شفایابی کا موجب ہوگا۔ اگر کوئی حُبِ تسخیر خلق کیلیئے اس کا عامل بننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ چالیس (۴۰) رات خلوت میں بیٹھ کر اِسے روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھے انشاء اللہ چلہ مکمل ہونے پر جس کی طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہو جائے گا۔

بانجھ عورت کے واسطے اکیس (۲۱) خُرموں پر سات دفعہ پڑھ کر دَم کرے اور ہر روز ایک خُرما اُس کو کھلائے خدا کے فضل سے فرزندِ صالح پیدا ہوگا اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دِن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پلائے خدا کے فضل سے خیر ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ
وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ
مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ

وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ
الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط
شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ
وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ
وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ
مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ
النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ
رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ
سِرَاجِ السّٰلِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ
وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ
الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ
مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ط یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ
جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
''اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو
صاحبِ تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں
جن کے وسیلے سے بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ دُور ہوتا ہے

آپ ﷺ کا نامِ نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبولِ شفاعت کیا گیا اور
لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ ﷺ عرب و عجم کے سردار ہیں
آپ ﷺ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ و حرم
پاک میں منور ہے آپ ﷺ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری
رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین راہِ ہدایت کے نور
مخلوقات کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے
مالک اُمتوں کے بخشوانے والے بخشش و کرم سے موصوف ہیں
اللہ آپ ﷺ کا نگہبان جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے خدمت
گذار بُراق آپ ﷺ کی سواری معراج آپ ﷺ کا سفر سدرۃ
المنتہیٰ آپ ﷺ کا مقام اور قربِ خداوندی میں قاب قوسین کا
مرتبہ آپ ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ ﷺ کا مقصود
ہے اور مقصود آپ ﷺ کو حاصل ہے آپ ﷺ رسولوں کے
سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے گنہگاروں کے
بخشوانے والے مسافروں کے غمخوار دُنیا جہان کیلئے رحمت
عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مُراد خداشناسوں کے آفتاب راہ
خدا پر چلنے والوں کے چراغ مقربوں کے راہ نما محتاجوں، غریبوں
اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے جن وانس کے سردار حرمین
کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا اور دُنیا و
آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں وہ جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں

دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے جدِّ امجد اور ہمارے آقا اور (تمام) جن وانس کے آقا ہیں ابی القاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نورِ جمالِ محمدی ﷺ کے مشتاقو! آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام پر درود اور سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔"

قصیدہ بردہ شریف:

امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصیدے لکھے جن میں سے بعض وزیر زین الدین یعقوب بن زبیر کی درخواست پر تصنیف ہوئے تھے۔ بعدازاں ایسا اتفاق ہوا کہ وہ مرضِ فالج میں مبتلا ہو گئے۔ جس سے ان کا نصف بدن بیکار ہو گیا۔ اس بیماری کی حالت میں ان کے جی میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک اور قصیدہ لکھیں چنانچہ اُنہوں نے قصیدہ بردہ تیار کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اپنی عافیت کے لیے دعا کی۔ اُنہوں نے اس قصیدے کو بار بار پڑھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے دعا کر کے سو گئے۔ خواب میں اُنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست شفا ان کے بدن کے فالج زدہ حصے پر پھیرا اور اپنی چادر (بردہ) مبارک ان پر ڈال دی۔

آنکھ کھلی تو اُنہوں نے اپنے آپ کو بالکل تندرست وتوانا پایا اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ چادر ان کے بدن پر پڑی ہے۔

امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے اس قصیدے کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا مگر جب وہ صبح کو گھر سے نکلے تو راستے میں ایک درویش ملے۔ اُنہوں نے کہا:

"جناب! وہ قصیدہ مجھے عنایت فرمائیے جو آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے۔"

امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

"میں نے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کئی قصیدے لکھے ہیں۔ آپ کون سا قصیدہ طلب فرما رہے ہیں؟"

درویش نے کہا:

"وہی قصیدہ جو آپ نے بیماری کی حالت میں لکھا ہے۔"

درویش نے اس قصیدہ کا مطلع بھی بتا دیا اور پھر کہنے لگا:

"خدا کی قسم! رات کو یہی قصیدہ میں نے دربارِ نبوی ﷺ میں سنا ہے۔ جب یہ قصیدہ پڑھا جا رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن سن کر یوں جھوم رہے تھے جیسے کہ بادِ نسیم کے جھونکے سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھومتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور پڑھنے والے پر اپنی چادر ڈال دی۔"

درویش کی یہ بات سُن کر امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا خواب بیان کیا اور وہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔ مشہور ہے کہ اس قصیدے کے ذریعے شفا مانگنے والوں کو شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ (فوات الوفیات، معجزاتِ نبوی ﷺ ۳۵۱)

قصیدہ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَ اغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

چہل احادیث

فضیلت چہل حدیث:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری اُمت کو پہنچائے گا اُس کو اللہ تعالیٰ زُمرۂ علماء میں محشور فرمائے گا اور میں اُس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امرِ دین میں سے ہونا بوجہ اُس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو اِن احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعفِ ثواب (اجر درود شریف و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔

حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے۔

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَا حًا اِنْفَجَرَتْ مَنَا بِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ ○

"جو شخص خالصتاً اللہ کے لئے چالیس صبحیں کرے تو اُس کے قلب سے زبان پر حکمت کے چشمے ابلیں گے۔"

لہٰذا درودِ پاک سے متعلق یہ چالیس احادیثِ مُبارکہ چالیس (۴۰) کے مُبارک عدد کے مطابق نقل کی گئی ہیں۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۱۰۶)

حدیث ۱:

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِيْنَ لَهٗ

"جس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا، اُس کا کوئی دین نہیں ہے۔"

(آبِ کوثر ۱۱۵، کشف الغمہ ۶۷۲)

حدیث ۲:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ طَهَّرَ قَلْبَهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطَهِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ.

"جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے تو درودِ پاک اُس کا دِل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔"

(آبِ کوثر ۱۱۴، کشف الغمہ ۲۷۱)

حدیث ۳:

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ اَحَدُ كُمْ مِنِّيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَ صَلَّ عَلَيَّ

"تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔"

(آبِ کوثر ۱۱۴، کشف الغمہ ۶۷۱)

حدیث۴:

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُمِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ O

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو اپنے حبیب ﷺ پر درودِ پاک نہ پڑھے اُوپر نہیں جاتی۔"

(آبِ کوثر ۱۰۲، الترمذی، مشکوۃ شریف ۸۷)

حدیث۵:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَ تَقْضِی الْحَوَائِجَ O

"نبی پاک ﷺ نے فرمایا! جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

(آبِ کوثر ۱۰۶، دلائل الخیرات ۱۴، نزہۃ الناظرین ۳۱)

حدیث۶:

مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْرًا فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً O

"جس نے مجھ ﷺ پر دس بار درود و سلام پڑھا گویا اُس نے غلام کو آزاد کیا۔"

(آبِ کوثر ۱۱۱، سعادۃ الدارین ۷۹)

حدیث۷:

اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ وَ مَنْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ لَایُعَذِّبُہٗ اَبَدًا O

"بیشک اللہ تعالیٰ اُس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ ﷺ پر درودِ پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔

(آبِ کوثر ۱۱۲، کشف الغمہ ۱/۲۶۹)

حدیث۸:

اِنَّکُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ بِاَسْمَآئِکُمْ وَ سِیْمَاکُمْ فَاَحْسِنُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ O

"تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درودِ پاک پڑھا کرو۔"

(آبِ کوثر ۱۱۱، سعادۃ الدارین ۸۰، القول البدیع ۱۰۸)

حدیث۹:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ.

''جس کے پاس میرا ذکر پہنچا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔''

(آبِ کوثر۹۴، القول البدیع ۱۴۵)

حدیث۱۰:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنْ جَرَادٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ.

''جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا۔''

(آبِ کوثر۹۴، القول البدیع ۱۴۶)

حدیث۱۱:

مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ.

''یہ جفا ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھے۔''

(آبِ کوثر۹۴، القول البدیع ۱۴۷)

حدیث۱۲:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایَرَیٰ وَجْهِیْ ثَلَاثَةُ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَتَارِکُ سُنَّتِیْ وَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔'' (العیاذ باللہ تعالیٰ)

(۱)۔ اپنے والدین کا نافرمان۔ (۲)۔ میری سنت کا تارک۔
(۳)۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا۔

(آبِ کوثر۹۱، القول البدیع ۱۵۱)

حدیث۱۳:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ نَسِیَ وَ فِیْ رِوَایَةٍ خَطِیَٔ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(آبِ کوثر۹۰، القول البدیع ۱۴۰)

حدیث ۱۴:

اَکْثِرُ وَالصَّلاۃَ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَاO

"آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ دن مشہود ہے اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں کوئی جب درودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس کے درودِ پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اُس کا درودِ پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔"

(آب کوثر ۷۷، جامع صغیر ۱/۵۴)

حدیث ۱۵:

عَنْ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّ عَلَیَّ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطاً وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ.

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اُس کیلئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔"

(آب کوثر ۶۸، القول البدیع ۱۱۸)

حدیث ۱۶:

اِنَّ جِبْرَائِیلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطَاکَ قُبَّۃً فِی الْجَنَّۃِ عَرْضُھَا ثَلَاثُمِائَۃِ عَامٍ قَدْ حَفَّتْھَا رِیَاحُ الْکَرَامَۃِ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ O

"حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے۔ جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اُسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتے ہیں۔"

(آب کوثر ۶۹، نزہۃ المجالس ۱۱۱)

حدیث ۱۷:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِہٖ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لَہٗ عِنْدَ مَمَاتِہٖ.

"آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا اُس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا اِس بندے کیلئے استغفار کرو، بخشش کی دُعائیں کرو۔"

(آب کوثر ۶۸، نزہۃ المجالس ۲/۱۱۰)

حدیث ۱۸:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

''آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر دِن میں پچاس بار درودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔''

(آبِ کوثر ۶۷، القول البدیع ۱۳۶)

حدیث ۱۹:

لِکُلِّ شَیْءٍ طَهَارَۃٌ وَغُسْلٌ وَطَهَارَۃُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلٰوۃُ عَلَیَّ ﷺ.

''ہر چیز کیلئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دِلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔''

(آبِ کوثر ۶۷، القول البدیع ۱۳۵)

حدیث ۲۰:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابُ.

''جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام (مبارک) اُس کتاب میں رہے گا فرشتے اُس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔''

(سعادۃ الدارین ۸۳ نزہتہ الناظرین ۳۱)

حدیث ۲۱:

مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَکَتَبَ مَعَهٗ صَلَاۃً عَلَیَّ لَمْ یَزَلْ فِیْ اَجْرٍ مَاقُرِئَ ذٰلِکَ الْکِتَابُ.

''جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اُس کے ساتھ مجھ پر درودِ پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے اُس کو ثواب ملتا رہے گا۔''

(آبِ کوثر ۶۵، سعادۃ الدارین ۸۳)

حدیث ۲۲:

صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ وَزَکَاۃُ اَعْمَالِکُمْ.

''اے میری اُمت! تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیئے ربِ تعالیٰ کی رضا اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔''

(آبِ کوثر ۶۱، سعادۃ الدارین ۲۸)

حدیث ۲۳:

مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَہٗ

فَيُصَافِحَانِ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى
يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَاتَاَخَّرَ O

"آپ ﷺ نے فرمایا! جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور ﷺ پر درودِ پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(آبِ کوثر ۵۸، الزواجر ۱۱۷، نزہۃ الناظرین ۳۱، سعادۃ الدارین ۷۷، الترغیب والترہیب ۵۰۴)

حدیث ۲۴:

اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِي الْقَبْرِ عَنِّيْ.

"اے میری اُمت مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔"

(آبِ کوثر ۵۴، سعادۃ الدارین ۵۹، کشف الغمہ ۲۹۹)

حدیث ۲۵:

اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ اِنْشَا اللّٰهُ تَعَالٰى.

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درودِ پاک پڑھو، انشاء اللہ یاد آجائے گی۔"

(آبِ کوثر ۵۳، سعادۃ الدارین ۵۷)

حدیث ۲۶:

عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ O

"سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے میں اُس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔"

(آبِ کوثر ۵۲، القول البدیع ۱۲۱)

حدیث ۲۷:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ اَوْ لِيُكْثِرْ.

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درودِ پاک کم پڑھے یا زیادہ۔"

(آبِ کوثر ۵۰، القول البدیع ۱۰۷)

حدیث ۲۸:

مَنْ صَلَّی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفاً وَ مَن زَادَ صَبَابَۃً وَ شَوْقاً کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعاً وَ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ .

''جس نے مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت اور شوق سے اس سے زیادہ پڑھے میں قیامت کے دِن اُس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔''

(آبِ کوثر ۴۶، القول البدیع ۱۰۳)

حدیث ۲۹:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ.

''جس نے مجھ پر دِن بھر میں ہزار بار درودِ پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔''

(آبِ کوثر ۴۵، کشف الغمہ ۲۷۱، القول البدیع ۱۲۶، جلا الافہام ۲۷، الترغیب والترہیب ۵۰۱)

حدیث ۳۰:

لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ.

''قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں درودِ پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔''

(آبِ کوثر ۴۱، کشف الغمہ ۲۷۱، شفا شریف ۶۷، القول البدیع ۱۲۳)

حدیث ۳۱:

زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

''آپ ﷺ نے فرمایا! تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر مزین کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیئے نور ہوگا۔''

(آبِ کوثر ۳۹، جامع صغیر ۲/۲۸)

حدیث ۳۲:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً.

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو نبی پاک ﷺ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اُس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ستر (۷۰) رحمتیں بھیجتے ہیں۔"

(مشکوٰۃ شریف ۸۷، القول البدیع ۱۰۳)

حدیث ۳۳:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً۔

"قیامت کے دِن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔"

(آبِ کوثر ۳۱، سعادۃ الدارین ۶۱)

حدیث ۳۴:

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّهَا عَلَیْکَ قَالَ اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی مَا اَهَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَآخِرَتِکَ وَاِسْنَادُهُ جَیِّدٌ۔

"کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی

ذات بابرکت پر درودِ پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا! اگر تو ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ دُنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کیلئے کافی ہے۔"

(آبِ کوثر ۳۱، القول البدیع ۱۱۹)

حدیث ۳۵:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّتٍ وَکُلَّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَغْفِرَلَهٗ ذُنُوْبَهٗ تِلْکَ اللَّیْلَةَ وَذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

"ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دِن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔"

(آبِ کوثر ۵۲، القول البدیع ۱۱۷، الترغیب والترہیب ۲/۵۰۶)

حدیث ۳۶:

مَنْ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاَلْقَی اللّٰهُ مُحَبَّتَهٗ فِیْ قُلُوْبِ

النَّاسِ فَلا يَبْغِضُهُ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ نِفَاقٌ.

"جس نے مجھ پر درودِ پاک پڑھا اُس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دِلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اُس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دِل میں نفاق ہوگا۔"

(کشف الغمہ ۱/۲۷۱)

حدیث ۳۷:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درودِ پاک بھیجتا ہے میں اُس کو خود سُنتا ہوں اور جو دُور سے مجھ پر درودِ پاک بھیجتا ہے وہ مجھ پر پہنچادیا جاتا ہے۔"

(مشکوٰۃ شریف)

حدیث ۳۸:

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ.

"ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، القول البدیع)

حدیث ۳۹:

عَنْ اَبِی الدَّرْداء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْراً وَّ حِيْنَ يُمْسِیْ عَشْراً اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

"حضرت ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا! جو شخص صبح و شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔"

(القول البدیع)

حدیث ۴۰:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُوءَ ذِّنَ فَقُوْلُوْ امِثْلَ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَّی فَاِنَّهٗ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ
سَلُو اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِ لَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ
اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ وَارْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ
سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ

”جب مؤذن کی آواز سنو! تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود سلام پڑھو! بیشک جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اس کے بدلے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، پھر اللہ پاک سے میرے لئے مقامِ وسیلہ مانگو! بیشک وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے شایاں شان ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ سو جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کیلئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔

(صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۸)

دُعا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ پر درود بھیجنے سے ہمارے سینے کھول دے اور درود شریف کی بدولت ہمارے کام آسان فرما، ہمارے غم دُور فرما، ہمارے گناہ بخش دے، ہمارے قرضوں کو ادا فرما ہمارے حالات درست فرما، ہماری امیدیں بَر لا اور اے اللہ! بخش دے ہمارے والدین، آباؤ اجداد کو، ہمارے اساتذہ کو، ہمارے بزرگوں کو اور تمام ایماندار مردوں، عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو خواہ وہ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔

یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

ہماری توبہ کو قبول فرما، ہمارے گناہ دھو دے، ہماری حجت کی امداد فرما، ہماری وحشت کو سکون عطا فرما، ہماری مفلسی پر رحم فرما اور درود شریف کو نور بنا دے ہماری زندگی میں اور موت میں ہماری قبروں میں اور ہمارے حشر و نشر میں اور قیامت کے دِن ہمارے سروں پر سایہ بنا اور اس کی برکت سے ہماری نیکیوں کے وزنوں کو بھاری فرما اور اس (درود شریف) کی برکتیں ہم پر ہمیشہ رکھ یہاں تک کہ ہم اپنے نبی اور آقا ﷺ سے ملاقات کریں اس حال میں کہ ہم امن والے، مطمئین اور مسرور و

شادمان ہوں اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان جدائی نہ فرما یہاں تک کہ تو ہمیں اِن کے داخلے والی جگہ پر داخل فرمادے اور ہمیں ان کی عزت والے پڑوس میں جگہ عطا فرما اور اُن لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام کیا یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

اے اللہ! ہم زیارت کیئے بغیر تیرے حبیب ﷺ پر ایمان لائے ہیں اے اللہ تو ہمیں دونوں جہانوں میں اُن کی زیارت سے بہرہ ور فرما ہمارے دِلوں کو آپ ﷺ کی محبت پر پختگی عطا فرما ہمیں اُن کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں آپ ﷺ کے دین پر موت عطا فرما، ہمیں آپ ﷺ کے نجات پانے والے گروہ اور کامیاب جماعت میں اُٹھا۔ ہمیں حضور ﷺ کی اُس محبت سے نفع عطا فرما جس پر ہمارے دِل مشتمل ہیں اُس دِن جب دولت، مال اور بیٹے کسی کام نہ آئیں گے ہمیں آپ ﷺ کے صاف اور شفاف حوض پر پہنچا۔ ہمیں آپ ﷺ کے پوری پیاس بجھانے والے پیالے سے پلا ہمارے لئے اپنے حرم مکہ اور آپ ﷺ کے حرم مدینہ منورہ کی زیارت موت سے پہلے آسان فرما اور ہمارا قیام اپنے اور اپنے حبیب ﷺ کے حرم میں اُس وقت تک ہمیشہ رکھ کہ ہم فوت ہو جائیں۔

اے اللہ! ہم اُن کی سفارش تیری بارگاہ میں لاتے ہیں کیونکہ وہ تیرے دربار کے سب سے مقبول شفیع ہیں ہم تجھے اُن کی قسم دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان حضرات میں سے عظیم ترین ہیں جن کے حق کی تجھے قسم دی جاتی ہے ہم تیری بارگاہ میں اُن کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کیونکہ وہ تیری بارگاہ میں قریب ترین وسیلہ ہیں۔

اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں اپنے دلوں کی سختی، اپنے

گناہوں کی زیادتی، اُمیدوں کی لمبائی، اعمال کے فساد، عبادتوں سے اپنی سستی اور مخالفتوں پر اپنے مائل ہونے کی اور ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اپنے دشمنوں اور سرکش نفسوں پر پس تو ہماری مدد فرما اور ہم اپنی نیکی میں تیرے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں لہٰذا اے ہمارے رَب ہمیں غیر کے سپرد نہ کر۔ اے اللہ! ہم تیرے رسولِ مقبول ﷺ کی بارگاہ کی طرف نسبت رکھتے ہیں تو ہمیں دور نہ فرما ہم تیرے دروازے پر حاضر ہیں تو ہمیں رد نہ فرما اور ہم تجھ سے ہی دُعا کرتے ہیں تو ہمیں ناکام نہ فرما۔

اے اللہ! ہماری عاجزی پر رحم فرما، ہمیں خوف سے پناہ دے، ہمارے اعمال قبول فرما، ہمارے حالات درست فرما، ہمارا انجام بھلائی کی طرف بنا، ہماری اُمیدیں پوری فرما اور ہماری زندگیاں سعادت کے ساتھ ختم فرما۔ اے اللہ! یہ ہماری ذلت تیرے سامنے ظاہر ہے اور ہمارا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں کہ تو نے ہمیں حکم دیا ہم نے اُسے ترک کیا تو نے ہمیں منع کیا ہم نے اس کا ارتکاب کیا ہمارے لئے صرف تیری معافی کافی ہے۔ اے غفورُ الرحیم اے مُجِیبُ الدُّعا! تو ہمیں معاف فرما۔

بیشک تو معاف فرمانے والا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے رب! ہمارے آقا ﷺ اُن کی آل اور اُن کے اصحاب پر رحمت اور بہت سلامتی نازل فرما۔

(آمین)

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

نعتِ رسول مقبول ﷺ

کرو مجھ پہ کرم ایسا بن جاؤں میں دیوانہ
گناہوں سے ملے بخشش دُور ہو دِل کا ویرانہ
اِک تیرے سوا مجھ کو کچھ بھی نہ نظر آئے
ہو ایسی عطا الفت کہیں سب مجھے دیوانہ
شہنشاہوں کو بھی ہے ناز تیرے دَر کی غلامی پر
آتے ہیں تیرے دَر پر لیئے کشکول فقیرانہ
ولّیل کی زُلفوں کا دیدار کیا جس نے
پھر بھرتا نہیں اُس کی چاہت کا پیمانہ
ضحیٰ کا مکھڑا ہے تیرا چاند سے روشن تر
تیرے نور کا یہ جلوہ کرے دُنیا سے بیگانہ
دو جہانوں کا والی ہے پر سادگی یہ اُس کی
بس زمین کا ہے بستر اور اینٹ کا سرہانہ
قسم خدا کی یہ اِک زندہ حقیقت ہے
پڑھا جس نے درود اُن پر پایا جنت کا پروانہ
تب تک نہ ملی بخشش آدم و حوّا کو
کیا پیش نہ جب تک درودِ پاک کا نذرانہ
تیرے نور نے کر دیا ہے روشن ساری دُنیا کو
ارشدؔ کا بھی دِل کر دو روشن جانِ جاناں

سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
ہم یہاں پر پڑھیں وہ مدینے سُنیں
مُصطفٰے کی سماعت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ دائم درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
وہ ہمارے نبی ہم اُن کے اُمتی
اُمتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
مُجھ سے قسمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قربِ قیامت رونما ہونے والے فتنوں ، ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے نزول عیسیٰ علیہ السلام

اور

سورج کے الٹا غروب ہونے تک کے تمام واقعات اور مستند تحقیق پر مبنی تصنیف

مولف

ارشد علی خان جلالی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے

جلالیہ پبلیکیشنز
Cell:0301-4662973